فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ

پھر خرابی ہے اُن نمازیوں کی جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں

هِدَايَةُ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ

الی من

يُصَلِّي إِلَى يَوْمِ الْقَرَارِ

ملقب بہ

نماز با معنی

طُبِعَ فِي الْمَطْبَعِ الْأَنْصَارِيِّ الْوَاقِعِ فِي بَلْدَةِ الدِّهْلِي

فِي شَهْرِ رَجَبِ الْمُرَجَّبِ سَنَةَ ١٣١١ هِجْرِيَّةٍ

L 499

بھیجے گئے تھے مقر تھے بلکہ روزے رکھتے نماز پڑھتے حج بیت اللہ شریف کرتے صدقہ خیرات دیتے اپنے آپ کو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ خلیل اللہ کے تابعداروں میں شمار کرتے۔ غرض کہ وہ عبادت مالی بدنی سب کرتے تھے باوجود کرنے اس کے اُن کو اللہ تعالیٰ نے کافر منکر پھرے ہوئے مشرک فرمایا۔ تیس پارے قرآن فرقان کے نازل فرمائے اُن سے جہاد کرنے کو حکم فرمایا اور کوئی عبادت اُن کی قبول نہ فرمائی اس لئے کہ وہ لوگ عقیدے کے گندے اور خراب تھے کہ جو جو کام تعظیم کے جیسے سر جھکانا رکوع سجود میں۔ نذر نیاز کرنا مال اسباب میں۔ بوسہ دینا حجر اسود کو۔ طواف کرنا بیت اللہ کا۔ ہاتھ باندھنا نماز میں۔ پانی زمزم کا بیت اللہ سے تبرکاً لانا۔ بیت اللہ پر غلاف چڑھانا۔ بیت اللہ کے اردگرد درخت وغیرہ کی حفاظت کرنا۔ درخت کا نہ کاٹنا۔ لکڑی نہ توڑنا وغیرہ کام تعظیم کے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص فرمائے تھے وہ اپنے بزرگوں اور انبیاء سے بھی بعض بعض کام گزرتے اس پر اللہ تعالیٰ نے اُن کو کافر مشرک فرمایا اور کوئی عبادت بندگی قبول نہ فرمائی اب بھی جو نام کا مسلمان یہ کام تعظیم کے بزرگوں اور انبیاء وغیرہ کسی چیز سے کرے وہ بھی مشرک ہے اس کے نماز روزے کا کچھ اعتبار نہیں اُس میں اور مکہ والوں میں کچھ فرق نہیں اس کا نام توحید الوہیت ہے یعنی تعظیم کے کاموں میں اکیلا اللہ ہی کو مستحق جاننا اور وہ کام تعظیم کے اُسی اکیلے سے بجالانی جو کوئی اس توحید کو بھی مانے وہ موحد مسلمان ہوگا ورنہ دوزخ موجود ہے اللہ پناہ دے اور درود نے محمود اور سلام نے انعام اُس امام پیشوا پیر ہدیٰ رہبر راہ خدا پر کہ جو کوئی اُس امام کی تقلید نہ کرے۔ اُس کی مریدی میں نہ داخل ہو اُس کے چال چلن پر نہ چلے وہ کبھی خدا کی قرب حاصل کرنے والوں میں نہو جنکا نام پاک محمد مصطفیٰ رسول خدا ہے انھیں کو اللہ تعالیٰ نے امام پیر بنا کر تمام جہان والوں کی طرف قیامت تک بھیجا ہے اور تمام صحابہ کرام اور آل اطہار اور علماء فقہاء محدثین پر جنھوں نے تحقیق اور اجتہاد اور کوشش کرکے ہمکو قول و فعل اُس امام اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے کے پہنچا دیئے۔ جو مسئلہ کہ ٹھیک ٹھیک پہنچایا اُس میں اُن کو دوہرا ثواب ملا اور جس میں باوجود تحقیق اور اجتہاد اور کوشش کے بھول چوک سہو خطا ہوئی بسبب نہ ہونے اُن کے معصوم اکہرا ثواب ملا نہ خطا نہ گناہ ہوا اما بعد ہر فرد بشر پر مرد ہو یا عورت بعد بلوغت جوان ہونے عقل و شعور آنے کے فرض ہے اور تمام کاموں سے کھانا پینا۔ دوا۔ غذا۔ تجارت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام خوبیاں اور کل حمد ثنا۔ تعریفیں اور ہر قسم کی بڑائی۔ پاکی نہایت درجہ کی تعظیمیں اُس ذات پاک ہی کو مخصوص ہیں کہ جس نے کل چیز کو عدم۔ نیست سے موجود ہست کیا۔ سب سے پہلے وہی اکیلا تھا اور ہر چیز صغیر کبیر فنا ہو جاوے گی وہی اکیلا رہ جاوے گا۔ ہر چیز کا خالق پیدا کرنے والا بنانے والا وہی اکیلا ہے۔ آسمان زمین اور جو کچھ ان میں چھوٹی بڑی چیز ہے سب کا خالق وہی اکیلا ہے۔ بنی آدم بادشاہ۔ رعیت۔ مالک۔ غلام۔ لونڈی۔ آقا۔ نوکر کیا جانور گائے بھینس بکری بھیڑ۔ اونٹ۔ ہاتھی۔ گھوڑا کیا پرند چرند کیڑا۔ مکوڑا ہزارہا مخلوق دریا جنگل میں رہتے ہیں کہ ہمارے وہم۔ خیال۔ فکر غور سے باہر ہے وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ سبھی کو رزق پہنچانا اور تمام کی خبر رکھنا اور کل کو اپنے علم کے احاطہ اور احصار اور تحت نظر میں رکھنا اُسی اکیلے وحدہ لاشریک لہ کی شان ہے۔ ہر چیز چھوٹی کیا بڑی اعلیٰ کیا ادنیٰ سبھی کا وہی اکیلا مالک اور مختار ہے۔ مارنا۔ جلانا مصیبت۔ راحت پہنچانا اور غم۔ خوشی دینا اور تنگی۔ فراخی سے رکھنا اور بیماری تندرستی بھیجنا اور فکری بے فکری کا لگانا سب کچھ اُسی اکیلے وحدہ لاشریک لہ کے ہاتھ میں ہے اس کو توحید ربوبیت کہتے ہیں یعنی ہر چیز کا خالق۔ رازق۔ مُحیی۔ مُمیت۔ مالک اکیلا اللہ تعالےٰ ہی کو جاننا سو صرف اس جاننے اور اقرار کرنے سے مُوَحِّد یعنی اللہ تعالیٰ کو ایک جاننے والا مسلمان نہیں ہوتا اسکے تو کفار مکہ جنکی طرف محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ امام پیشوا پیر۔ ہادی بنا کر

۵۱ کوئی بھی تو نہیں جانتا تیرے رب کے لشکر کو مگر وہی اکیلا ۱۲ منہ عفی عنہ ۵۲ زندہ کرنے والا ۱۲ ۵۳ مارنے والا ۱۲

یہیں ایک کلام خدا جس کو قرآن فرقان کہتے ہیں دوسرے کلام رسول جس کو حدیث شریف کہتے ہیں یہ دونوں تو آپس میں لازم ملزوم ہیں۔ حدیث شرح اور تفسیر قرآن کی ہے جو قرآن کو موافق حدیث تفسیر رسول اللہ صلعم کے لے گا راہِ راست پر رہے گا اور جس نے قرآن کو اپنی رائے اور قیاس کے موافق نئے دلیل نئے علم سمجھا اور تفسیر مفسر امام صادق سے جن پر نازل ہوا اعراض منہ پھیر لیا وہ گمراہ دوزخی ہوا **فصل** یہ سب سچ ہے لیکن ہم لوگ بہت دور دراز اُس امام صادق محمد صلعم کے پیچھے ہوئے ہزارہا کتابیں تصنیف کی ہوئی موجود ہیں اور صدہا عالم۔ مولوی موجود ہیں اور ہوئے اور ہوں گے کسی کتاب میں کچھ ہے کسی میں کچھ اور کوئی مولوی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ حق معلوم نہیں ہوتا کہ کیا ہے جاہل مرد اور عورتیں نئے چاری بڑی چکر میں ہیں کریں تو کیا کریں اللہ ایک رسول ایک حق ایک قرآن حدیث ایک کہ لازم ملزوم ٹھیرائے گئے یہ نہیں کہ معاذ اللہ قرآن میں کچھ ہوا اور حدیث میں کچھ اللہ رسول میں کچھ سور چے بندی نہیں تھی کہ معاذ اللہ اللہ پاک قرآن میں کچھ فرمائے اور رسول صلعم اُس کے برخلاف فرماویں سنتے ہیں کہ جو زمانہ قرب آں حضرت صلعم کے تھا اُس زمانے کے علما جنھوں نے کتابیں تصنیف و تالیف کی ہیں وہ علما بھی اولیاء اللہ تھے اور اُن کی کتابیں بھی مقبول۔ اب کے علما میں ضد۔ تعصب بہت ہے اب کی کتابوں میں کمی بیشی زیادہ ہزار درجہ اعلیٰ اس کا مقرر ہے کہ جو زمانہ حضرتؐ کے قریب تھا خیر برکت دین اسلام سے پُر تھا اب ہم مسلمان لوگوں پر لازم ہوا کہ اُس زمانے کی کتابیں معلوم کریں تاکہ اپنا دین اسلام درست کریں اپنے رسول صلعم کے اقوال اور افعال اور عقائد دریافت کریں تاکہ جس طرح صحابۂ کرام اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ عنا و عنہم نے اپنے رسول صلعم کے اقوال اور افعال اور عقائد پر چل کر پورے مسلمان مستحق جنت ملقب باہل سنت و الجماعت ہوئے ہم بھی اُن اقوال افعال عقائد کو عمل میں لا کر ویسے ہی سنت جماعت ہو جائیں کہنے کو تو ہر ایک کہتا ہے کہ میں سنت جماعت ہوں لیکن حقیقت میں سنت جماعت کون ہے **فصل** سچ ہے کہ حقیقت میں ہزارہا کتابیں صدہا مولوی عالم ویسے ہی ہزارہا صدہا مسئلے اختلاف موجود ہیں سو سنا چاہیئے کہ وہ کتابیں جن میں اقوال افعال عقائد آں حضرت صلعم و صحابۂ کرام کے ہیں اور قرب زمانۂ حضرت صلعم و صحابۂ کرام کے تالیف ہوئیں اور اُن کے مؤلفین اولیاء اللہ اور اہل رسول

نوکری۔ زیور۔ لباس وغیرہ کام جن سے آدمی کو دنیا میں آرام چین ملتا ہے سب سے مقدم ہے کہ اپنے معبود برحق وحدہ لاشریک لہ اور اُس کے امام پیر بھیجے ہوئے کے جن کا نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے مرضی بے مرضی معلوم کرے اور دریافت کرے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے کیا کیا حقوق ہیں اور امام پیر جو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے مقرر کیا اُس کے مجھ پر کیا کیا حقوق ہیں اور کن کن کاموں سے وہ ہر دو راضی ہوتے ہیں اور کیسے کیسے عقائد سے وہ ہر دو خوش ہوتے ہیں۔ جب یہ معلوم کرلے گا تب وہ اللہ کا بندہ اور اللہ اُس کا معبود اور وہ اُمت میں رسول کے اور رسول اُس کا نبی امام۔ پیر ہوگا ورنہ لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ وَلَآ اَمَانِیِّ اَہْلِ الْکِتٰبِ الآیہ موجود ہے یعنی جس طرح یہود نصاریٰ نے اپنی شریعت کو چھوڑ دیا ہے اور اپنے اپنے نبی اور بزرگوں کے بھروسہ میں ہو بیٹھے اور طرح طرح کی آرزوئیں لگائی ہوئی ہیں کہ ہمکو ہمارے نبی اور بزرگ بخشوالیں گے اور اللہ سبحانہ اور اُس کے بھیجے ہوئے رہبر امام پیشوا کی مرضی بے مرضی دریافت کرنا چھوڑ ہی دیا اسی طرح تم نے بھی اے مسلمانوں اپنے نبی اور بزرگوں کا بھروسہ کرلیا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے بھیجے ہوئے امام کی مرضی بے مرضی کو معلوم کرتے نہیں ہو سو یاد رکھو یہ بھروسہ نہ یہود نہ نصاریٰ کو کام آیا اور نہ تم کو آئے مسلمانوں ہوشیار ہو جاؤ۔ غفلت کو دُور کرو۔ خواب غفلت سے جاگو مرضی بے مرضی اللہ رسول کی معلوم کرو دنیا کے نشے میں مت مست ہو۔ دنیا کا آرام چین لذت خوشی چار روز کی ہے آخر ایک نہ ایک دن یہ تمام آرام چین۔ لذتیں گم ہو جانے والی ہیں یہ سچ ہے قصہ نہیں کہانی نہیں فرمودۂ خدا ہی وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا[1] کو تحت نظر میں رکھ کر توحید الوہیت کو خوب مضبوط پکڑو اگر نجات ہمیشگی لینا چاہتے ہو ورنہ بعد آنکھ میچنے کے سوا افسوس۔ حسرت۔ ندامت کے کچھ بھی نہ ہوگا **فصل** ہر فرد بشر مرد ہو یا عورت اُس پر ایک امر کا دریافت کرنا ضروریات سے ہے وہ امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام جہان والوں کی طرف ایک ہی امام۔ پیشوا۔ پیر۔ رہبر محمد مصطفیٰ صلعم خاتم النبیین کو دو چیزیں دے کر بھیجا تاکہ وہ امام۔ پیشوا لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی مرضی بے مرضی سے آگاہ کردے جو چیز اُن کو جنت کے قریب کردے وہ اُن کو فرما دے اور جو چیز اُن کو جہنم سے بعید۔ دُور کردے وہ بھی اُنکو جتلا دے سو اُن حضرت صلعم نے ویسا ہی کیا کچھ قصور اور کوتاہی نہیں فرمائی اور وہ دو چیز

[1] یعنی اللہ سے بڑھ کر کون سچا ہوگا کہ اُس کی بات مانوگے ۱۲ منہ عفی عنہ ۵۲ یعنی اللہ و رسول سے بڑھ کر کسی کی بات بھی سچی نہیں ہے پھر اللہ رسول کی باتوں کو کیوں نہیں

اور تمام عبادتوں اور ذریعوں اور وسیلوں سے کہ جن سے اللہ کی مرضی نے مرضی معلوم ہو سب سے بڑھ کر نماز ہی ہے بہ شرطے کہ موافق فرمانے سکھلانے آں حضرت صلعم کے ہو کیوں کہ جو نیک کام ہو اور وہ موافق طریقۂ رسول اللہ صلعم کے نہ وہ بھی ہرگز مقبول نہ ہوگا بلکہ وہ عمل آگ بھڑکتی ہوئی میں پہنچائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۂ غاشیہ میں فرماتا ہے وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً الخ تفسیر جامع البیان میں بروایت عکرمہ وغیرہ کے لکھا ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو عمل کرتے ہیں محنت مشقت حاصل کرتے ہیں لیکن وہ اعمال موافق سنت رسول اللہ صلعم کے نہیں ہیں سیدھے دوزخ کو جاتے ہیں تو لازم فرض ہے ہر نمازی پر مرد ہو یا عورت کہ اوّلاً دریافت کرے کہ رسول اللہ صلعم کی نماز کیونکر تھے اور آں حضرت نے کیونکر اُمت کو نماز کی تعلیم فرمائی ہے تب نماز کا نام لے ورنہ نیکی برباد گناہ لازم موجود ہے کیوں کہ نماز وہی ہے جس کو کہ شارع صلعم نے ہم سے مطلوب کیا ہے نہ وہ نماز کہ جس کو ہم نے اپنے ذہن میں جما رکھا ہے اور وہ نماز جو شرعاً ہم سے مطلوب ہے اس کا پتہ نشان انھیں کتابوں میں لگتا ہے جن کا ذکر پہلے ہو چکا کہ وارد مدار دین اسلام کا انھیں پر ہے جس کو صحاح ستہ کہتے ہیں اور ایک رسالہ ہندی زبان میں مع حوالہ کتاب دلیل سند کی نماز شرعی کے بارے میں نے مثل نے نظیر اپنے باب میں جس کا نام امر الکلی فی قول الرسول صلوا کما رأیتمونی اصلی ہے تصنیف و تالیف ہے اُس سے بھی ہر مبتدی منتہی راغب مستغنی نہیں ہو سکتا اوقات وغیرہ احکام جو متعلق نماز شرعی کے ہیں امر الکلی سے معلوم کرنا چاہیئے۔ یہاں تو صرف طریق نماز شرعی کا مثل دعا استفتاح اور رکوع اور قومہ اور سجود اور جلسہ وغیرہ کا موافق طریق رسول اللہ صلعم اور صحابۂ کرام اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہ سنت جماعت کے بیان کیا گیا ہے **فصل** چوں کہ نماز اعلیٰ رکن اسلام کا ہے اور افضل وسیلہ مرضی نے مرضی معلوم کرنے اللہ رب العالمین کا یہی نماز ہے اور نماز کے تمام الفاظ اور ادعیہ عربی زبان میں ہیں اس لئے طریق نماز شرعی کا بامعنی بیان کیا جاتا ہے تاکہ مسلمان مرد عورت نماز کی اصلیت اور حقیقت اور غرض اور مقصود سے آگاہ ہو کر اللہ سبحانہ کی مرضی نے مرضی سمجھیں ورنہ اس وعید شدید میں داخل ہوں گے اگرچہ اپنے زعم اور گمان میں نمازی کیوں نہ ہوں وعید شدید یہ ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ

اور دار مدار دین اسلام کا انھیں پر ہوا اور اُن پر عمل کر سُنّت جماعت کہلائے چھ کتابیں ہیں جن کو صحاح ستہ کہتے ہیں صحیح بخاری صحیح مسلم جامع ترمذی سُنن ابی داؤد سُنن نسائی۔ سُنن[1] ابن ماجہ یہ کتابیں وہ ہیں جن پر دین اسلام کا دار مدار ہے انھیں کے موافق عمل عقیدہ کرنے سے آدمی اہل سنّت جماعت ہوتا ہے انھیں کو قربِ زمان آں حضرتؐ اور صحابہ کرامؓ کا ہے کُل کتابوں سے پہلے تصنیف یہی ہوئی ہیں جس قدر دینِ اسلام کی کتابیں مقبول و معتبر ہیں سب ان کے بعد تصنیف ہوئیں جو کتاب جو مولوی ان کے موافق کہے سر آنکھ پر ورنہ دیوار پر ان کتابوں کے جمع کرنے والے دوسری صدی ہجری میں ہوئے ہیں و سد الحمد **فصل** جب یہ معلوم ہو چکا کہ دار مدار دین اسلام کا انھیں چھ کتابوں پر ہے اور سنّت جماعت وہی ہے جو ان پر عمل عقیدہ رکھے اور کُل کتابوں سے صحیح اور معتبر اور قابلِ سند بھی یہی چھ کتابیں ہیں نہ ان کے غیر تو لازم ہے ہر مسلمان مرد عورت پر کہ اپنا عمل عقیدہ انھیں کے موافق کرے تاکہ اہل سنت و جماعت میں اللہ رسول کے نزدیک شمار ہو ورنہ خالی اپنے منہ سے میاں مٹھو کہلانے سے کام نہیں چلتا۔ اگر یہ بات کرلے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اختلاف کا نام و نشان نہیں رہے گا اور یہ چھ مولوی عالم تھے کیا مجال کہ ان میں اختلاف ہو جیسا کہ ہم اپنے زمانے کے مولویوں عالموں میں اختلاف پاتے ہیں سبب یہ ہے کہ یہ چھوں مولوی عالم اللہ رسول ہی کے کلام کی طرفداری کرتے تھے اللہ رسول ہی کے کلام کو مقدم رکھتے تھے یہ کسی کے مقلد بجز اللہ رسول کے نہ تھے اب کے مولوی عالم جو ہیں وہ اپنے اپنے پیشواؤں کی طرفداری کرتے ہیں انھیں کے کلام کو مقدم رکھتے ہیں اللہ رسول کے کلام کی تاویل کرتے ہیں اسی وجہ سے اختلاف میں پڑے ہوئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ **فصل** جاننا چاہئے کہ مرضی نالے مرضی اللہ تعالیٰ کی معلوم کرنے میں ہر مرد عورت کو کوشش لازم ہے تاکہ فلاح دارین پاوے ورنہ جنّت کے عیش سے جس کا یہ وصف ہے کہ نہ کانوں نے سنے نہ آنکھوں نے دیکھے نہ آدمی کے دل پر خیال گزرا کہ مخبرِ صادق نے خبر دی ہے ایسے عیش سے دوری ہے اور جہنّم کی جس کا یہ ادنیٰ سا وصف مخبرِ صادق نے فرمایا ہے کہ اگر ایک قطرہ جہنّم کا دنیا پر پڑے تو تمام جہان کی مزے کی چیزیں سڑ جائیں نالے مزہ ہو جائیں تلخ ہو جائیں مارے تعفن کے جان قبض ہو جائے پھر کیا حال ہوگا اُس مرد عورت کا جس کا وہ غذا طعام ہے ہوگا الامان الامان ایسے جہنّم کی نزدیکی سے

[1] بعض کے نزدیک اس کی جگہ موطائے امام مالک اور بعض کے نزدیک دارمی ہے ۱۲ منہ عفی عنہ

نماز میں تو پھر جاوے نماز سے اور سو جاوے حَتّٰی یَعْلَمَ مَا یَقُوْلُ یہاں تک کہ جان لے سمجھ لے جو کچھ کہ زبان سے کہتا ہے اور تفسیر خازن اور معالم میں تحت آیۃ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ کے سوچنا معنی نماز کا لکھا ہے اور تفسیر نیشاپوری اور فتح البیان میں تحت آیہ مذکورہ کے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اجماع ہے علما کا اوپر سیکھنے معنی نماز کے بدون سمجھنے سوچنے معنی نماز کے مصلی کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا ہے غرض کہ معنی نماز کے سیکھنے مرد عورت پر فرض ہیں اور پوری پوری بحث اس مسئلہ کی امر الکلی میں ہے وباللہ التوفیق۔

اور حقیقت میں مسلمان سچا جھوٹا اسی وقت معلوم ہوگا کہ جس وقت نماز کے معنی سے آگاہ ہوگا آیا وہ نماز کے معنی کے موافق عقیدہ عمل رکھتا ہے یا رواج کو دیکھتا ہے اگر اس کا عقیدہ عمل اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے موافق ہے تو سچا مسلمان ہے اور اگر پھر بھی معنی نماز کے سنکر نماز کی تعلیم کے موافق عقیدہ عمل نہ رکھا تو جھوٹا مسلمان ہے پس ویل تیار ہے اللہ پناہ دے **فصل** صرف خیر خواہی مسلمان بھائیوں مرد عورتوں کے لئے اس عاجز نے اس رسالہ میں طریق نماز شرعی مسنون بامعنی کا بیان کیا ہے اور چونکہ اسکی تصنیف وتالیف کا سبب۔ باعث مؤلف عاجز کی خوشدامن۔ ساس مرحومہ **ہدایت بیگم** بنت اکبر علی خاں رئیس باڑی ریاست دھولپور تھیں تو اسی وجہ سے اس رسالہ کا نام ہدایت النبی المختار الی من یصلی الی یوم القرار رکھا گیا اللہ تعالیٰ اس مرحومہ کو اس صدقہ جاریہ سے منتفع فرماوے کیونکہ یہ صدقہ ان صدقات سے ہے جو اسکے سچے امام مخبر صادق نے خبر دی ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اسکے عمل بھی منقطع ہوجاتے ہیں مگر تین عمل کہ انکا نام صدقہ جاریہ فرمایا ایک ان میں سے علم ہے کہ پھیلائے تصنیف کرے کتابیں وقف کرے اسکے پھیلانے میں کوشش کرے سو اس مرحومہ نے بھی ان کاموں میں سے بعض کام کئے اللہ تعالیٰ قبول فرماوے آمین ثم آمین اور یاد رہے کہ علم سے مراد علم کتاب اور علم سنت ہے نہ غیر کیونکہ ماسوائے ان دونوں کے اللہ اور رسول کے نزدیک جہل ہے

وَاَقُوْلُ مِنْ صَمِیْمِ قَلْبِیْ مُخْتَشِعًا مُتَضَرِّعًا مُتَمَسْکِنًا سَائِلًا مُتَوَسِّلًا بِاَنَّهُ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ هِدَایَتُ بیگم بِنْتُ اَکْبَرْ عَلِیْخَانَ وَهِیَ اَمَتُکَ وَحَبْلُ جِوَارِکَ فَتَهَا فَتَنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهَا

لہ اور کہتا ہوں تہ دل سے گڑگڑا کر محتاج ہوکر سائل بنکر وسیلہ ذریعہ ڈال کر اس بات کا کہ تو حنان ہے منان ہے ذوالجلال والاکرام ہے تجھی سے سوال کرتا ہوں کہ ای اللہ تیری ہندی ہدایت بیگم بیٹی اکبر علی خاں میری خوشدامن تیری ہی امان اور پڑوس میں ہے سوائے پروردگار بچا ہی دے اس کو عذاب قبر اور عذاب آگ کے سے تو ہی تجھے صاحب وفا ہے بتعریف کا ای اللہ بخش دے اس مرحومہ کو اور رحم کرے اسکو تو ہی تو غفور ورحیم ہے اور میں عاجز بخشش مانگنے والا توبہ کرنیوالا اللہ جمیع کرنیوالا کی طرف ابو محمد عبدالوہاب پنجابی اللہ معاف کرے اسکے گناہ شوہر نواب بیگم بیٹی انکی کا ای اللہ برکت کر انکی اولاد میں تو ہی برکت کرنے والا ہے اگر تو برکت نہ کرے گا تو اور کون کرے گا تو ہی اکیلا لائق نیاز سچا معبود رحمن رحیم ہے ۱۲ منہ عفی عنہ

ویل ہے اُن نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے غافل ہیں خبر ہیں مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ویل ایک جنگل گڑھے کا نام جہنم میں ہے وہ ایسا سخت ہے کہ اُس کی آگ سے دوسری دوزخ ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے کہ یا اللہ میری آگ میں ویل کی آگ نہ آئے دیکھو سوائے میرے پیارے بھائیو مسلمان مرد عورتو ہشیار ہو جاؤ غفلت کو چھوڑو شیطان لعین کو اپنا دشمن جانو۔ اس زندگانی کے مزے چند روزہی کے ہیں آخر فنا دیکھ لو کہاں ہیں لکھ پتی کہاں ہیں اونچے اونچے مکانوں والے کہاں ہیں بڑے بڑے ناز کرنے والے کہاں ہیں بغیر پھوہیے عطر کے ایک لمحہ نہ رہنے والے کہاں ہیں نرم نرم بچھونے پر لیٹنے والے ذرا نظر انصاف سے دیکھو سبھی نے قبروں ہی میں ڈیرے لگائے ہیں کیا ہمارے لئے نوبت باری نہیں آنے والی ہے کیا بھائیو ہم محمد مصطفےٰ اصلعم اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین سے بھی اللہ کے یہاں زیادہ رتبہ اور رسوخیت اور مقبولیت رکھتے ہیں افسوس صد افسوس اُن کی حالات کتب سُنّت سے سنو کہ کیا کیا واقعات اُن پر گزرے سچ تو یوں ہی ہے کہ اُن کو اللہ کے کلام رسول کے کلام پر یقین تھا ایمان تھا صدق تھا عمل تھا ہمکو کچھ بھی نہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اے بھائیو اللہ تعالیٰ سے بڑھکر کون سچا ہوگا رسول مخبر صادق سے زیادہ سچی خبریں کون دینے والا ہوگا اللہ رب العالمین فرماتا ہے کہ اُن نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے غافل بے خبر ہیں کہتے کچھ ہیں عقیدہ کچھ ہے طوطی کی طرح لفظ پڑھ لئے اُس کی اصلی غرض سے خبر ہی نہیں رکھتے اُن کے لئے ویل تیار ہے اور ویل کی تفسیر مخبر صادق نے کر ہی دی جیسے اوپر گزری تو ہر نمازی کو مرد ہو یا عورت معنی نماز سے آگاہ ہونا فرض ہے جیسا کہ فرمایا آں حضرت صلعم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ کذا فی المشکوٰۃ وغیرہ سیکھنا علم کا ضرور ہے (جیسے معنی نماز کے) فرض ہے مرد عورت پر اور تفسیر حافظ ابن کثیرؒ میں بھی آیہ مذکورہ کی تحت میں اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ غافل بے خبر نماز سے وہ لوگ ہیں جو نماز میں معنی کو نہیں سوچتے نہیں تدبر کرتے اور نیز حافظ ابن کثیرؒ نے تحت آیہ حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ کے اشارہ طرف تدبر معنی نماز کی کیا ہے اور نیز حدیث مسند احمد اور صحیح بخاری اور سُنن نسائی کی بروایت انسؓ و ابوبؓ ساتھ عموم اپنے کے دلالت کرتی ہے کہ معنی سمجھنے نماز کے ضروری اور لازم ہیں مضمون حدیث کا یہ ہے کہ آں حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی تمہارا اونگھے

دنیا نہ چھوڑی آے بھائیو نظرِ انصاف سے دیکھو بزار اور طبرانی وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے نابینا ہونے پر حکیموں نے کہا کہ اگر تم چند روز کے لئے نماز ترک کردو تو ہم تمھارا علاج بخوبی کردیں ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں اندھے سے اندھا ہوجاؤں لیکن نماز کبھی ترک نہیں کرنے کا کیونکہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جس نے نماز چھوڑدی اُس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا مقامِ غور ہے ابن عباسؓ کا عذر دیکھو اور اپنے عذر حیلہ کو غور کرو انھوں نے کیسے سخت عذر پر بھی نماز نہیں چھوڑی اور ہم کن عذروں پر نماز کو ہضم کرجاتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

فصل اب معلوم کرنا چاہیئے کہ نماز پڑھنے میں جس طرح کہ شرعاً مطلوب ہے کیا کیا فضیلتیں کیا کیا خوبیاں کیا کیا بڑائیاں ملتی ہیں صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرہ حدیث کی کتابوں میں ابن عمر وغیرہ صحابہؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ بنا اسلام کی پانچ چیز پر ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (بامعنی) نماز پڑھنا (موافق تعلیم آں حضرت صلعم کے) زکوٰۃ کا دینا (موافق تعلیم رسول اللہ صلعم کے) رمضان شریف کے روزے رکھنے (موافق تعلیم رسول اللہ صلعم کے) بیت اللہ کا حج کرنا (موافق تعلیم رسول اللہ صلعم کے) صحیح بخاری صحیح مسلم جامع ترمذی سنن نسائی سنن ابن ماجہ میں حضرت عثمانؓ حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ نمازی کی خطائیں دور ہوجاتی ہیں نماز پڑھنے سے جیسے بدن کا میل پانچ بار نہانے سے دور ہوجاتا ہے صحیح مسلم جامع ترمذی میں حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ پانچ وقت کی نماز پڑھنے سے اور نیز جمعہ کی نماز پڑھنے سے دوسرے جمعہ تک جو کچھ گناہ آدمی سے ان کے بیچ سرزد ہوتی ہیں سب کے سب معاف ہوجاتی ہیں بشرطے کہ گناہ کبیرہ نہ کیا ہو طبرانی میں حضرت انس بن مالکؓ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ اللہ رب العالمین کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر ہے کہ ہر نماز کے وقت پکارا کرتا ہے بہ آواز بلند کہ اے اولادِ آدم مرد ہو یا عورت کھڑے ہوجاؤ طرف بجھانے اُس آگ کے کہ تم نے بسبب گناہ کے بھڑکائی ہے سنن نسائی مسند احمد طبرانی میں حضرت سلمان فارسیؓ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ پانچ وقت کی نماز پڑھنے سے گناہ ایسے جھڑجاتے ہیں جیسے درخت سے پتے مسند امام احمد میں اسناد حسن سے حضرت ابوایوب سے مرفوعاً ثابت ہے کہ دور کردیتی ہے ہر نماز اُن گناہوں کو جو پہلے اُس سے ہوئے ہیں فضائل نماز کے بتمامہا اُمّ الکلی میں ہیں نماز تمام عبادات سے بعد توحید کے افضل ہے جیسا قرب اللہ تعالیٰ کا اس کے پڑھنے سے ہوتا ہے اور کسی عبادت سے نہیں ہوتا نماز معراج ہے

وارحمہا انک انت الغفور الرحیم وہانا العاجز المستغفر التواب المنیب الی اللہ تعالی ابو محمد عبد الوہاب
الفنجابی عفی عنہ زوج بنتہا نواب بیگم اللہم بارک فی عقبہا انت المبارک ان لم تبارک علیہن یبارک انت لا احد الصمد الذی
لا الہ الا انت الرحمان الرحیم **فصل** جاننا چاہئے کہ مخبر صادق نے فرمایا ہے کہ جس آدمی نے نماز نہ پڑھی وہ
کافر ہے حدیث کی کتابوں میں یہ موجود ہے اور نیز صحابہ کرام نے نماز کو کافر جانتے تھے قتل کرنے کا حکم شرعاً
بے نماز کے لئے ثابت ہے اُس کا مال لوٹ لینا خون بہانا ان سبھی کی شریعت اجازت دیتی ہے۔
بے نماز کی کوئی نیکی مقبول نہیں ہوتی ہے بے نماز اس لائق نہیں کہ اُس کا جنازہ
پڑھا جاوے یا اُس کو مسلمانوں کے گورستان میں دفن کیا جاوے بلکہ بے نماز
کا حشر فرعون ہامان قارون اُبی بن خلف کفار کے ساتھ ہوگا مگر یہ کہ فی الفور سنتے
ہی توبہ کرلے نماز پر مستعد ہو جائے اور نیز یاد رہے کہ جو شخص کسی وقت کی نماز پڑھتا ہے اور کسی وقت کی چھوٹ
کر جاتا ہے یا جمعہ کو پڑھتا ہے یا رمضان ہی میں پڑھتا ہے تو وہ بھی بے نماز ہے۔ صحیح مسلم وغیرہ میں
مرفوعاً ثابت ہے کہ بے نماز مشرک ہے طبرانی میں ابن عمر سے مرفوعاً ثابت ہے کہ بے نماز کا کچھ دین
نہیں ہے نماز کا تعلق دین سے ایسا ہے جیسے سر کا تعلق جسد سے ہے جب سر کٹ گیا دھڑ کس کام کا
رہا اسی طرح جب نماز چھوٹ گئی تو دین کا کہاں ٹھکانا اور نیز طبرانی وغیرہ میں عبادہ بن صامت سے
مرفوعاً ثابت ہے کہ بے نماز ملۃ دین اسلام سے خارج ہے اور قرآن فرقان میں رب العالمین
فرماتا ہے کہ بے نماز دوزخی ہے زیادہ بحث امر الکلی میں ہے بھائی مسلمان مرد عورت آخر دنیا فانی ہے
ایک نہ ایک دن سامنے اپنے مالک خالق رازق کے حساب کے لئے کھڑا ہونا ہے اور مخبر صادق
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا کیا جواب تیار کر رکھا ہے
دنیا میں دیکھ لو کہ مالک غلام سے آقا نوکر سے میاں بیوی سے حساب لیتا ہے کیا یہ اللہ تعالیٰ سے
بھی بڑھ کر ہوئے کہ ان کے حساب کا تو ضروری خیال رہے اور اللہ تعالیٰ مالک حقیقی آقا اصلی
کے حساب کا کچھ خیال نہ ہو افسوس صد افسوس ضعف ایمان ہے خوشنودی شیطان لعین ہے
یہ کچے کچے حیلے بودے بودے عذر ہمارے کبھی بھی تو اللہ تعالیٰ کے یہاں نہیں چلنے کے
کیونکہ وہاں تو لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ موجود ہے یعنی آج کے دن کوئی عذر تمہارا نہیں چلنے کا کیا دنیا
میں تم کو خبر نہیں پہنچ چکی وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ اُس قدر عمدی ڈرانے والے بھیجے مگر تم نے غفلت

کہ سوائے لفظ اللہ اکبر کے کسی دوسرے لفظ تعظیم کے سے نماز میں داخل نہیں ہوتا اور اسی طرح مسک الختام شرح بلوغ المرام میں بھی لکھا ہے کہ نماز لفظ اللہ اکبر ہی سے شروع ہوتی ہے غیر سے۔ اسی طرح پیران پیر شیخ عبد القادر قدس سرہٗ نے بھی اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ شروع کرنا نماز کو سوائے لفظ اللہ اکبر کے جائز ہی نہیں اور اسی طرح زاد المعاد فی ہدی خیر العباد جو کہ عظیم الشان فتاوی حدیث کا ہے اس میں بھی لکھا ہے کہ لفظ اللہ اکبر ہی سے نماز شروع ہوتی ہے نہ غیر لفظ سے **فصل** اب معلوم کرنا چاہیئے کہ جو اللہ سبحانہ نے تمام جہان کیا اولیا کیا بزرگ کیا امام کیا پیشوا سب کی طرف امام پیشوا پیر مقرر کر کے جن کا نام پاک محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہے بھیجا تھا اس امام کے قول فعل تقریر سے یہ ثابت ہوا کہ وقت کھڑے ہونے نماز کے صرف زبان سے لفظ اللہ اکبر ہی نکلے پھر اب جو لوگ ہزار ہا مرد عورت وقت کھڑے ہونے کے طرف نماز کے یوں کہتے ہیں کہ نماز پڑھتے ہیں اللہ کے لئے اور منہ کرتے ہیں طرف قبلہ کے اور وقت ہے ظہر یا اور کسی نماز کا اور پیچھے اس امام کے کوئی عربی زبان میں کہتا ہے کوئی ہندی میں غرض ہر ایک اپنے اپنے عرف کے موافق کہتا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ نیت ہے نماز کی سو یاد رکھو بھائیو یہ گمراہی بدعت ہے ہرگز ہرگز درست نہیں ہے نہ یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور نہ کسی صحابی اور نہ کسی تابعی اور نہ کسی امام اور نہ ائمہ اربعہ سے ثابت ہے بالکل گمراہی ہے لازم ہے ہر مرد عورت کو کہ اس نیت سے بچے صحیح بخاری صحیح مسلم جامع ترمذی سنن ابو داؤد سنن نسائی سنن ابن ماجہ اور جس قدر حدیث کی کتابیں ہیں سب میں سوائے موطا مالک کے حضرت عمرؓ سے مرفوعاً ثابت ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ یعنی عمل کا صحیح ہونا معتبر ہونا اللہ اور رسولؐ کے نزدیک دل ہی کے ارادہ سے ہے نماز بھی عمل ہے زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہیں ہے بلکہ گمراہی ہے قصد دل ہی کافی وافی ہے زاد المعاد جو ایک بڑا عظیم الشان فتاوی حدیث کا ہے اس میں لکھا ہے کہ نیت زبان سے کرنا جیسا کہ لوگوں میں رائج ہو رہا ہے بدعت ہے نہ حضرتؐ سے ثابت ہے نہ کسی صحابیؓ سے منقول ہے نہ کسی تابعیؒ سے مروی ہے نہ کسی امام سے ائمہ اربعہ میں سے اس کا مستحسن اور محمود ہونا ثابت ہے نہ یہ بدعت صحیح حدیث میں آئی ہے نہ ضعیف نہ مسند

ایمان والوں کے لئے اے اللہ ہمارے بھی نصیب کر اور خاتمہ ہمارا کتاب سنۃ ہی پر کر آمین
اے اللہ یہ دعا قبول فرما **فصل** اس بیان میں کہ جس نماز کو ہم سے شارع نے طلب کیا
ہے اُس میں وقت تحریمہ کے کیا کیا مسنون طریق پر ہم سے مطلوب ہے صحیح بخاری صحیح مسلم
میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ جب نماز پڑھنے کو نمازی کھڑا ہو تو صرف زبان سے
لفظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ جب آں
حضرت صلعم نماز شروع کرتے تو لفظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کے ساتھ شروع کرتے اور صحیح بخاری
اور سُنن ابو داؤد اور جامع ترمذی اور سُنن ابن ماجہ اور سُنن دارمی میں حضرت ابو حمید
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم وقت کھڑے ہونے نماز کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے صحیح بخاری
میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم وقت نماز کے کھڑے ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ
کہتے صحیح مسلم میں حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلعم نماز کو کھڑے
ہوتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ فرماتے صحیح بخاری صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
آں حضرت صلعم نماز کو کھڑے ہوتے وقت نماز کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے سُنن ابو داود نسائی
جامع ترمذی میں حضرت رفاعہ بن رافعؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ
کہا کرو جامع ترمذی وغیرہ حدیث کی کتابوں میں حضرت علیؓ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ نماز میں
نمازی داخل لفظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کے ساتھ ہوتا ہے سُنن ابو داؤد نسائی میں حضرت وائل بن
حجر سے روایت ہے کہ آں حضرت صلعم قبلہ کو منہ کر کے اَللّٰہُ اکبر کہتے اِن احادیث سے معلوم
ہوا کہ سوائے لفظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کے کسی اور لفظ مثل سُبْحَانَ اللہ وغیرہ وغیرہ الفاظ تعظیم کے ساتھ
نماز شرعی مطلوب جو شارع سے ہے اُس نماز میں داخل نہو گا جب تک کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ نہ کہے
یہی بات صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور جامع ترمذی اور سُنن ابو داؤد اور سُنن نسائی اور سُنن
ابن ماجہ وغیرہ حدیث کی کتابیں کہتی ہیں کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہی سے نماز میں داخل ہو گا نہ غیر
لفظ سے اور فتح الباری شرح صحیح البخاری جو فتاوی ہے حدیث کا اُس میں بھی یوں ہی لکھا ہے
کہ سوائے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کے اور کسی لفظ سے نماز میں داخل نہیں ہوا جاتا اور یہی مذہب جمہور کا ہے
اور نیز نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار جو ایک بڑا فتاوی حدیث کا ہے اُس میں بھی لکھا ہے

تحقیق نیت زبان سے کہنے کی یہ ہے کہ جب پیغمبر صلعم سے اور صحابیوں سے اور چاروں اماموں سے کہنا لفظ نیت کا نماز میں یا روزہ میں منقول نہیں ہوا ہے اور پیچھے علماء نے اختلاف کیا ہے اس کے مکروہ ہونے میں اور مستحب ہونے میں اور بدعت ہونے میں اور سُنّت ہونے میں اور قاعدہ فقہ کا یہ ہے کہ جب اختلاف ہو علماء میں درمیان سُنّت ہونے کے اور بدعت ہونے کے یعنی بعضے کہیں کہ سُنّت ہے اور بعضے کہیں کہ بدعت ہے پس احتیاط اس جگہ یہ ہے کہ ایسی چیز کو ترک کیجیے چنانچہ یہ بات ایک جگہ فتاوی عالمگیری میں سے معلوم ہوتی ہے اور اسی طرح جب اختلاف ہو درمیان کراہیت اور مستحب ہونے کے اُس کو بھی ترک کیجیے انتہی بلفظہٖ مقام غور ہے کہ اس بدعت نے کس قدر عرب عجم میں زور پکڑا ہے اور دین اسلام میں اس کا کہیں پتہ بھی نہیں لگتا ہے اب اُن لوگوں کو ذرا انصاف کرنا چاہیئے جو کہتے ہیں کہ میاں رواج کو لینا چاہیئے کثرت کی طرف جھکنا چاہیئے اور یہاں کثرت کی طرف جھکنا اور رواج کو لینا بدعتی بناتا ہے افسوس صد افسوس حق تو یوں ہے کہ جس امر کا پتہ کتاب اور سُنّت سے نہیں ملتا ہے اگرچہ اُس کو تمام جہان کیوں نہ کرتا ہو وہ بدعت گمراہی خوشنودی شیطان لعین ہے پھر افسوس ہے اُن لوگوں کے حال پر کہ کہتے ہیں کیا پہلے عالم نہ تھے ارے میاں عالم تھے کتابیں تھیں لیکن تم نہ تھے تمھیں کس نے خبر دی کہ آگے مولوی نہ تھے میاں بھائی انصاف کرو کہ آگے مولوی تھے یا نہ دیکھو یہی مسئلہ نیت کا تمام جہان میں پھیل رہا ہے ہر ایک ادنیٰ اعلیٰ عورت مرد اس بدعت میں مبتلا ہے اور مولوی اور کتابیں برابر اس کی ممانعت کرتے چلے آئے ہیں اب لوگ نہ مانیں تو مولویوں اور کتابوں کا کیا قصور ہے دیکھو مولوی قطب الدین صاحب غدر سے پہلے مولویوں میں سے ہیں اور وہ اپنی کتاب مظاہر حق میں اس نیت کو صفحہ اُنیس ۱۹ میں نامشروع ناجائز بدعت لکھتے ہیں اور نیز شیخ عبدالحق حنفی اور مُلّا علی قاری حنفی اس نیت زبان کو نادرست بلکہ بدعت لکھتے ہیں بھلا بتاؤ تو اس عرصہ میں کس نے اس بدعت کو چھوڑا بلکہ اُلٹا سُنکر تعجب کرتے ہیں اور وہی کلمہ جو لعین مردود شیطان نے اُن کو تعلیم کر رکھا ہے کیا پہلے عالم نہ تھے زبان پر لاتے ہیں اسی طرح کُل مسائل میں خیال کرنا چاہیئے کہ حق والے ہمیشہ اُس کو ظاہر کرتے رہے لیکن شیطان لعین کے وسواس بھی ساتھ ہی لگے رہے مقام افسوس ہے کہ لوگوں کو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہوئے

نہ مرسل میں منقول ہوئی ہے نہ حضرتؐ سے ثابت ہے کہ ادا پڑھتا ہوں یا قضا پڑھتا ہوں یا امام ہوں یا مقتدی یا چار رکعت پڑھتا ہوں یا قبلہ کو منہ کرتا ہوں یا اور کوئی لفظ سوائے اللہ اکبر کے زبان سے نکالا ہو صرف اللہ اکبر ہی کہتے تھے اور جو کچھ اس کے ماسوائے ہے سب بدعت گمراہی ہے اور سفر السعادت جو ایک کتاب معتبر بہت عمدہ صحیح صحیح روایتوں سے عادات حالات اقوال افعال عقائد آں حضرت صلعم سے مملو بھری ہوئی ہے اُس میں لکھا ہے کہ نیّت کا زبان سے کرنا حضرت صلعم سے ثابت نہیں ہے صرف اللہ اکبر ہی کہنا زبان سے ثابت ہے اور شیخ عبدالحق حنفی دہلویؒ بھی سفر السعادت کی شرح میں لکھتے ہیں کہ نیت دل ہی سے ہے زبان سے کچھ حاجت نہیں ہے بلکہ محدثین کہتے ہیں کہ نیّت زبان سے کرنا بدعت ہے اور نیز شیخ عبدالحق دہلوی حنفیؒ نے ترجمہ مشکوٰۃ میں فرمایا ہے کہ وقت کھڑے ہونے طرف نماز کے صرف زبان سے اللہ اکبر ہی کہے نہ اور کچھ کہے اور نہ نیّت کرے جو عوام بلکہ خواص میں مشہور ہو رہی ہے کیونکہ ایسے شخص کو مرد ہو یا عورت بدعتی کہتے ہیں اور نیز شیخ عبدالحق دہلویؒ نے مدارج النبوۃ میں نیّت زبان سے کہنے کو بدعت لکھا ہے کہ نہ حضرت صلعم سے منقول ہے اور نہ صحابہ کرام سے مروی ہے اور نہ تابعین سے ثابت ہے اور نہ ائمہ اربعہ نے اس نیّت کو مستحب کہا ہے اور امام ابن قیم اغاثۃ اللہفان وغیرہ میں فرماتے ہیں کہ نیّت کا طریق زبان سے وقت طہارت وضوء وغیرہ کے اور وقت نماز کے نہ حضرتؐ سے نہ کسی صحابی سے نہ کسی تابعی سے نہ کسی تبع تابعین سے منقول ہوا ہے بلکہ اس نیّت کو شیطان لعین نے وسواسیوں کے لئے جما یا ہے اور فتح القدیر فقہ کی کتاب معتبر میں لکھا ہے کہ زبان سے نیّت کا کہنا نہ حضرت صلعم سے نہ صحابہ کرام سے نقل کیا گیا ہے نہ صحیح حدیث میں نہ ضعیف میں اور نہ چاروں اماموں میں سے کسی امام سے منقول ہوا ہے اور ایسا ہی مُلا علی قاری حنفیؒ نے بھی مرقاۃ صفحہ ۳۶ - ۳۷ مطبوعہ مصر میں نیّت زبان کو بدعت لکھا ہے اور کہا ہے کہ زبان سے کہنی نیّت نہ حضرت صلعم سے ثابت ہے اور نہ کسی صحابیؓ سے اور نہ کسی تابعیؒ سے اور نہ کسی امام ائمہ اربعہؒ سے منقول ہے اور نواب قطب الدین مؤلف مظاہر الحق حنفی المذہب مظاہر الحق صفحہ ۱۹ میں فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک

نماز شروع کرے گا ہرگز ہرگز درست نہو گا جامع ترمذی میں امام عبد الرحمن بن مہدی سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص نے مرد ہو یا عورت نوے نام سے خدا کے ناموں سے نماز کو شروع کیا اور اللہ اکبر نہ کہا کبھی جائز نہو گا غرض کہ اللہ اکبر ہی کہے اور نہ زبان سے یوں نہ کہے کہ فرض پڑھتا ہوں یا سنت پڑھتا ہوں یا نفل پڑھتا ہوں یا امام ہوں یا مقتدی ہوں یا قبلہ کی طرف منہ کرتا ہوں یا ادا پڑھتا ہوں یا قضا پڑھتا ہوں کیوں کہ یہ سب کام بدعت ہیں اور ہاتھ اٹھائے مرد ہو یا عورت برابر مونڈھوں کے یا برابر کانوں کے ہر دو حضرت صلعم سے ثابت ہیں صحاح ستہ میں موجود ہیں مگر افضل اور ارجح ہر ایک کے لئے مرد ہو یا عورت مونڈھوں تک ہی ہے اور ہاتھ مرد ہو یا عورت اللہ اکبر کے ساتھ ہی برابر اٹھائے صحیح بخاری وغیرہ میں ابن عمرؓ سے مرفوعاً یوں ہی ہے اور جب ہاتھ باندھے اللہ اکبر تب ہی موقوف ہو اور صحیح مسلم میں مالک بن الحویرث وغیرہ سے مرفوعاً یوں بھی آیا ہے کہ پہلے ہاتھ اٹھائے پھر اللہ اکبر کہے یا پہلے اللہ اکبر کہے پھر ہاتھ اٹھائے غرض ہر ایک مسنون ہے کبھی وہ کبھی یہ قربان ہو جئے شارع پر مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ اور جب ہاتھ اٹھائے تو انگلیوں کو سیدھا کر کے ہتھیلی قبلہ کی طرف کرے جیسا کہ زاد المعاد میں ہے اور ہاتھ رکھے مرد ہو یا عورت سینے پر یا سینے سے نیچے یا ناف پر یا ناف سے نیچے سب جائز اور درست ہے جیسا کہ جامع ترمذی میں ہے لیکن افضل اور ارجح اور مسنون یوں ہے کہ رکھے مرد ہو یا عورت ہاتھ داہنا اپنا بائیں ہاتھ کے پہنچے پر جیسا کہ صحیح ابن خزیمہ میں وائل سے اور مسند احمد میں ہلب سے اور ابو داؤد میں طاؤس سے مرفوعاً آیا ہے اور نیز ادب کے قریب ہے اور بحبث بیہودگی سے بعید دور ہے جیسا کہ علماء نے کہا ہے کہ حکمت ہاتھ رکھنے میں اس جگہ یہ ہے کہ یہ وصف صفت سائل ذلیل کے ہے گویا کہ اللہ کے سامنے ذلیل بن کر سوال کر رہا ہے اور عادت میں سے ہے کہ جب آدمی کسی چیز کی حفاظت میں زیادہ کوشش کرتا ہے تو اسی چیز پر ہاتھ رکھتا ہے اور نمازی کے حق میں زیادہ محافظت کی چیز دل ہی ہے کہ غیر کی طرف نہ جائے تو مناسب ہے کہ دل ہی پر ہاتھ رکھے جیسا کہ امر الکلی میں خوب بیان کیا گیا ہے **فصل** اس فصل میں وہ دعائیں لکھی جاتی ہیں جو اللہ اکبر کہنے کے بعد نماز شرعی میں پڑھی جاتی ہیں اور ان کا سیکھنا ہر مرد عورت پر لازم اور ضروری ہے

حاشیہ اللہ نے دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی ۱۲

ذرا بھی تو شرم نہیں آتی یہ خیال نہیں کرتے کہ بھائی پہلے علمانا مور کو تو ہمنے دیکھا ہی نہیں اور اب کے علما جن پر ہمارا عقیدہ ہے وہ تو ہمیں قرآن حدیث سناتے ہی نہیں سنا لے بھی ہیں تو وہی قصے کہانیاں اور جو قرآن حدیث ہمیں سنائے اُلٹے ہم اُن کے دشمن ہو جاتے ہیں یہ تو انصاف سے بعید ہے اور نیز **قاعدہ** فقہ کا ہے جیسا کہ نواب قطب الدین صاحب نے لکھا ہے اُس کو ملاحظہ کرو اور اپنے فعلوں کو دیکھو کہ صدہا علما حنفیہ مثل دیوبند و گنگوہ و سہارنپور وغیرہ شہروں میں سب کے سب کہتے ہیں کہ سوم دہم چہلم مولود گیارھویں وغیرہ بدعات محرمات میں سے ہیں اور ایک آدھ مولوی نام کے حنفی نے اُن کو درست کہا تو فقہ کے قاعدے کی رو سے ان کو ترک کرنا چاہیئے لیکن کون مانے کون چھوڑے فقہ کو بھی بالائے طاق رکھ چھوڑا ہے محض جہالت اور نفسانیت ہے آے بھائیو جہالت کو چھوڑو نفسانیت کو دُور کرو اور قرآن حدیث کے تابع ہو جاؤ اور قرآن کے تابع اُس وقت ہو گے کہ اس کا مطلب موافق فرمانے حضرت صلعم اور صحابہ کرامؓ کے لوگے ورنہ ہر ایک زبان سے تو کہتا ہی ہے کہ ہم قرآن کے تابع ہیں اور حدیث کے تابع اُس وقت ہو گے جس وقت صحاح ستہ کو سب سے مقدم رکھو گے جو ان کے موافق ہو سر آنکھوں پر ورنہ دیوار پر کیوں کہ سُنّت جماعت وہی لوگ ہیں جو عمل عقیدہ صحاح ستہ کے موافق رکھتے ہیں جیسا کہ پہلے گزرا اور نہ ہر ایک زبان سے تو کہتا ہی ہے کہ ہم حدیث پر چلتے ہیں سُنّت جماعت ہیں حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ میری اُمت تہتر فرقے ہو گی سب کے سب دوزخی ہوں گے ایک ناجی جنتی صحابہؓ نے عرض کی کہ وہ کون لوگ ہیں یا حضرتؐ تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ جس قول عمل عقیدہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں جو کوئی اُس پر ہو گا وہی جنتی ناجی ہو گا باقی سب دوزخی اور عمل عقیدہ حضرت اور صحابہ کا صحاح ستہ ہی میں ہے نہ غیر ان کے میں اب ہر ایک شخص انصاف کر سکتا ہے کہ آیا صحاح ستہ صحیح بخاری صحیح مسلم جامع ترمذی سُنن ابو داؤد سُنن نسائی سُنن ابن ماجہ پر میرا عمل عقیدہ ہے یا غیر کا غرض کہ نیت زبان سے بدعت گمراہی ہے ہرگز ہرگز درست نہیں بس جب نماز کو کھڑا ہو مرد ہو یا عورت اَللّٰہُ اَکْبَر کہے یہی رکن مقرر نماز کے لئے ہے اگر اور کسی نام سے اللہ کے ناموں سے

وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَ
اَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا
اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا
لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ
وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَاَ اِلَّا اِلَيْكَ
تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ترجمہ وجہت

متوجہ کیا پھیرا میں نے وجہے اپنے منہ کو (یعنی مقصود و غرض میری عبادت تعظیم سے
وہی اکیلا وحدہ لاشریک لہ ہے) للذی واسطے اُس ذات پاک کے کہ جس نے فطر
یعنی بنایا ہے ابتدا اول ہی سے السموات آسمانوں والارض اور زمین کو
جب وہ ایسی شان شوکت والا ہے کہ ایسی ایسی چیزیں آسمان زمین جیسی جن کی حد
انتہا نہیں معلوم ہوتی بنا دیں تو میرے سب ہی چھوٹے بڑے کام وہی اکیلا ہی بنانے کا
اسی لئے تو میں تمام کام تعظیم وغیرہ کے اسی اکیلے ہی کے لئے کرتا (کرتی) ہوں حنیفا
ایک طرف ہو کر (ابراہیمی بن کر) یعنی جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا عقیدہ تھا ویسا ہی
میرا بھی ہے (حضرت ابراہیم علیہ السلام کا عقیدہ سورۂ شعراء وغیرہ میں مذکور ہے
فانہم عدو لی الا رب العالمین الآیۃ فرمایا حضرت ابراہیم نے انبیا اولیا کو میں اس طرح
نہیں مانتا جیسے تم لوگ مانتے ہو میں تعظیم بجا لاتے ہوں میں تو رب العالمین ہی
کی پوجا تعظیم بجا لاؤں گا کیونکہ اُسی اکیلے نے مجھکو پیدا کیا اُسی اکیلے نے مجھکو سیدھی
راہ بتائی اُسی اکیلے نے مجھکو کھانے پینے کو دیا اور جب کبھی میں بیمار ہوتا ہوں وہی اکیلا
مجھکو شفا بخشتا ہے اور وہی اکیلا مجھکو مارے گا پھر وہی زندہ کر اٹھائے گا اور اُسی سے
مجھکو طمع امید ہے کہ دن قیامت کے بخشدے گا جس کا کھائیے اُسی کا گائیے حضرت
ابراہیم نے جبرئیل علیہ السلام سے بھی مدد نہ لی جس وقت آگ میں ڈالے گئے تھے
اور کسی دوسرے کی کیا حقیقت ہے وما انا من المشرکین اور نہیں ہوں میں کسی کو

تاکہ نماز شرعی جو تمام مسلمانوں سے شرعاً مطلوب ہے اُس کے پڑھنے والوں میں معدود اور شمار ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑے بڑے درجات اور فضیلتیں پاویں اور اُن کے معنوں پر عقیدہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی مرضی سے مرضی معلوم کریں وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ آپ بعد اللہ اکبر کہنے کے یہ دعا پڑھتے تھے فرض ہوں یا نفل سب کے لئے یہی دعا پڑھتے تھے اور دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ترجمہ اَللّٰھُمَّ اے اللہ باعد بینی دوری کردے فاصلہ ڈالدے مجھ میں وبین خطایای اور میری خطاؤں میں کما باعدت جیسے کہ دوری کردی تو نے بین المشرق والمغرب درمیان میں مشرق اور مغرب کے اَللّٰھُمَّ اے اللہ نقنی صاف پاک کردے مجھکو من الخطایا خطاؤں سے کما ینقی جیسے کہ صاف پاک کیا جاتا ہے۔ الثوب کپڑا الابیض سفید من الدنس میل کچیل سے اَللّٰھُمَّ اے اللہ اغسل دھو ڈال خطایای خطاؤں میں میری بالماء ساتھ پانی والثلج اور برف والبرد اور اولوں کے اس دعا کے معنی سے معلوم ہوا کہ سوال اللہ ہی سے کرنا چاہئے دین دنیا کا نہ غیر سے خاص کر ان کاموں میں کہ غیر خدا کو طاقت اور مجال نہیں ہے جیسا کہ اَللّٰھُمَّ کا لفظ دلالت کر رہا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گناہ خطا اللہ تعالیٰ ہی بخشتا ہے نہ اور کوئی اور یہ جو تین لفظ فرمائے ایک باعد دوسرا نقنی اور تیسرا اغسل سو شاید کہ ان میں اشارہ ہے طرف تینوں زمانے کے ماضی حال مستقبل یعنی اے اللہ جو گناہ مجھ سے ہوئے اور ہوں گے زمانہ گزرے ہوئے میں اور زمانہ موجود میں اور زمانہ آنے والے میں سب کے سب ہی معاف فرما اور نیز معلوم کرنا چاہئے کہ چونکہ گناہ سبب دوزخ کا ہوتے ہیں اور دوزخ میں آگ ہے اور آگ پانی سے بجھتی ہے اور جس قدر پانی خنک سرد ہوگا اُسی قدر جلد آگ بجھے گی سو اسی لئے برف اور اولے اُس آگ کے بجھانے کے لئے طلب کئے جو گناہوں سے حاصل ہوگی گویا کہ گناہوں کو آگ مقرر فرمایا اور یہ دعا استفتاح کی تمام دعاؤں استفتاح میں سے بہت صحیح اور قوی اور کثیر العمل ہے تمام محدثین کا اسی پر عمل ہے تکبیر تحریمہ کے بعد اسی کو پڑھتے ہیں اور کبھی یہ دعا پڑھتے فرض ہوں یا نفل جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے صحیح مسلم وغیرہ میں مرفوعاً ثابت ہے وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ

اور تمام کام اور حاجتیں میری تیرے ہی طرف ہیں لامنجا نہیں ہے بھاگنا تیری مصیبت بھیجی ہوئی تیرے رنج غم سے تیرے عذاب سے ولا ملجأ اور نہیں ہے جگہ پناہ کی اور نہیں ہے فریاد رسی کسی کی طرف الا الیک مگر تیرے ہی طرف تبارکت بڑی برکت والا ہے تو وتعالیت اور سب سے اونچا ہے تو اپنے عرش پر علیحدہ ہے تو زمین مخلوق سے آسمان پر استغفرک تجھی سے بخشش مانگتا (مانگتی) ہوں اپنے کل گناہوں کی واتوب الیک اور توبہ کرتا (کرتی) ہوں گناہوں سے تیرے ہی طرف لازم فرض ہے ہر مرد عورت پر کہ اپنا عقیدہ اس دعا کے موافق رکھے توحید اسی کا نام ہے ورنہ منہ سے تو سب کہتے ہی ہیں کہ ہم بھی توحید کو مانتے ہیں اور نیز علوم کرنا چاہیے کہ اکثر مرد عورت اس دعا کو تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنے سے پہلے پڑھتے ہیں سو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ ہرگز درست نہیں ہے بلکہ بدعت گمراہی ہے کیونکہ حضرت صلعم سے اس کا پڑھنا اللہ اکبر کہنے کے پیچھے ثابت ہوا ہے اس کو پہلے کبھی نہیں پڑھا ہے بدعت بھی اسی کام کو کہتے ہیں جو سنت کو اٹھا دے اور آپ قائم ہو جائے بہم جائے اور کبھی بعد اللہ اکبر کہنے کے یہ دعا پڑھنی بھی ثابت ہوئی ہے جو حضرت انس رض سے صحیح مسلم میں مرفوعاً ثابت ہے الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ ترجمہ الحمد تمام تعریف اللہ الصمد ہی کے لئے ہے حمداً تعریف کثیراً بہت طیباً پاک مبارکاً برکت کی گئی فیہ اس میں حضرت صلعم نے فرمایا اس دعا پڑھنے والے کو کہ اس دعا کے ثواب لکھنے کے لئے بارہ فرشتے نازل ہوئے ہر ایک فرشتہ جلدی کرتا ہے دوسرے سے کہ اس کو میں اٹھا لیجاؤں اللہ کے یہاں اس دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض نیکیاں سوا کراماً کاتبین کے اور فرشتے بھی لکھتے ہیں کیا ہی عمدہ نصیب ہے ان لوگوں کا جن کی یہ خاطریں ہوتی ہیں اور کبھی آں حضرت صلعم اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھتے جو حضرت جابر بن عبد اللہ رض سے سنن نسائی میں مرفوعاً ثابت ہے ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللھم اھدنی لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لا یہدی لاحسنہا الا انت وقنی سیئ الاعمال وسیئ الاخلاق لا یقی سیئہا الا انت ترجمہ ان ضرور بلاشبہہ صلوٰتی نماز پڑھنی میری واور نسکی ذبح کرنا میرا کسی جانور کو

اور شریک ساجھی کرنے والا (والی) کسی تعظیم کے کام میں اِنَّ صَلٰوتِیْ بلاشبہ نماز میری وَنُسُکِیْ اور ذبح کرنا میرا کسی جانور کو وَمَحْیَایَ اور زندگی میری وَمَمَاتِیْ اور مرنا میرا لِلّٰہِ اللہ ہی کے لئے ہے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ جو مالک مختار پالنے والا ہے ہر چیز کا لَا شَرِیْکَ لَہٗ کوئی بھی تو اُس کا شریک ساجھی کسی عبادت تعظیم وغیرہ میں نہیں ہے وَبِذٰلِکَ ایسے ہی عقیدہ رکھنے کا اُمِرْتُ مجھکو حکم ہوا ہے اللہ کی طرف سے وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور میں حکم ماننے والوں ہی سے ہوں اَللّٰھُمَّ اے الٰہی اَنْتَ تو ہی تو ہے اَلْمَلِکُ مالک مختار ہر چیز کا لَا اِلٰہَ نہیں ہے کوئی لائق تعظیم کے اِلَّا مگر اَنْتَ تو ہی رَبِّیْ مالک مربی حاکم میرا وَاَنَا اور میں ہوں عَبْدُکَ غلام بندہ محتاج فرمانبردار تیرا (لونڈی تیری) ظَلَمْتُ ظلم زیادتی کی میں نے بسبب حکم عدولی کے نَفْسِیْ اپنی جان پر۔ وَاعْتَرَفْتُ اور اقرار کیا میں نے بِذَنْبِیْ اپنے گناہوں کا فَاغْفِرْ پھر بخش ہی دے لی میرے ذُنُوْبِیْ گناہ جَمِیْعًا سب کے سب اِنَّہٗ اس لئے کہ اور کوئی بھی تو لَا یَغْفِرُ نہیں بخش سکتا الذُّنُوْبَ گناہ خطاؤں کو اِلَّا سوا اَنْتَ تیرے وَاھْدِنِیْ اور ہدایت کردے ۔ راستہ بتادے مجھکو لِاَحْسَنِ واسطے اچھے لِاَخْلَاقِ عادات خصلتوں خوؤں کے لَا یَھْدِیْ کوئی بھی تو نہیں بتا سکتا لِاَحْسَنِھَا اچھے خلقوں عادتوں خصلتوں خوؤں کا اِلَّا اَنْتَ سوا تیرے وَاصْرِفْ اور چھوڑا دے پھیر دے دُور کردے عَنِّیْ مجھ سے سَیِّئَھَا بُرے خلق بُری عادتیں ناپسند خصلتیں لَا یَصْرِفُ کوئی بھی تو نہیں پھیر سکتا دُور کرسکتا چھوڑا سکتا عَنِّیْ مجھ سے سَیِّئَھَا بُری عادتیں بُرے خلق ناپسند خصلتیں اِلَّا اَنْتَ سوا تیرے لَبَّیْکَ میں تو موجود ہی ہوں تیری اطاعت فرمانبرداری کے لئے وَسَعْدَیْکَ اور مستعد تیار ہی کھڑا (کھڑی) ہوں تیرے حکم کے لئے وَالْخَیْرُ اور بھلائیاں نیکیاں کُلُّہٗ تمام ہی فِیْ یَدَیْکَ تیرے ہی ہاتھ میں ہیں وَالشَّرُّ اور برائیوں سے لَیْسَ نہیں حاصل ہوتا کسی کو بھی نزدیک ہونا اور قرب اِلَیْکَ تیرا اور نیز برائی نہیں ہے منسوب طرف تیرے بلکہ ہمارے نفس ہی کی شامت ہے جیسا کہ تو نے اپنے کلام پاک میں فرمادیا ہے مَآ اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ وَمَآ اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَۃٍ فَمِنْ نَّفْسِکَ وَالْمَھْدِیُّ اور ٹھیک راہ لئے ہوئے اور ہدایت پائے ہوئے تو وہی ہے مَنْ ھَدَیْتَ کہ جس کو تو ہی نے راہ بتلادے ہدایت کردی اَنَا بِکَ میرا بھروسہ اعتماد تکیہ ہر کام میں تیری ہی اعانت مدد سے ہے وَاِلَیْکَ

اور یاد چاہیئے نہ اور کسی کی اور تکبر بڑائی شیطانی فعل ہے شیطان ہی کرتا ہے اس سے بچنا چاہیئے بلکہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ تکبر بڑائی خود پسندی اللہ رب العالمین ہی کا خاصہ ہے جو کوئی کرے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کو دوزخ میں ڈالوں گا اور شعر اشعار غزلیں سنا جاتیں جو کہ خلاف شریعت ہیں یہ سب شیطانی فعل ہیں ان سے بچنا لازم فرض ہے اور من الشیطان کی جگہ من الشیطان الرجیم بھی پڑھنا مسنون ہے اور کبھی آں حضرت صلعم اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھتے جو عائشہ صدیقہؓ سے کئی طریق سے مرفوعاً آئی ہے جیسا کہ تلخیص الحبیر میں ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ترجمہ سبحانک پاکی بیان کرتا (کرتی) ہوں تیری اللّٰھُمَّ اے اللہ وبحمدک اور تعریف کرتا (کرتی) ہوں ساتھ تعریف تیری کے وتبارک اور بڑی برکت والا ہے اسمک نام پاک تیرا وتعالیٰ اور بہت بلند ہے جدک مرتبہ تیرا ولا الٰہ اور نہیں ہے کوئی بھی لائق پوجنے نذر نیاز منت ماننے تعظیم کے کاموں کے غیرک سوا تیرے اس دعا سے معلوم ہوا کہ جو کام تعظیم کے اللہ تعالیٰ نے اپنے واسطے مقرر فرمائے ہیں اگر ان کو کسی دوسرے کے واسطے کرے تو وہ شرک ہے ان دعاؤں سے جون سی دعا اللہ اکبر کہنے کے بعد پڑھے گا مرد ہو یا عورت درست اور مسنون طریق پر ہوگا اور ثواب بے حد پائے گا بشرطے کہ اس کے معنی پر عقیدہ ہو اور جب تک کہ معنی کے موافق عقیدہ درست نہ کرے گا خاک بھی نہیں ملنے کا الٹا وبال عذاب ہوگا یہ سب دعائیں حضرتؐ سے ثابت و مسنون ہیں مگر اول دعا اللّٰھُمَّ باعد الخ سب سے زیادہ صحیح اور قوی اور کثیر العمل ہے بعد اس کے وجّھت وجہی الخ ہے جب ان دعاؤں میں سے سوا اللہ اکبر کبیرا الخ کے جون سی دعا پڑھ کر فارغ ہو مرد ہو یا عورت اکیلا ہو یا امام یا مقتدی نماز فرض ہو یا سنت یا نفل تو اعوذ پڑھے جون سا اعوذ پڑھے کا سنت کے موافق ہوگا اول اعوذ یہ ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ دوسرا اعوذ یہ ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ تیسرا اعوذ یہ ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ جیسا کہ تلخیص الحبیر اور زاد المعاد اور حجۃ اللہ اور منتقی الاخبار میں جو بڑے فتاوے حدیث کے ہیں ان میں مذکور ہے ترجمہ

ملہ کیونکہ اسمیں اعوذ موجود ہے ۱۲ منہ ر

وَاور مُحیائی زندہ رہنا میرا وَاو مَمَاتِی مرنا میرا لِلّٰہِ اللہ ہی کے لئے ہے رَبِّ الْعَالَمِیْنَ جو مالک مربی حاکم ہے تمام جہان کا لَا کوئی بھی تو نہیں ہے شَرِیْکَ ساجھی ان کاموں میں لَہٗ اُس کا وَاور بِذٰلِکَ ایسے ہی عقیدہ کا اُمِرْتُ حکم ہوا ہے مجھکو اللہ تعالےٰ کی طرف سے وَاَنَا اور میں اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ سب سے پہلے حکم اللہ تعالےٰ کا ماننے والا (والی) ہوں اَللّٰھُمَّ اے اللہ اِہْدِنِیْ ہدایت کردے مجھکو لِاَحْسَنِ واسطے اچھے الْاَعْمَالِ عملوں وَاَحْسَنِ اور اچھے الْاَخْلَاقِ خلقوں خصلتوں کے لَا یَہْدِیْ کوئی بھی تو نہیں ہدایت کرسکتا لِاَحْسَنِہَا واسطے اچھے اعمال اخلاق کے اِلَّا اَنْتَ سوا تیرے وَقِنِیْ اور بچادے مجھکو سَیِّئَ الْاَعْمَالِ برے عملوں وَسَیِّئَ الْاَخْلَاقِ اور برے خلقوں بری عادتوں بری خصلتوں سے لَا یَقِیْ کوئی بھی تو نہیں بچا سکتا سَیِّئَہَا برے عملوں بری خصلتوں سے اِلَّا اَنْتَ سوا تیرے اس دعا کی معنوں سے معلوم ہوا کہ جو مرد عورت نماز سوا خدا کے کسی نبی ولی بزرگ کے لئے پڑھے تو وہ مشرک ہے اور اسی طرح جو مرد عورت کسی نبی ولی کے لئے یا کسی مزار پر کوئی جانور ذبح کرے کرائے تو وہ بھی مشرک ہے اور نیز جو مرد عورت اللہ رسول کا حکم نہ مانے اور مولوی عالم مجتہد امام کے قول اللہ رسول کے حکم پر مقدم رکھے تو وہ بھی مشرک ہے اور کبھی آں حضرت صلعم اللہ اکبر کہکر یہ دعا پڑھتے جو حضرت جبیر بن نفیر سے سنن ابوداؤد سنن ابن ماجہ میں مرفوعاً ثابت ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ مِنْ نَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ وَھَمْزِہٖ ترجمہ اللہ اکبر کبیرا اللہ بہت ہی بڑا ہے بڑائی میں تین دفعہ یوں ہی ہے والحمد للہ کثیرا اور سب تعریف واسطے اللہ ہی کے ہے بہت تین بار کہے وسبحان اللہ اور پاکی بیان کرتا (کرتی) ہوں اللہ کی بکرۃ صبح واصیلا اور شام تین بار کہے اعوذ پناہ پکڑتا (پکڑتی) ہوں باللہ اللہ کی من الشیطان شیطان سے من نفخہ تکبر اس کے سے ونفثہ اور شعر اشعار اس کے سے وہمزہ اور دیوانگی اس کی سے اس دعا سے معلوم ہوا کہ بڑائی اللہ ہی کی کرنی چاہیئے نہ اور کسی کی اور نیز تعریف بھی اللہ ہی کی کرنی چاہیئے نہ کسی اور کی اور ہر وقت چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے صبح شام اللہ ہی کی پاکی

اور سنت جماعت بھی وہی ہے جو انھیں پر عمل عقیدہ رکھے تو پھر کیا وجہ کہ سورۂ فاتحہ خلفِ امام نہ پڑھی جائے حالانکہ خلفاء اربعہ اور عشرۂ مبشرہ سے بھی فاتحہ خلفِ امام پڑھنا ثابت ہے۔ میرے پیارے بھائیو یاد رکھو ہزارہا کتابیں اور صدہا عالم ہیں مگر جب تک ان چھوں کتابوں کو مضبوط نہ پکڑو گے کبھی تو نجات ہونے ہی کی نہیں ہاں جو کتاب عالم ان کے موافق کہے سر آنکھ پر ورنہ دیوار پر اگر یہ بات کر لوگے تو پھر ان شاء اللہ تعالیٰ کیا مجال کہ اختلاف رہے کیونکہ ان میں رسول صلعم کی باتیں ہیں اور رسولؐ کی بات میں اختلاف ہوتا ہی نہیں بشرطے کہ استاد کامل فن حدیث سند یافتہ سے پڑھی سنی ہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ اٰمِیْنَ ترجمہ اَلْحَمْدُ سب تعریف اللہ واسطے اللہ ہی کے ہے رَبِّ جو مالک مربی پالنے والا حاکم الْعٰلَمِیْنَ تمام جہان کا ہے اَلرَّحْمٰنِ بخشش کرنے والا الرَّحِیْم رحمت شفقت کرنے والا ہے مَالِکِ بادشاہ مختار قاضی حاکم یَوْمِ دن الدِّیْنِ جزا کا ہے اِیَّاکَ خاص تیرے ہی لئے نَعْبُدُ نذر و نیاز پوجا تعظیم کے کام کرتے ہیں ہم وَاِیَّاکَ اور خاص تجھ ہی سے نَسْتَعِیْنُ مدد اعانت چاہتے ہیں ہم اِھْدِنَا دکھا دے ہم کو الصِّرَاطَ راہ الْمُسْتَقِیْمَ سیدھی صِرَاطَ راہ الَّذِیْنَ اُن لوگوں کی اَنْعَمْتَ کہ انعام اکرام فضل کیا تو نے عَلَیْھِمْ اُن پر غَیْرِ نہ الْمَغْضُوْبِ راہ اُن لوگوں کی کہ غضب کیا گیا ہے عَلَیْھِمْ اُن پر وَلَا اور نہ الضَّآلِّیْنَ راہ گمراہوں کی آمین اے اللہ یہ دعا میری قبول کر لے اس دعا سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی نبی ولی غوث قطب بزرگ کی تعریف حد سے بڑھکر یا اور کچھ تعظیم مثل نذر نیاز وغیرہ کے کرے اس ارادے سے کہ وہ میرے کام آئیں گے دن قیامت کے تو وہ مشرک ہے اور نیز معلوم ہوا کہ جس قدر تعظیم کے کام ہیں سب خاص اللہ ہی کے واسطے کرنے چاہئیں نہ دوسرے کے لئے کیونکہ اس سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے اور نیز مدد اللہ ہی سے مانگنی چاہئے نہ کسی دوسرے سے کیونکہ اس سے بھی آدمی مشرک ہو جاتا ہے اور نیز ہدایت اللہ ہی سے طلب کرے نہ اور کسی سے مثل تصور شیخ وغیرہ کہ اس سے بھی مشرک ہو جاتا ہے اور نبیؐ اور صحابہؓ کرام ہی کا پیرو رہے انھیں پر انعام اکرام فضل اللہ کا ہوا ہے اُن کا عمل عقیدہ

اَعُوْذُ پناہ پکڑتا (پکڑتی) ہوں باللہ ساتھ اللہ تعالیٰ کے السمیع جو سننے والا ہے تمام باتوں کا
العلیم جو جاننے والا ہے تمام نیتوں کاموں کا مِنَ الشَّیْطٰنِ شیطان الرجیم مردود سے جب
اعوذ سے فارغ ہو تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے مرد ہو یا عورت اکیلا ہو یا امام یا مقتدی
اور نیز برابر ہے کہ نماز پکار کر پڑھنے کی ہو خواہ آہستہ کی مگر جس نماز میں کہ پکار کر پڑھا جاتا ہے
اُس میں حضرت صلعم جہری نماز میں بسم اللہ الخ کبھی پکار کر پڑھتے کبھی آہستہ پڑھتے حدیث
کی کتابوں سے یوں ہی معلوم ہوتا ہے اور زاد المعاد میں بھی یوں ہی لکھا ہے اکیلے اور امام کو
اختیار ہے کہ جہری نماز میں پکار کر پڑھیں خواہ آہستہ اور مقتدی آہستہ ہی پڑھے لیکن
پڑھنا بسم اللہ الخ کا ہر نماز میں ہر رکعت میں اول فاتحہ اور سورہ کے ضروری وجوبی ہے اکثر
لوگ غافل ہیں یہ بھی ایک آیت قرآن ہے اسی طرح رمضان کے حافظ غافل ہیں کہ نہ پکار کر پڑھتے
ہیں نہ آہستہ حالانکہ ایک سو تیرہ ۱۱۳ آیت قرآن کو ترک کرتے ہیں ختم کا کیا خاک پورا ثواب ہوگا حضرت
ابن عباسؓ فرمایا کرتی تھی بہتر آیت قرآن کی شیطان نے لوگوں سے چھین لی چھوڑا دی رواہ
فی الام کذا فی الفتح ترجمہ پڑھتا (پڑھتی) ہوں بِسْمِ اللّٰہِ مدد وسیلہ نام پاک سے اللہ الرَّحْمٰنِ
بخشش کرنے والے الرَّحِیْمِ مہربان کے بسم اللہ کے معنی سے معلوم ہوا کہ وسیلہ اعانت
اللہ ہی کے ناموں سے چاہیے نہ وہ کسی بزرگ یا نبی یا فرشتہ کے نام یا ذات سے
دائرہ میں داخل ہونا ہے جیسا کہ دین خالص اور کتب تفسیر سے معلوم ہوتا ہے جب
بسم اللہ سے فارغ ہو تو الحمد پڑھے اکیلا ہو یا امام یا مقتدی مرد ہو یا عورت ہر ایک کے
لئے رکن ہے اس کے بغیر نماز صحیح ہوتی ہی نہیں صحیح بخاری صحیح مسلم جامع ترمذی سُنَن
ابوداؤد سُنَن نسائی سُنَن ابن ماجہ یہ صحاح ستہ کی کتابیں ہیں انھیں پر دار مدار دین اسلام کا
ہے نہ غیران کے پر کیونکہ یہ قرب زمانہ آں حضرت صلعم میں تصنیف و تالیف ہوئی ہیں ان کے مصنفین
دوسری صدی کے امام مجتہد عالم فاضل تھے ایسی اور کوئی کتاب سوا قرآن فرقان کے روئے زمین
پر معتبر اور صحیح نہیں ہے یہ کتابیں اور جس قدر حدیث کی کتابیں مشرق مغرب روئے زمین پر ہیں
سب کے سب یہی کہتی ہیں کہ الحمد کے سوا مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوتی مقام غور ہے کہ جب ایسی
کتابیں سورہ فاتحہ پڑھنے کی خلف امام تاکید کرتی ہیں اور کتابیں بھی کیسی کہ دار مدار اسلام کا انھیں پر

بشرطے کہ امام کی آواز سُنتا ہو سورۃ نہ پڑھے اور دوسری دو رکعت یا ایک رکعت میں
ہر ایک مختار ہے چاہے سورۃ ملاوے چاہے نہ ملاوے حضرت صلعم آخر کی رکعتوں میں کبھی
سورۃ ملاتے اکثر نہیں ہر دو فعل سُنّت ہیں گاہے چنیں گاہے چناں اور یہ جو مشہور ہے کہ
اول دو بھری آخر دو خالی واجب ہیں سو غلط ہے صحاح ستہ میں یوں ہی لکھا ہے جیسا کہ لکھا گیا اور
الحمد ہر رکعت میں پڑھنی ضروری ہے اس بغیر نماز نہیں ہوتی۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بھی حجۃ اللہ
میں لکھتے ہیں کہ مقتدی خلفِ امام الحمد پڑھے اور نیز یاد رہے کہ جو سورۃ پڑھتا ہو اس کے معنی یاد
کرلے اور ذکر پڑھنے سورتوں کا ہر نماز میں مسنون طریق سے امر الکلی میں ہے جب سورۃ سے
فارغ ہو تو رکوع میں جاوے اللہ اکبر کہہ کر اور ہاتھ اُٹھاوے جس طرح اول بار کھڑے ہوتے نماز کو
اُٹھائے تھے مونڈھوں تک خواہ کانوں تک مرد ہو یا عورت اکیلا ہو یا امام خواہ مقتدی یہ ہاتھ
اُٹھانے سُنّت اور زینت نماز ہے حضرت صلعم نے مرتے دم تک ہاتھ اُٹھائے یعنی رفع الیدین
کیا جیسا کہ تلخیص الحبیر اور زاد المعاد میں ہے اور صحیح بخاری صحیح مسلم جامع ترمذی سنن ابوداؤد
سُنن نسائی سُنن ابن ماجہ جن پر دار مدار دین اسلام کا ہے ان میں ہے کہ رفع الیدین یعنی ہاتھ
اُٹھانے وقت کھڑے ہونے نماز کے اور وقت جانے رکوع کے اور وقت سر اُٹھانیکے رکوع سے
اور وقت اُٹھنے کے اول التحیات سے سُنّت فعل آں حضرت صلعم اور صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ ہے
حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ بھی رفع الیدین اپنی اپنی خلافت میں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ
ہمنے حضرت صلعم کو کرتے ہوے نماز میں دیکھا ہے ہمنے حضرت صلعم کے پیچھے نماز پڑھی تب ہی تو ہم
رفع یدین کرتے ہیں اصل عبارت یہ ہے عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ کان یرفع یدیہ اذا افتتح
الصلوٰۃ واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع وقال صلیت خلف رسول اللہ صلعم فذکر مثلہ رواہ البیہقی
ورجالہ ثقات وعن عمر نحوہ کذا فی التلخیص الحبیر اور حضرت عثمان غنیؓ سے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
سے بھی رفع الیدین کا کرنا ثابت ہے کہا امام بیہقیؒ نے جو امام محدث تیسری صدی کے ہیں کہ رفع یدین
ثابت ہے وقت رکوع اور سر اُٹھانے کے رکوع سے خلفاء اربعہ اور عشرۂ مبشرہ وغیرہ صحابہ کرامؓ
سے کما نقلہ عنہ صاحبی وحبی فی اللہ مولانا ابو الطیب العظیم آبادی فی التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی
اور امام بخاریؒ نے جزو رفع الیدین میں اس مسئلہ کو خوب ثابت کیا ہے اللہ راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے

تلاش کرے اُن کی پیروی کرے نہ غیر اُن کے کی کہ مشرک ہو جائے گا اور اُن کے عمل عقیدے صحاح ستہ ہی میں ہیں نہ غیر میں اور یہود و نصاریٰ مشرکوں کے عقیدوں کا عمل عقیدہ نہ اختیار کرے کیونکہ اُن پر غضب اللہ کا ہے اور وہ گمراہ ہیں ورنہ آپ بھی ویسا ہی یہودی نصاریٰ مشرک بدعتی ہو جائے گا۔ غرض کہ الحمد کے معنی خوب ہی سوچے سمجھے ورنہ نام کی مسلمانی ہے اور نیز معلوم رہے کہ آمین کہنی سُنّت مؤکدہ اور زینت نماز ہے مرد ہو یا عورت اکیلا ہو امام ہو خواہ مقتدی سب کے سب آمین کہا کریں اونچی نماز میں اونچی آہستہ نماز میں آہستہ ایسا ہی لکھا ہے کتاب الصلوٰۃ اور زاد المعاد میں یہ دونوں کتابیں امام ابن القیمؒ کی ہیں اور امام ابن القیمؒ بڑے امام جلیل بزرگ محدث ساتویں صدی میں ہوئے ہیں۔ مقام غور ہے کہ جب ساتویں صدی کے عالم محدث امام آمین اونچی کو سُنّت رسول صلعم اور زینت نماز فرماویں اور آج کل کے مولوی فساد نما کہیں افسوس صد افسوس آدمی عامی کو چاہیئے کہ ایسے مقام میں پہلے علما کے قول فعل اختیار کرے نہ آج کل کے علمار کے اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کہ جن پر دار مدار اسلام کا ہے نہیں ہے کہ آمین اونچی کہنی سُنّت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ اور فعل صحابہ رضی اللہ عنہم ہے اور یہ کتابیں قرب زمانہ رسول صلعم کی ہیں بھلا اور کس کتاب کی حقیقت ممانعت آمین بالجہر میں ان کے آگے ہو گی اور ان کتابوں میں آہستہ آمین کہنا ثابت مسنون نہیں ہے اور نیز معلوم ہو کہ قرارت آہستہ آہستہ ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا حروف کو کھینچ کر ہر آیت پر وقف کرنا ٹھیرنا سنت ہے[1] طریق قراۃ مسنونہ ہے صحاح ستہ میں موجود ہے شرعی نماز میں قرارت مسنونہ بھی مطلوب ہے امام ابن القیمؒ بھی کتاب الصلوٰۃ اور زاد المعاد میں یوں ہی لکھتے ہیں اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بھی حجۃ اللہ البالغہ میں تاکید شدید سے فرماتے ہیں کہ فاتحہ اور سورۃ میں ہر آیت پر وقف کرنا ٹھیرنا ضروریات سے ہے اور جو کہ لا وغیرہ آیت پر لکھی ہوئی ہوتی ہیں ان کا کچھ اعتبار نہیں ہے ہر فرد بشر پر لازم ہے کہ ہر کام میں طریق سلف صحابہ و تابعین کا رکھے اور مفتی بہا کتب صحاح ستہ ہی کو سمجھے تب دین کا ٹھیک ٹھکانہ لگے گا ورنہ طریق عقائد عمل سلف صحابہ تابعین مراحل دور ہے جب الحمد سے فارغ ہو تھوڑی سی دیر ٹھیر کر سانس لے کوئی سورۃ اول دو رکعت میں فرض ہوں خواہ سنت نفل ضرور پڑھے اکیلا ہو یا امام خواہ مقتدی مرد ہو یا عورت مگر مقتدی جہری نمازیں

[1] ایسا ہی شیخ عبدالحق صاحب دہلوی نے بھی شرح فارسی مشکوٰۃ اور شرح سفر السعادۃ میں آیت آیت پر وقف کرنے کو قرارت نبوی لکھا ہے ۱۲ منہ

اور معتدل برابر بیٹھ تو کر سر نہ اونچا نہ نیچا رکھے ویرا و اطمینان کرے بقدر دس بار کہنے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کے کیونکہ انس بن مالک خادم صحابی سے سنن ابو داؤد سنن نسائی میں ثابت ہے کہ حضرت صلعم دس بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم رکوع میں فرماتے تھے اور زاد المعاد میں جو کہ ایک بڑا فتاوی حدیث کا ہے لکھا ہے کہ حضرت صلعم کا رکوع معتاد ہمیشہ بقدر دس بار کہنے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کے تھا ترجمہ سُبْحَانَ پاکی بیان کرتا (کرتی) ہوں رَبِّی مالک حاکم مربی اپنے الْعَظِیْم بڑے کی اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہنا بھی بعض حدیث میں آیا ہے جیسا کہ دار قطنی میں ہے مگر حدیث ضعیف ہے صحیح اول ہے بغیر وبحمدہ کے اور تین بار بھی کہنا آیا ہے مگر حدیث ضعیف ہے تین بار سے کم تو ہرگز درست نہیں ہے تین بار کہے بھی تو ختم کرے ساتھ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ الخ وغیرہ دعاؤں کے جیسا کہ سراج وہاج شرح صحیح مسلم میں سہیل جرار سے منقول ہے اور صحیح بخاری صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ نبوی اس حضرت صلعم کی سے مرفوعاً ثابت ہے کہ اکثر آپ رکوع سجود میں جب سے سورۃ اذا جاء نصر اللہ الخ اتری یہ دعا پڑھتے تھے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ترجمہ سُبْحَانَکَ پاکی بیان کرتا (کرتی) ہوں تیری اللّٰھُمَّ اے الٰہی رَبَّنَا اے رب مالک حاکم پالنے والے ہمارے وَ اور تعریف کرتا (کرتی) ہوں بِحَمْدِکَ ساتھ تعریف تیری کے اللّٰھُمَّ اے اللہ اغْفِرْ بخش دے لِیْ مجھکو اور کبھی حضرت صلعم رکوع سجود میں یہ دعا پڑھتے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی سے صحیح مسلم میں ثابت ہے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ترجمہ سُبُّوْحٌ بہت پاک منزہ ہے قُدُّوْسٌ بہت ہی بری تمام عیبوں نقصانوں سے ہے رَبُّ مالک حاکم مربی معظم مکرم سردار الْمَلٰئِکَۃِ فرشتوں وَالرُّوْحِ اور جبریل کا جن جن تعظیموں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کر لیا ہے اور فرما دیا ہے اگر ان تعظیموں کو سوا خدا تعالیٰ کے کسی اور کے لئے ٹھیرایا جاوے تو یہ باری تعالیٰ کی جناب میں عیب اور نقصان کی بات ہے اسلئے رسول مقبول نے اللہ کی تعلیم سے اُمت کو تعلیم کیا کہ وہ تعظیمیں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لئے نہ کیا کریں اور رکوع سجود میں اُسی کی پاکی اور بڑائی کیا کریں توحید اسی کا نام ہے اور کبھی رسول اللہ صلعم رکوع میں یہ دعا پڑھتے جو صحیح مسلم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ثابت ہے اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ رفع یدین کا کرنا سب صحابہ کرام سے پایا گیا ہے سوا عبداللہ بن مسعودؓ کے اکثر ہمارے بھائی حنفی المذہب بھی عبداللہ بن مسعودؓ سے دلیل پکڑتے ہیں لیکن اگر انصاف کیا جاوے تو کہاں ایک لاکھ ایک کم چوبیس ہزار اور کہاں ایک اکثر ہمارے بھائی غلبہ کو دیکھا کرتے ہیں واللہ اعلم یہاں غلبہ کہاں چلا گیا اور نیز ہمارے بھائی اکثر کہا کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ پر پوشیدہ رہنا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا رفع یدین کرنا محال بات ہے کہ ایسے جلیل القدر صحابی ہر وقت حضرتؐ کے پاس موجود رہنے والے حضرتؐ کے پیچھے نماز پڑھنے والے پھر رفع یدین کو نہ دیکھیں عجیب بات ہے سو اگر انصاف ہو طرفداری حق کی ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ محال نہیں بلکہ ضروری اور بدیہی امر سے ہے کہ یہ سنت اُن سے پوشیدہ رہی اور یہ کچھ عجیب بات نہیں ہے اسلئے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نہایت ہی پستہ قد تھے یہاں تک کہ لمبے آدمی بیٹھے ہوئے کے برابر آپ کا قد تھا بلکہ تصریح کی گئی ہے کہ آپ کا قد ایک ہی ہاتھ کا تھا اور صحابہ کرام کی نماز کا کمال اور خشوع کمال ہی درجہ کا تھا اس وجہ سے رفع یدین کا کرنا عبداللہ بن مسعودؓ پر پوشیدہ رہا بخلاف اول بار کے کہ اس میں تو دائیں بائیں آدمی دیکھ سکتا ہے متقدمین یوں ہی لکھتے ہوئے چلے آتے ہیں اور ملا علی قاری حنفیؒ نے بھی مرقاۃ میں یوں ہی لکھا ہے مگر اللہ تعالیٰ حق کی حمایت طرفداری نصیب کرے نہ مذہب کی کیونکہ اس میں انصاف جاتا رہتا ہے اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ حبک الشیٔ یعمی ویصم یعنی محبت لگاؤ کسی چیز کا آدمی کو اندھا بہرا کرتا ہے یا اللہ ہمکو اس اندھے بہرے پن سے بچاوے کہ اس کا نتیجہ بہت برا ہے کیونکہ امر حق کا نہ کرنا اور اُس کا انکار کرنا نہ ماننا کچھ ایک درجہ نہیں ہے بلکہ اس میں بڑا فرق ہے اول امر سے ایمان رہتا ہے اور ثانی سے ایمان نہیں رہتا جیسے کہ ایک شخص تہجد نہیں پڑھتا ہے اور دوسرا تہجد کا انکار کرتا ہے یہ دونوں شخص برابر نہیں ویسے ہی رفع یدین کے نہ کرنے والا اور انکار کرنے والا برابر نہیں ہے

فصل جب رکوع میں جائے خواہ کوئی نمازی ہو مرد ہو یا عورت ہاتھ اُٹھا کر رفع الیدین کر کے سانس لیکر تھوڑی سی دیر چپکے رہ کر اللہ اکبر کہتا ہوا جائے کہ تکبیر رکوع میں جا کر ختم ہو اور ہتیلیاں گھٹنوں پر مضبوط محکم جا کر انگلیاں کشادہ کھول کر گھٹنوں سے نیچے لٹکا کر رکھے نہ دُکھتے پھوڑوں پھنسیوں والوں تکلیف زدہ کی مانند ہتیلیاں رکھے اور ہاتھوں کو مانند کمان کے دُور کروٹوں سے کھینچکر رکھے

میرے پیارے بھائیو حکم یوں ہے کہ جب امام اطمینان سے رکوع میں پہنچ جاوے تب مقتدی رکوع کو جھکے اور مشکوٰۃ شریف میں نعمان بن ؓ اور ابو قتادہ سے مرفوعاً ثابت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ چوروں کا چوٹا وہ نمازی ہے جو نماز سے چوری کرے صحابہ ؓ نے عرض کی کہ یا حضرت ؐ نماز کی چوری کیونکر ہوتی ہے فرمایا نماز میں چوروں کا چوٹا وہ نمازی ہے جو رکوع سجود پورا نہ کرے مقام غور ہے کہ دنیا کے چور کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں بھلا جو سرکار اعلیٰ کا چور ہو اس کی سزا کیا ٹھکانا ہے اللہ پناہ دے پوری بحث رکوع کی امر الکلی میں ہے رکوع سے فارغ ہو کر ہاتھ اٹھاتے ہوئے سر اٹھائے **فصل** جب رکوع شرعی سے فارغ ہو تو سمع اللہ الخ کہتا ہوا سر اٹھائے رفع الیدین ہاتھ اٹھاتے ہوئے مرد ہو یا عورت اکیلا ہو یا امام خواہ مقتدی سیدھا برابر ہو کر اس طور پر کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ مکان میں آجائے ہاتھ نیچے لٹکا کر یا باندھ کر کہ یہ بھی جائز[1] ہے دعائیں پڑھے جو حضرت صلعم سے منقول اور ثابت ہیں صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے ثابت ہے کہ حضرت صلعم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ترجمہ سمع اللہ سن لیا کان لگا دیا (یعنی قبول کر لیا متوجہ ہو گیا) اللہ اللہ تعالےٰ نے لِمَنْ واسطے اس آدمی کے حَمِدَهٗ کہ تعریف کی اس نے اسی اللہ کی اَللّٰهُمَّ اے اللہ رَبَّنَا رب مالک حاکم ہمارے لَكَ تیرے لئے ہے اَلْحَمْدُ تعریف مِلْءَ پُری السَّمٰوٰتِ آسمانوں کی وَمِلْءَ اور پُری الْاَرْضِ زمین کی وَمِلْءَ اور پُری مَا اس چیز کی کہ شِئْتَ چاہے تو مِنْ شَيْءٍ کسی چیز سے بَعْدُ پیچھے اس کے **اور کبھی** حضرت صلعم سر اٹھانے کے بعد رکوع سے یہ دعا پڑھتے جو حضرت ابو سعید خدری ؓ سے صحیح مسلم میں مرفوعاً ثابت ہے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ اَللّٰهُمَّ اے اللہ لائق تعظیم کے رَبَّنَا اے مالک حاکم مربی ہمارے لَكَ تیرے ہی لئے ہے اَلْحَمْدُ تعریف مِلْءَ بقدر پُری السَّمٰوٰتِ آسمانوں کے وَمِلْءَ اور بقدر پُری الْاَرْضِ زمین کے وَمِلْءَ اور بقدر پُری مَا اسی چیز کی کہ شِئْتَ چاہے تو مِنْ شَيْءٍ کسی چیز سے بَعْدُ پیچھے اس کے اَهْلَ تو ہی ہے لائق الثَّنَاءِ ثنا تعریف وَالْمَجْدِ اور بزرگی کے اَحَقُّ سچ ہے مَا جو کچھ قَالَ کہا الْعَبْدُ غلام نے وَكُلُّنَا اور ہم تو سبھی لَكَ تیرے ہی عَبْدٌ لونڈی غلام ہیں اَللّٰهُمَّ اے لائق تعظیم تکریم کے لَا کوئی بھی تو نہیں مَانِعَ

[1] لیکن ارجح اور قوی اس جگہ ہاتھ کا چھوڑنا ہے ۱۲

ترجمہ اللّٰھُمَّ اے اللہ لَکَ تیرے ہی لئے رَکَعْتُ سر جھکایا ذلت عاجزی انکساری ظاہر کی
میں نے وَبِکَ اور ساتھ صفات اور تعظیموں تیری ہی کے اٰمَنْتُ یقین لایا (لائی) میں اور تمام
تعظیموں کے لائق مستحق تجھ ہی کو مانا میں نے وَلَکَ اور واسطے حکموں تیرے ہی کے اَسْلَمْتُ
مطیع فرمانبردار ہوا (ہوئی) میں خَشَعَ تواضع فروتنی عاجزی کی لَکَ تیرے لئے سَمْعِیْ میرے
کانوں وَبَصَرِیْ اور میرے آنکھوں وَمُخِّیْ اور میرے گودے وَعَظْمِیْ اور میری ہڈیوں وَعَصَبِیْ اور
میرے رگ پٹھوں نے اے میرے پیارے بھائیو مرد عورتو اسی کا نام توحید ایک جاننا خدا
کو ہے جب تک اس توحید پر ایمان یقین صدق نہ لاؤ گے کوئی بھی عبادت نماز روزہ زکوۃ
حج مقبول نہوگی اور نیز معلوم کرنا چاہیئے کہ حضرت صلعم نے رکوع سجود میں دیر لگانے
ٹھیرنے اطمینان کرنے کی بڑی تاکید شدید فرمائی ہے کہ جب تک دیر رکوع سجود میں جو نمازی نکریگا
تو نماز شرعی جو مطلوب ہے اُس سے وہ ہرگز ہرگز نہوگی اگرچہ وہ اپنے زعم خیال میں سمجھے کہ
میں نے نماز پڑھ لی لیکن وہ نماز اللہ کے یہاں ہرگز مقبول نہیں ہے حضرت ابومسعود انصاریؓ
سے جامع ترمذی وسُنن ابوداؤد وسُنن نسائی اور سُنن ابن ماجہ اور مسند دارمی میں مرفوعاً
ثابت ہے کہ نہیں ہوتی نہیں کفایت کرتی نماز اُس آدمی کی جو نہ سیدھی کرے بیٹھ اپنی رکوع
سجود میں سیدھی کرنی پیٹھ سے مراد دیر لگانا ہے رکوع سجود میں اور صحیح بخاری میں حضرت
حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ انھوں نے ایک آدمی کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے اور رکوع
سجود میں دیر نہیں لگاتا تو فرمایا کہ اگر تو اے نمازی اسی حالت میں مرجاتا تو نہ مرتا اُس دین اسلام پر
جس کو محمد مصطفےٰؐ لیکر اللہ رب العالمین کی طرف سے مبعوث اور مرسل ہوئے ہیں مقام غور
ہے کہ حضرت صلعم کا کیا قول فعل ہے اور صحابہ کرامؓ کا کیا ارشاد فتویٰ ہے اور ہمارے آج کل
کے مولوی عوام کا کیا طریق رواج ہے کہتے ہیں کہ مقتدیوں کی رعایت بھی آئی ہے۔ اے
بھائی میاں مقتدیوں کی رعایت قرارت میں آئی ہے قرارت مختصر نہ طویل دراز ہو رکوع سجود میں
مقتدیوں کی رعایت نہیں آئی ہے دیکھو صحاح ستہ ہاں البتہ رکوع سجود میں حد شرعی سے
نہ بڑھنا چاہیئے کہ یہ مذموم ہے اور یہ نہیں کہ امام رکوع میں تکبیر کہتا ہوا گیا اور ہمنے اُس سے پہلے
ہی رکوع میں جاکر تین چار بار تسبیح کہہ لی اور پھر لگے اُسپر جھنجلانے کہ یہ تو دیر لگاتے ہیں آے

اگلے گناہ بخشے جانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ غرض کہ اس بدعت کو چھوڑنا چاہیے جب تک نہ معلوم تھا معافی میں تھے نہ مواخذہ میں جب روشن ہوگیا حقیقت حال کھل گیا اب کیا ضرورت بدعتی بننا۔ نئی نئی باتیں جدی جدی راہیں نکالی ہوئی کو اختیار کرنا اور پرانی پرانی باتیں قدیم قدیم چالیں عادتیں اپنے امام مرشد پیر نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوڑنا کونسی عقل کی بات ہے **فصل** جب رکوع قومہ شرعی سے فارغ ہو تو اللہ اکبر کہتے ہوئے مرد ہو یا عورت امام ہو خواہ مقتدی نہ رفع یدین کرتا ہوا سجدے کو جائے کہ تکبیر سجدے میں جاکر ختم ہو پہلے ہاتھ رکھے پھر گھٹنے یا پہلے گھٹنے پھر ہاتھ رکھے ہر دو طرح درست ہے مگر اول صورت افضل ہے صحیح بخاری میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے اور اللہ خوب جانتا ہے ہاتھ برابر کندھوں کے یا کانوں کے رکھے ہر دو کام سنت ہیں مگر کندھوں کے برابر ہاتھ رکھنے زیادہ صحیح اور قوی اور کثیر العمل ہیں ہاتھ ناک دونوں اور دونوں ہتیلیاں زمین پر خوب جماکر رکھے دونوں گھٹنوں کو محکم زمین پر دھرے دونوں قدم کھڑے انگلیاں قبلہ کو موڑ کر رکھے۔ ان ساتوں اعضا دونوں ہاتھ ہاتھ ناک دونوں گھٹنے دونوں قدم پر سجدہ کرنا لازم ضروری ہے وہ یوں ہوگا کہ ان ساتوں اعضا پر زور بوجھ تمام بدن کا ڈالے پیٹھ کولوں کو اونچا کرے رانوں سے پیٹ بلند دونوں بازو کہنیاں کروٹوں زمین سے الگ رکھے دونوں ہتیلیوں پر زور بوجھ ڈالے خوب بچھا کر نہ رکھتے ہاتھوں پھوڑے پھنسی والوں کی طرح رکھے تب کہیں سجدہ شرعی ہوگا عورتیں تو بالکل اس سے غافل بے خبر ہیں ان کے سجدے کا تو اللہ ہی حافظ ہے اے بیبیو اللہ کا ڈر لحاظ رکھنا لازم ہے دنیا چند روز کی زندگانی ہے ایسا ڈر کس کام کا کہ اللہ سے نہ ڈر کر وے ایسا لحاظ شرم کیسا کہ اللہ سے نہ لحاظ نہ شرم بنا دے۔ غرض کہ سجدہ جس طرح مرد کرتا ہے ویسا ہی عورت کو حکم ہے اور اس مسئلہ میں رسالہ اقامۃ الحجۃ علی ان لا فرق بین صلوۃ المرد والمرأۃ بے نظیر ہے اگر شوق ہو تو اس کو دیکھنا چاہیے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنن ابوداؤد اور سنن نسائی میں ثابت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ بقدر دس بار کہنے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے تھا اور ایسا ہی زاد المعاد میں لکھا ہے کہ آں حضرت کا سجدہ ہمیشہ دس بار کہنے اس تسبیح کے تھا ترجمہ سُبْحَانَ پاک ہے رَبِّیَ مالک حاکم مربی سردار میرا الْاَعْلٰی جو سب سے اونچا بلند ہے اس دعا کے معنی سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بذاتہ تمام مخلوق سے اونچا بلند ہے ساتویں آسمان عرش معلی پر ہے[۱] اور سب کچھ

[۱] اور اسکا علم قدرت سلطنت سب جگہ ہے وقد احاط بکل شئ علماً ۱۲ منہ عفی عنہ

منع کرنے والا روکنے والا لما واسطے اس چیز کے کہ دی تو نے ولا اور کوئی بھی تو نہیں معطی دینے والا
لما واسطے اس چیز کے کہ منعت منع کی نہ دی تو نے ولا اور نہیں ینفع نفع دیتی ذا صاحب الجد غنا آسودگی کو
منک تیرے عذاب سے الجد غنا آسودگی **اس** دعا سے معلوم ہوا کہ لونڈی غلام کی نسبت اللہ تعالیٰ
ہی کی طرف چاہیے جیسے عبد اللہ غلام اللہ امۃ اللہ نہ اور کسی کی طرف جیسے عبد النبی[1] غلام جیلانی امۃ الحبیب
کیونکہ یہ شرک ہے **اور نیز** آں حضرت صلعم سے بعد سمع اللہ کے کہنا ثابت ہے جو صحیح بخاری میں حضرت
رفاعہؓ سے مرفوعاً روایت ہے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ **ترجمہ** ربنا اے
مالک مربی حاکم سردار ہمارے تیرے ہی طرف سے ہیں تمام احسان اور کل نعمتیں اور سب کام کا سنورنا
ولک اور تیرے ہی لئے ہے الحمد تعریف ثنا حمداً تعریف ثنا کثیراً بہت طیباً خالص تنہا شرکت ساجھے
سے پاک صاف نمود ریا سے مبارکاً برکت کی گئی فیہ اس میں کہ تو قبول کرلے اس کو بڑھا دے پیغمبر صاحبؐ
نے فرمایا اس کے پڑھنے والے کو کہ میں نے کچھ اوپر تیس فرشتے دیکھے ہیں کہ وہ اس دعا کے ثواب لکھنے
میں ایک دوسرے سے جلدی کرتے ہیں زہے نصیب اس دعا کے پڑھنے والوں کے مگر شرط ہے
عمدگی عقیدہ اخلاص عمل جیسا کہ اس کے معنی سے معلوم ہوا اور بعض روایت میں فیہ کے بعد مبارکاً علیہ
کما یحب ربنا ویرضی بھی زیادہ آیا ہے جیسا کہ فتح الباری میں جو ایک بڑا فتاویٰ معتبر حدیث کا ہے
موجود ہے **ترجمہ** مبارکاً برکت کی گئی علیہ اوپر اس کے کما جیسا کہ یحب دوست رکھتا ہے ربنا مالک
حاکم سردار ہمارا و اور یرضی راضی خوش ہوتا ہے۔ بعض لوگ جو تحب ترضے تا کے ساتھ پڑھتے
ہیں سو غلط ہے اور نیز معلوم رہے کہ جیسا دوست رکھتا ہے خوش ہوتا ہے مالک حاکم ہمارا ہر کام ہر
مسئلہ ہر فتویٰ ہر دعا ہر وظیفہ ہر عبادت ہر ایصال ثواب میں بجز صحاح ستہ کے کہیں نہیں ملنے کا انھیں کو
پڑھنا انھیں کو سننا انھیں کے موافق عقیدہ عمل درست کرنا لازم ضروری شناخت سنت جماعت ہے
رکوع سے اٹھکر سیدھے کھڑے رہنے اور ان دعاؤں سے جون سی دعا چاہے پڑھنے کو قومہ کہتے ہیں
اس میں دیر نہ لگانا اور سیدھے کھڑے ہو کر سجدہ کو نہ جانا بلکہ جلدی سے سجدہ کو گر پڑنا بدعت ہے
بدعات امرا بنی امیہ کی سے اس کو چھوڑنا چاہیے موافق سنت نبویہ کے کرنا چاہیے جیسا کہ زاد المعاد
اور سفر السعادت میں لکھا ہے ان دعاؤں کے پڑھنے میں بڑی بڑی فضیلتیں اور خوبیاں ہیں جیسا کہ اوپر
معلوم ہوا اور نیز صحیح بخاری صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ اللھم ربنا الخ کے کہنے سے

[1] شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی تحت آیہ بعد لہ شرکا۔ عبد فلاں و غلام فلاں کو شرک لکھا ہے ۱۲

بنایا اُس چہرے کو وَصَوَّرَہٗ اور اچھی بھلی عمدہ صورت شکل بنائی اُس کی وَشَقَّ اور پھاڑ دیا ہر بات سُننے والی جگہ اس کے کان کو وَبَصَرَہٗ اور پھاڑ دیا ہر چیز دکھانے والی اُس کی آنکھ کو تَبَارَکَ بڑی خوبیوں برکتوں والا ہے اللّٰہُ اللہ اَحْسَنُ جو بہت اچھا ہے اَلْخَالِقِیْنَ سب مصوروں بنانے والوں کا اُس دعا کے معنی سے معلوم ہوا کہ بدون دلیل دریافت کئے بے سند مانگے بات ماننا فتوے کا اعتبار کرنا بے تحقیق کئے بے چون وچرا کسی کے تابع ہو جانا سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز ہرگز درست نہیں ہے یہ منصب کسی کو دینا مشرک فی الرسالۃ بننا ہے کیونکہ یہ امام اللہ کے بنائے ہوئے معصوم بھول چوک سہو خطا سے ہیں ہر وقت وحی آتی تھی اگر بالفرض والتقدیر کہیں کچھ لغزش بھول چوک ہوئی بھی تو فوراً جھٹ پٹ اطلاع آگاہی ہوئی بھول چوک نہ جمنے پائی بخلاف اور اماموں کے کہ وہ اللہ کے مقرر کئے ہوئے نہیں بھول چوک سے معصوم نہیں کچھ ان کے پاس وحی نہیں آتی تھی کہ اُن کو آگاہی ہوتی اسی سبب سے ان کی بھول چوک جم گئی لوگ رسول سچے امام صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے پھر گئے یہی معنی تقلید کا ہے جیسا کہ ملا عینی حنفی کے کلام ابتدا شرح ہدایہ سے بھی واضح روشن ہوتا ہے اور نیز اس دعا سے معلوم ہوا کہ سجدہ میں قرآن کی دعائیں پڑھنا درست جائز ہیں البتہ ویسا قرآن بغیر دعا کے پڑھنا رکوع سجود میں منع ہے نہ دعائیں قرآن کی بلکہ سجدہ میں خواہ فرض ہوں یا نفل دعا مانگنے کا اں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ سجدہ میں دعا جلد قبول ہوتی ہے جیسا کہ صحاح ستہ میں موجود ہے اور تَبَارَکَ اللّٰہُ کی جگہ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ بھی پڑھنا صحیح اور ٹھیک ہے جیسا کہ نیل منتقی میں ہے اور کبھی آں حضرت صلعم سجدہ میں یہ دعا پڑھتے جو حضرت ابوہریرہ سے صحیح مسلم میں ثابت ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ ترجمہ اَللّٰھُمَّ اے اللہ اغْفِرْ بخش دے لِیْ واسطے میرے ذَنْبِیْ گناہ میرے کُلَّہٗ سب کے سب دِقَّہٗ چھوٹے باریک گناہ وَاور جِلَّہٗ بڑے موٹے گناہ وَاور اَوَّلَہٗ پہلے گناہ وَاور اٰخِرَہٗ پچھلے گناہ وَاور عَلَانِیَتَہٗ ظاہری گناہ وَاور سِرَّہٗ چھپے گناہ اُس دعا کے معنی سے معلوم ہوا کہ اللہ ہی سے مانگنا چاہیے اور وہی گناہ بخش سکتا ہے اور دنیا میں کسی نبی ولی کا محتاج اور مانگنے والا نہ ہونا چاہیے کہ جو اشرف المخلوقات سرور کائنات سب کے پیشوا تمام مخلوق کے پیر مرشد وہ تو دنیا میں اُسی اللہ اکیلے ہی کے محتاج سائل مانگنے والے ہیں جو اس کے برخلاف کرے گا

اُس سے نیچے ہے جو مرد عورت یہ سجدے میں کہے اور اُس کے معنی پر عقیدہ نہیں ہے تو وہ نام ہی کے مسلمان ہیں اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ کہنا بھی درست جائز ہے جیساکہ دار قطنی وغیرہ میں موجود ہے مگر حدیث ضعیف ہے اور تین بار بھی کہنا جائز ہے اور یہ ادنیٰ سے ادنیٰ مرتبہ ہے تسبیح کا مگر حدیث تین بار کہنے کی صحیح نہیں ہے جیساکہ جامع ترمذی وغیرہ میں ہے اور تین بار کہے بھی تو اُس کے ساتھ دوسری دعاؤں کو جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں پڑھتے تھے اُن کو بھی ملا وے جیساکہ سراج وہاج شرح صحیح مسلم میں منقول ہے۔ غرض کہ رکوع سجود کو موافق فرمانے اپنے امام بھیجے ہوئے اللہ تعالیٰ کے جن کا نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے پُورا پُورا ادا کرے ورنہ یاد کرلے جو صحیح بخاری میں حضرت حذیفہؓ سے منقول ہے کہ جو نمازی رکوع سجود کو پُورا پُورا ادا نہیں کرتا وہ اگر مرجائے تو نہ مرے طریقہ دین اسلام پر اور اخیر زمانے میں تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں رکوع سجود میں یہ دعا پڑھتے تھے جو صحیح بخاری صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ترجمہ اس کا پہلے ہوچکا ہے وہاں سے یاد کرنا چاہئے اور کبھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سجود میں یہ دعا پڑھتے جو حضرت عائشہ صدیقہؓ ہی سے صحیح مسلم میں مروی ہے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ترجمہ اس کا بھی پہلے ہوچکا ہے یاد کرنا لازم ضرور ہے اور ان کے معنی کے موافق عقیدہ رکھنا مسلمان کو سچے مسلمان بننے کی علامت شناخت ہے اور کبھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہ دعا پڑھتے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے صحیح مسلم میں ثابت ہے اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُّ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ترجمہ اَللّٰھُمَّ اے معبود لائق تعظیموں کے لَکَ تیرے ہی لئے سَجَدْتُّ سر جھکایا عاجزی انکساری فروتنی ماتھا ٹیکا یا میں نے وَبِکَ اور ساتھ کلام باتوں مسئلوں فتووں تیرے ہی کے اٰمَنْتُ ایمان یقین لایا (لائی) میں وَلَکَ اور واسطے رضامندی حکم برداری تیرے ہی کے اَسْلَمْتُ اطاعت فرماں برداری تقلید کی میں نے خاص امام مرشد پیشوا کئے ہوئے تیرے کی جن کا نام پاک ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سَجَدَ عاجزی ذلیل پنا ماتھا ٹیکا نا حکم برداری انکساری فروتنی کی وَجْھِیَ میرے چہرے منہ نے لِلَّذِیْ واسطے اُس ذات پاک کے کہ خَلَقَہٗ جس نے

اللہ اکبر کہتا ہوا نہ رفع الیدین کرتا ہوا پھر ہاتھ اُٹھائے اور سیدھا ہو کر اطمینان سے واپس
پاؤں کو سیدھا کھڑا کر کے اُس کی اُنگلیاں قبلہ کی طرف موڑ کر اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اُس پر
بیٹھے مرد ہو خواہ عورت امام ہو یا مقتدی اور اپنا ہاتھ داہنے گھٹنے زانو پر کُہنی اُٹھا کر دونوں
انگلیاں بند کر کے بیچ کی اُنگلی کو انگوٹھے سے ملا کر حلقہ کر کے اُنگلی سبابہ کو اُٹھا کر اشارہ کرتا ہوا
جیسا کہ التحیات پڑھتے وقت رکھتا ہے اور بائیں ہاتھ کو بچھا کر کُہنی اُٹھا کر مانند لقمہ پکڑنے کے
بائیں گھٹنے زانو کے سر پر رکھے ایسا ہی حضرت وائل بن حجر کی حدیث میں سُنن ابوداؤد میں
موجود ہے اور صحیح مسلم میں بھی حدیث وائل کی ہے اور مشکوٰۃ میں بھی منقول ہے اور
جامع ترمذی میں بھی حدیث وائل کی طرف اشارہ کیا ہے اور یوں ہی زاد المعاد میں بھی وضاحت
کے ساتھ لکھا ہے کہ درمیان دونوں سجدوں کے یوں بیٹھے جیسا کہ یہاں بیان ہوا اکثر
عوام اور مولوی اس مسئلہ سے غافل ہیں اور نیز یاد رہے کہ قومہ میں اور درمیان دونوں سجدوں کے
اور رکوع سجود میں دیر لگانا اور اطمینان کرنا فرض ہے جبتک یہ اطمینان اور اعتدال نکرے نماز شرعی جو اللہ
اور رسول نے لوگوں سے طلب کی ہے نہیں ہونے کی۔ اکثر ہمارے پیارے بھائی اہل حدیث
بھی اسمیں بے اعتنائی اور سستی کرتے ہیں بلکہ بعض بعض کو دیکھا گیا ہے کہ قومہ میں اور درمیان دونوں سجدوں کے
دیر لگاتے ہی نہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکی تاکید مزید شدید ایسی ثابت ہے کہ ویسی تاکید آمین بالجہر
اور رفع یدین کی کہنے کی نہیں ہے وہ فرض بسنت اس قدر فرق ہی ہمارے پیارے بھائیوں کو لازم ہے کہ فرض سنت دونوں کو
ملحوظ تحت نظر رکھیں کیونکہ اس فرق نہ کرنے میں بڑا نقصان ہے اگر اللہ تعالیٰ نصیب کرے تو امرتسر
میں سچے پکے اہل حدیث اہل غزنی کے پیچھے چند روز نماز شرعی پڑھے سیکھے اپنی سعادت مندی
زہے نصیبی سمجھے غرض کہ درمیان دونوں سجدوں کے موافق سنت نبوی کے بیٹھے اور یہ دعائیں
پڑھے جو اپنے امام پیر مرشد سے ثابت ہیں حضرت ابن عباس سے سُنن ابوداؤد اور جامع ترمذی
میں ثابت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام مرشد تمام جہان کے درمیان دونوں سجدوں کے
یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ترجمہ اللّٰھُمَّ اے اللہ اغفر
بخش ڈھانک چھپا دے لی واسطے میرے جو کچھ کہ مجھسے گناہ تقصیریں ہوئیں و اور ارحمنی رحم
شفقت کر دے مجھپر و اور اھدنی سوجھا دے مجھکو سیدھی راہ و اور عافنی عافیت تندرستی

وہ اللہ اور رسول کا دشمن ٹھہرے گا اور بھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہ دعا پڑھتے جو
حضرت عائشہ صدیقہؓ سے صحیح مسلم میں ثابت ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ
عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ
ترجمہ اَللّٰھُمَّ اے اللہ اِنِّیْ تحقیق میں اَعُوْذُ پناہ پکڑتا (پکڑتی) ہوں بِرِضَاکَ ساتھ اعانت مدد وسیلے
ذریعے رضامندی خوشنودی تیری کے مِنْ سَخَطِکَ غصہ ناراضگی تیری سے وَاور بِمُعَافَاتِکَ ساتھ
وسیلے معافی تیری کے مِنْ عُقُوْبَتِکَ پکڑ عذاب سزا تیری سے وَاور اَعُوْذُ پناہ پکڑتا (پکڑتی) ہوں
بِکَ ساتھ برکت ذات پاک تیری کے مِنْکَ تیرے غضب عذاب سے لَا نہیں اُحْصِیْ گن شمار
کر سکتا (کر سکتی) ہوں میں ثَنَآءً تعریف ثنا عَلَیْکَ تجھ پر اَنْتَ تو ہی ہے تمام وصفوں والا کما جیسے کہ
اَثْنَیْتَ تعریف ثنا وصف کیے تو نے عَلٰی اوپر نَفْسِکَ ذات نفس اپنے کے اس دعا کے معنی سے
معلوم ہوا کہ پناہ اور دُہائی اللہ ہی کی چاہیئے نہ کسی اور کی اور مدد وسیلہ اللہ کا اور اللہ کی
صفات کا چاہیئے نہ اور کسی نبی ولی کا کہ یہ کام شرک ہیں مسلمان کو لازم ضروری ہے اور جہاں تک
ہو سکے اللہ ہی کی تعریف ثنا لازم فرض اپنے اوپر جانے نہ اور کسی کی افسوس ہے اُن لوگوں کے
حال پر جو اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا سے غافل بے خبر ہیں اوروں کی طرف مائل جھکے ہوئے ہیں اور
اگر ہیں بھی تو خالصاً تنہا طریق پر نہیں کسی نہ کسی کی ضرور شراکت ہے اور اللہ شراکت ساجھے سے
بیزار ہے بلکہ اپنے حصہ کو بھی قبول نہیں فرماتا جیسے کہ اکثر لوگ کہتے ہیں نذر اللہ نیاز حسین یہ شرک ہے
نذر نیاز اللہ ہی کی چاہیئے البتہ ثواب جس بزرگ کو دینا چاہے تو اُس کی طرف سے وکیل نائب ہو کر
اللہ کے نام ہر چیز فقیر محتاج کو بے قید قیود مخترعہ مبتدعہ گھڑی تراشی نئی نکالی ہوئی کی دے
اللہ چاہے گا تو اُس بزرگ کو ثواب ملے گا آخر دنیا فانی ہے ضرور ہی ایک نہ ایک دن اپنے آقا
سردار مالک مُربّی حاکم کے سامنے جانا ہے اور وہ ذرہ ذرہ کا حساب لے گا آدمی کو لازم ہے کہ
اپنے بزرگوں کا جو سلف صحابہ کرام ہیں ہر کام ہر بات میں طریق چلن رواج اختیار کرے اصل بزرگ
بڑے ہر مسلمان کے یہی سلف ہیں نہ اور کوئی فاتحہ درود وغیرہ بدعات مسلمانوں کے بزرگوں
میں ایصال ثواب وغیرہ میں مروج نہ تھیں یہ سب بعد اُن کے نئی نئی رسمیں دین میں نکلی ہیں ان کو
چھوڑنا لازم ضروری ہے ورنہ بدعتی مشرک بننا ہے پھر سجدۂ شرعی سے فارغ ہو کر پہلے زمین سے سر اٹھائے

امام پیشوا سے ثابت اور منقول ہوئیں ہیں دوسرے سجدے سے فارغ ہوکر تھوڑی دیر ٹھیر کر جلسہ
استراحت کرکے دوسری رکعت کو اللہ اکبر کہتا ہوا نہ رفع یدین کرتا ہوا زانو پر اعتماد کرتا ہوا یا
زمین پر کہ یہ بھی جائز ہے مرد ہو یا عورت کھڑا ہو جائے اگر جلسۂ استراحت نہ بھی کرے تو بھی درست جائز ہے مگر افضل
اور صحیح قوی اور صحیح بخاری کا فتوی اور مسنون اول ہی ہے اور سورۂ فاتحہ سے پہلے اعوذ دعا
استفتاح سکوت کے دوسری تیسری چوتھی رکعت کو شروع کرے دوسری رکعت کی قرأت سے
فارغ ہوکر رکوع قومہ سجدہ درمیان دونوں سجدہ کے بیٹھنا دوسرا سجدہ موافق قول فعل اپنے
امام پیشوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کرے جس طرح کہ اس رسالہ میں لکھا گیا ہے بعد اس کے التحیات
پچھلے پڑھے **فصل** پہلے التحیات کے لئے بیٹھنا ہاتھ پاؤں کو رکھنا مرد ہو یا عورت امام ہو خواہ
مقتدی ویسا ہی ہے جیسا کہ درمیان دونوں سجدہ کے بیٹھنا بیان ہوا یاد کرنا لازم ضروری ہے
مگر درمیان دونوں سجدہ کے نہ التحیات کے ایڑیوں پر پاؤں کھڑے انگلیوں پر بوجھ ڈال کر
بیٹھنا بھی مسنون ہے جیسا کہ صحاح میں موجود ہے التحیات حضرت عبداللہ بن مسعود سے
صحیح بخاری صحیح مسلم میں مرفوعاً ثابت ہے ان الفاظ سے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
ترجمہ التحیات نام قسم کے مجرے تعظیمیں سب ثنا تعریفیں ہر ورد وظیفہ دعا کل عیبوں نقصانوں سے
سلامتی ہمیشہ کی بقاہر طرح کی سلطنت حکومت تصرف اختیار اللہ خاص واسطے اللہ ہی کے ہے
اس کو عبادت قولی کہتے ہیں والصلوات ہر قسم کی نماز روزہ پرستش پوجا دعا پکار خاص واسطے
اللہ ہی کے ہے اس کو عبادت بدنی کہتے ہیں والطیبات ہر قسم کا صدقہ خیرات نذر نیاز
منت چڑھاوا اچھے اچھے لفظ تعلیم ثنا کے جن سے وصف خوبیاں بادشاہوں امیروں نبیوں ولیوں
کی بیان کی جاتی ہیں خاص واسطے اللہ ہی کے ہیں اس کو عبادت مالی کہتے ہیں۔ ملا علی قاری
حنفی نے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی تو اللہ رب العالمین
کے یہاں انھیں تینوں عبادتوں قولی بدنی مالی کو نذرانہ کیا تھا السلام سلامتی ہر عیب نقصان
سے ہو جو علیک تجھ پر ایہا اے النبی نبی والرحمۃ رحمت اللہ اللہ کی والبرکاتہ خیر برکت اس کی

ظاہری باطنی دیدی مجھکو وَارْزُقْنِی روزی رزق کھانے پینے کو دے مجھکو اس دعا کے معنی سے معلوم ہوا کہ یہ کام اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے اور اسی کو قدرت طاقت ان پر ہے نہ اور کسی نبی ولی کو اگر کوئی انکی امید اور کسی نبی ولی وغیرہ سے رکھے تو وہ مشرک ہے اور کبھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدے کے درمیان یہ دعا یوں پڑھتے جیسے کہ جامع ترمذی میں حضرت ابن عباس رض سے ثابت ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاجْبُرْنِی وَاھْدِنِی وَارْزُقْنِی ترجمہ اس کا سوا وَاجْبُرْنِی کے ہو چکا ہے یاد کرنا اور عقیدہ رکھنا ضروری ہے اور اس لفظ کا ترجمہ یہ ہے وَاجْبُرْنِی سنوار دے ٹھیک ٹھاک کر دے شکستگی ٹوٹ پھوٹ میری اور کبھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو یوں پڑھتے جس طرح کہ سنن ابن ماجہ میں انھیں سے ثابت ہے رَبِّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی وَارْفَعْنِی ترجمہ رَبِّ اے مربی حاکم سردار میرے اغْفِرْلِی بخش دے خطاؤں گناہوں تقصیروں میری کو وَارْحَمْنِی اور رحم شفقت مہربانی کر دے مجھپر وَارْزُقْنِی اور رزق روٹی ٹکڑا پانی دے مجھکو وَارْفَعْنِی اور بلندی مرتبہ دین دنیا کا دے دے مجھکو اس دعا سے معلوم ہوا کہ یہ کام خاص خدا ہی کے قبضۂ اختیار میں ہیں نہ کسی ولی بزرگ نبی امام کے جو کوئی کسی نبی ولی سے ان کی توقع امید رکھے اور ان کی نذر نیاز پوجا تعظیم بجا لاوے تو وہ مشرک ہے اور کبھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دونوں سجدہ کے کئی باریوں دعا مانگتے جیسے کہ حضرت خدیفہ رض سے سنن نسائی وغیرہ میں ثابت ہے رَبِّ اغْفِرْلِی رَبِّ اغْفِرْلِی ترجمہ رَبِّ اے مالک مربی حاکم میرے اغْفِرْلِی بخش دے مجھکو غرض کہ درمیان دونوں سجدہ کے دیر لگانا اطمینان کرنا جلدی نہ کرنا سنت طریق مذہب اپنے سچے امام پیشوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جسے اپنے امام ہی کو راضی خوش رکھنا منظور ہوگا وہ اس کو اختیار کرے گا اور جسنے اوروں ہی کو راضی خوش رکھنا اپنی مدنظر سمجھا ہوگا وہ اس امام کو ناراض ناخوش کرلے آخر کار ان شاء اللہ خود بخود اپنا حال دیکھ سن لے گا نیل میں لکھا ہے کہ درمیان دونوں سجدہ کے بیٹھنے میں دعائیں اس قدر ثابت ہوئیں ہیں کہ رکوع سجود میں بھی نہیں مگر تمام جہان نے اس سنت کو متروک کر دیا چھوڑ دیا اللہ ہی حافظ ہے اور ایسا ہی زاد المعاد میں لکھا ہے جو ایک بڑا فتاوی معتبر حدیث کا ہے اس کے بعد دوسرا سجدہ کرے اور اس میں دعائیں پڑھے جو اپنے سچے

مالک کے سامنے اقرار کرتے ہیں کہ ہم عبادت قولی بدنی مالی یا اللہ خاص تیرے ہی واسطے
کرتے ہیں اور پھر کوئی کہتا ہے یا علی مشکل کشا کوئی ورد پڑھتا ہے یا شیخ عبدالقادر جیلانی
شیئاً للہ کا کوئی وظیفہ پڑھتا ہے یا رسول اللہ یا دافع البلاء والالم وغیرہ وغیرہ الفاظ
شرکیہ کا جو درود تاج وغیرہ میں کسی مشرک نابکار نے جمع کئے کرائے ہیں کوئی تسبیح
یا بھینکہ کی پڑھتا ہے کوئی الفاظ تعظیم کے جن کی شرعاً ممانعت ہے نبی ولی بادشاہ استاد
کے واسطے بول کر مشرک بنتا ہے کوئی جو چاہے اللہ اور اس کا حبیب کہہ کر مشرک بنتا ہے
سُنن ابن ماجہ وغیرہ حدیث تفسیر کی کتابوں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو اور یہود حضرت عزیرؑ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور
مسلمان یوں بولتے ہیں کہ جو چاہے اللہ اور اس کا حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سو اس میں کچھ
فرق نہیں ہے جیسے وہ مشرک ویسے یہ مشرک یا اللہ جن باتوں سے تو اور تیرا رسول صلعم ناراض
ہے وہ ہم سے چھوڑا ہی دے اگرچہ شیطان لعین اور نفس امارہ نے ہمکو ان میں نیکبختی ہی سوجھادی ہے
آمین اے اللہ میری یہ دعا قبول کر ہی لے کوئی نماز غوثیہ پڑھتا ہے کوئی نماز رسولیہ پڑھتا ہے
کہ فرض اللہ کے ہیں اسی کے لئے پڑھتے ہیں سنتیں رسول صلعم کی ہے سنتیں اسی کے لئے پڑھتے ہیں
کوئی کسی نبی ولی کا روزہ رکھ کر مشرک بنتا ہے کوئی کسی نبی ولی امام بیوی کی نذر نیاز کونڈا منت
چڑھاوا گیارھویں مولود کرنے کے لیئے اپنے کھیت تجارت مال اسباب حیوان میں سے مقرر کر کر
کر اکر مشرک بدعتی بنتا ہے کوئی اللہ کے ماننے صفات وغیرہ پوجنے عبادت کرنی احکام شریعت نماز
روزہ زکوٰۃ حج ایصال ثواب وغیرہ میں خلاف امام ہمام پیغمبر خدا صلعم کے غیر کی
پیروی کر کر اکر مشرک فی الرسالۃ بنتا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اور یہ التحیات بھی پڑھنا سنو ن
ثابت ہے جو صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس سے مرفوعاً ثابت ہے اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ
اَلصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ
عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ معنی اسکا وہی ہے
جو پہلے ابن مسعودؓ کی تشہد میں مذکور ہوا یاد کرنا اس پر عقیدہ رکھنا عمل کرنا لازم ضروری شناخت
سنت جماعت ہے اَلْمُبَارَکَاتُ وغیرہ میں لفظ واو حذف ہے اور یہ کلام عرب میں جائز ہے

ملا علی قاری حنفی رحمہ نے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے شبِ معراج میں خلعت انعام ملا تھا اور اسی وجہ سے خطاب اَیُّھَا النَّبِیُّ درست جائز ہوا کہ حکایت معراجی مراد ہے نہ اور کچھ جیسا کہ قرآن حدیث میں جا بجا یَا فِرْعَوْنُ یَا ہَامَانُ یَا مُوْسٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وغیرہ وغیرہ حکایت کے طور پر پڑھا جاتا ہے اور نیز صحیح بخاری فتح الباری وغیرہ حدیث کی کتابوں میں بسبب بدعقیدگی لوگوں کے عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ صحابہ کرام سے اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ نہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ پڑھنا ثابت ہے اور اگر بدعقیدگی نہو تو خطاب ہی کے ساتھ پڑھنا لازم ضروری ہے کہ ہمیں اتباع لفظِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جو تعلیم صحابہؓ کرام کو کیا تھا اَلسَّلَامُ سَلَامٌ سَلَامَتِی ہر آفت مصیبت رنج غم سے ہو جیو عَلَیْنَا ہم پر و اور عَلٰی اوپر عِبَادِہِ بندوں غلاموں اللہ کے اَلصّٰلِحِیْنَ جو صالحین نیک بخت ہیں فتح الباری شرح صحیح بخاری جو ایک بڑا فتاوی معتبر حدیث کا ہے اس میں لکھا ہے کہ لازم ضروری ہے نمازی پر کہ یاد کرے دل میں مراد رکھے اس جگہ پر تمام نبیوں اور فرشتوں اور ایمان والوں کو۔ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج میں یہ فرمایا اور سب کو انعام میں آپ نے دعا سے شریک ساجھی کر لیا اَشْھَدُ گواہی دیتا (دیتی) ہوں میں سچے دل سے اَنْ یہ کہ لَا نہیں ہے اِلٰہَ کوئی معبود لائق ماننے نذر نیاز تعظیم حکم برداری منت ماننے چڑھاوا چڑھانے طواف کرنے ہاتھ باندھنے کے اِلَّا سوا اللّٰہُ اللہ کے وَ اور اَشْھَدُ گواہی دیتا (دیتی) ہوں میں سچے دل سے اَنَّ اس امر کی کہ نے شک میرا مذہب عقیدہ اللہ کے پوجنے ماننے میں وہی ہے جس کو اُس کی طرف سے سچا امام مرشد پیر لایا ہے مُحَمَّدًا مراد میری سچے امام پیر مرشد سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں عَبْدُہٗ جو اُس کا بندہ غلام ہے وَ اور رَسُوْلُہٗ اُس کا بھیجا ہوا مقرر کیا ہوا تمام جہان والوں کی طرف امام مرشد پیر رہبر ہے جس کی یہ شان منصب ہے کہ جو کوئی اس کی پیروی نہ کرے اس کی عادت چلن اختیار نہ کرے اس کے مذہب اس کی بات کو سند نہ پکڑے بلکہ اس کے برخلاف کسی نبی یا ولی یا صحابی یا امام یا پیر یا مرشد کی پیروی کرے تو وہ گمراہ اللہ سے دور ہے۔ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ یہ یعنی اَشْھَدُ الخ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے معراج ہی میں اُن حضرتؐ کے سامنے کہا تھا ہر مرد عورت مدعی ایمان اسلام پر لازم ضروری ہے کہ التحیات کے معنی کے موافق اپنا عقیدہ عمل درست کرے ورنہ خالی دعوی کچھ بھی کام نہ آئے گا افسوس ہے اُن لوگوں کے حال پر جو پانچ وقت اپنے سچے

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت صحیح قوی کثیر العمل ہے پھر تشہد عبداللہ بن عباسؓ کا پھر ابو موسیٰؓ کا پھر جابرؓ کا روایت کیا ہوا غرض کہ سب درست جائز مسنون ہیں اور پہلے قعدہ میں صرف التحیات عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یا رَسُوْلَ اللّٰہِ یا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ تک ہی پڑھ کر جلد کھڑا ہو جائے مرد ہو یا عورت درود دعا اسمیں نہ پڑھے **فصل** اخیر قعدہ میں جسمیں کہ سلام پھیرنا ہو کوئی نماز کیوں نہ ہو داہنا پاؤں کھڑا رکھنا انگلیوں کو طرف قبلہ کے موڑنا بائیاں پاؤں داہنے طرف کو نکال کر متعدسرین کو تلے بائیں پر بیٹھنا مرد ہو یا عورت امام ہو خواہ مقتدی نماز شرعی میں مطلوب مسنون ہے جیساکہ صحیح بخاری میں حضرت ابو حمیدؓ سے مرفوعاً ثابت ہے **اور** کبھی آں حضرتؐ یوں بھی بیٹھتے کہ بائیں پاؤں کو درمیان داہنی ران اور پنڈلی کے رکھتے اور داہنے پاؤں کو بچھا کر سرین پر بیٹھ جاتے جیساکہ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن الزبیرؓ سے مرفوعاً ثابت ہے **اور** کبھی آں حضرتؐ یوں بھی بیٹھتے کہ دونوں قدم داہنے طرف نکال کر کولھے پر بیٹھ جاتے جیساکہ سنن ابو داؤد میں حضرت ابو حمیدؓ سے مرفوعاً ثابت ہے **ان** تینوں صورتوں کو تورک کہتے ہیں ان میں سے جس صورت کو عمل میں لاوے گا مرد ہو یا عورت درست مسنون ہوگا مگر اول صورت بہت صحیح قوی کثیر العمل ہے **اور** دونوں ہتیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھے جیساکہ پہلے قعدہ اور درمیان دونوں سجدے کے بیٹھنے میں بیان ہوا اور انگلی سبابہ کو پہلے ہی وقت پڑھنے التحیات کے اٹھا رکھے اور وقت پہنچنے کے اِلَّا اللّٰہُ پر اشارہ کرے ہلا دے اور نیت کرے اخلاص توحید کی **حدیث** شریف میں آیا ہے جیساکہ مشکوٰۃ میں ہے کہ یہ انگلی اٹھانا التحیات میں شیطان کو لوہے کے کرز سے بھی زیادہ سخت لگتی ہے **اور** سلام پھیرتے تک سبابہ[1] کو اٹھائے خنصر[2] بنصر[3] کو ضم کئے وسطیٰ[4] ابہام[5] کو حلقہ کئے رکھے مرد ہو خواہ عورت کچھ عورت کے لئے بیٹھنے ہاتھ رکھنے میں علیحدہ حکم یا کسی قسم کی خصوصیت اپنے سچے امام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پائی گئی عورتوں کا بصورت متعارفہ سجدہ کرنا التحیات میں خاص صورت پر بیٹھنا بالکل خلاف سنت ہے غرض کہ جس طرح مرد بیٹھتا اٹھتا ہے نماز میں ویسے ہی عورت اٹھے بیٹھے اس مسئلہ میں رسالہ اقامۃ الحجۃ علی ان لا فرق بین صلوٰۃ المرد والمرأۃ اپنے باب میں بے نظیر ہے جسکی طبیعت چاہے اسکو دیکھے وباللہ التوفیق **فصل** بعد التحیات کے درود پڑھے صحیح بخاری صحیح مسلم میں

[1] انگوٹھے کی پاس کی جسے کلمہ کی انگلی کہتے ہیں ۱۲ [2] چھنگلی ۱۲ [3] کن چھنگلی ۱۲ [4] بیچ کی انگلی ۱۲ [5] انگوٹھا ۱۲

اصل میں وَالْمُبٰرَکَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ تھا ترجمہ المبارکات تمام برکتیں بھلائیاں ترقیاں دینا خاص اللہ ہی کا کام ہے اس تشہد میں عبدہٗ نہیں ہے یوں بھی جائز ہے رسولہٗ کی جگہ رسول اللہ ہے یہ بھی ٹھیک ہے روایت صحیح ہے اسمیں اظہار ہے اسمیں اضمار ہے افسوس ہے ان نام کے مسلمانوں پر کہ جو التحیات میں المبارکات پڑھتے ہیں اور پھر برکتیں ترقیاں اموات سے مولود گیارھویں کر کرا کر چاہتے ہیں اور یہ التحیات بھی پڑھنا مسنون ثابت ہے جو صحیح مسلم میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مرفوعاً ثابت ہے اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ لفظ واو اس تشہد میں بھی محذوف ہے اور معنی وہی ہیں جو پہلے مذکور ہوئے یاد کرنے ضروری ہیں اور یہ التحیات بھی پڑھنا ثابت ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موطا وغیرہ میں مرفوعاً جیسا کہ زرقانی وغیرہ میں ہے ثابت ہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ لفظ واو اسمیں بھی محذوف ہے معنی پہلے مذکور ہو چکے یاد رکھنے لازم ہیں الزّاکیات کے معنی المبارکات کے ہیں یعنی بڑھانا ہر کام میں خاصہ اللہ ہی کا ہے نہ کسی نبی ولی امام کا اور یہ التحیات بھی پڑھنا جائز درست ہے جو سنن نسائی میں حضرت جابرؓ سے مرفوعاً روایت کیا گیا ہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَسْئَلُ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ واو عاطفہ یہیں بھی حذف کی گئی ہے ترجمہ بسم اللہ التحیات پڑھتا (پڑھتی) ہوں ساتھ ذریعے مدد برکت نام اللہ کے وَباللہ اور ساتھ اعانت برکت وسیلے اللہ کے سے اَسْئَال سوال کرتا (کرتی) مانگتا (مانگتی) ہوں اللہ اللہ سے الْجَنَّۃَ جنت وَاَعُوْذُ پناہ پکڑتا (پکڑتی) ہوں باللہ ساتھ اللہ کے مِنَ النَّارِ آگ جہنم سے باقی معنی مذکور ہو چکے یاد کرنا انکے موافق عقیدہ رکھنا لازم ضروری ہے پہلے قعدہ میں ان التحیاتوں میں سے جونسا التحیات پڑھیگا وہ درست اور مسنون طریق پر ہوگا مگر اول تشہد عبداللہ بن مسعودؓ کا روایت کیا ہوا

لہ یہ اشارہ ہے طرف ضعیف ہونے اس روایت کے واللہ اعلم ۱۲ منہ عفی عنہ

بیان محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی پر منحصر موقوف ہے اور کسی کو اسمیں کچھ دخل نہیں ہے بعض بعض لوگوں نے جو درود تعلیم کیے ہوے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور غیر کے تعلیم کیے ہوے درود کی طرف متوجہ ہو گئے سو وہ درود کے فضائل خوبیوں سے بالکل محروم ہیں بلکہ بعض بعض درود میں تو الفاظ شرکیہ ہیں جیساکہ درود تاج وغیرہ ہے کہ ایسے درود پڑھنے سے آدمی مشرک بدعتی بنجاتا ہے آخر دنیا فانی ہے ہر عبادت میں اپنی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق عادت چلن قانون اختیار کرنا نشان محبت ہے ہر آدمی اپنے دل میں انصاف کرسکتا ہے کہ درود شریف بھی ایک عبادت اللہ رب العالمین کی ہے بھلا میں نے وہ الفاظ درود شریف کے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص اپنی زبان مبارک سے بحکم رب تعلیم فرمائے ہیں یاد کر لیے ہیں یا وہ تھوڑی سی ہیں کہ میں اوروں کی طرف جھکتا ہوں افسوس صد افسوس جو برکت تاثیر اس درود میں ہوگی جسکو آپ ہی نے تعلیم فرمایا زبان مبارک سے ارشاد کیا بھلا دوسرے کسی کے گھڑے تراشے میں کب ہوگی **فتح** الباری شرح صحیح البخاری جو ایک بڑا معتبر فتاوی حدیث کا ہے اسکی جلد گیارھویں صفحہ ۱۴۴ چھاپہ مصر میں لکھا ہے کہ کہا ہے ابن العربی نے فائدۃ الصلوٰۃ علیہ ترجع الی الذی یصلے علیہ لدلالۃ ذالک علی خصوص العقیدۃ وخلوص النیۃ وانہا رالمحبۃ والمداومۃ علی الطاعۃ والاحترام للواسطۃ الکریمۃ صلے اللہ علیہ وسلم اور صفحہ مذکور میں لکھا ہے قال الحلیمی المقصود بالصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم التقرب الی اللہ بامتثال امرہ وقضاء حق النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا انتہی حضرت ابو بردہ بن نیار سے سنن نسائی وغیرہ میں مرفوعاً ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کسی نے میری امت پیروی کرنے والوں میں سے مجھ پر درود پڑھا ایک بار خالص مخلص ہو کر دل اپنے سے کہ ریا نمود فخر خلاف طریقہ میرے کے نہو تو اللہ رب العالمین اسپر بدلے اسکے دس بار رحمت بھیجتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے اور دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس گناہ دور کرتا ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جامع ترمذی وغیرہ میں مرفوعاً ثابت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت نزدیک لوگوں کے مجھ سے دن قیامت کے وہ لوگ ہیں جو بہت کثرت سے درود پڑھتے ہیں مجھپر مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد دوسری چھاپہ مصر صفحہ ۵۔ میں ملا علی قاری

لہ یعنی درود کا فائدہ درود پڑھنے والے کی طرف رجوع کرتا ہے اسلیے کہ درود پڑھنا اسپر دلالت کرتا ہے کہ اسکا عقیدہ کھرا اور نیت خالص اور اخلاص محبت اور مداومت طاعت

حضرت کعب بن عجرہ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ درود شریف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ان الفاظ سے نماز میں (جیسا کہ سنن اور صحیح ابن حبان صحیح ابو حاتم سے سراج وہاج شرح صحیح مسلم میں نقل کیا ہے) پڑھا جاوے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ترجمہ اَللّٰھُمَّ اے لائق عاجزی انکساری فروتنی گڑگڑانی سوال کرنے کے صَلِّ ثنا تعریف کر نزدیک فرشتوں کے مغفرت کر رحمت بھیج عظمت دے عَلٰی مُحَمَّدٍ محمد کو کہ بلند ہو ذکر شہرت آگی ظاہر نہ پوشیدہ ہو دین آپ کا باقی رہے شریعت آپ کی کہ ہر جگہ آپ ہی کا قانون فتویٰ مسئلہ جو صحاح ستہ سے ظاہر ہوتا ہی مروج معتبر ہو جائے رائے قیاس کی ہیچ کنی ہوتی نظر آئے ثواب بہت دیجیو آپکو شفیع سفارشی بنایو آپکو آپ کی اُمت کا ظاہر کیجیو فضیلت بزرگی آپ کی ساتھ کھڑے کرنیکے آپکو مقام محمود پر اور رحمت مغفرت بھیج عَلٰی اور پر اٰلِ بیویوں اولاد داماد پیروی کرنیوالوں مُحَمَّدٍ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کَمَا جیسے کہ صَلَّیْتَ ثنا تعریف کی رحمت مغفرت بھیجی تو نے عَلٰی اور پر اِبْرَاھِیْمَ ابراہیم کے وَعَلٰی اور پر اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ بیویوں اولاد اتباع ابراہیم کے اِنَّکَ بلاشک تو ہی حَمِیْدٌ تعریف کیا گیا مَّجِیْدٌ بزرگی والا اَللّٰھُمَّ اے تمام خوبیوں والے اچھے ناموں والے لائق تعظیموں کے بَارِکْ برکت دے ہیئت کہ عَلٰی اور پر مُحَمَّدٍ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے جو کچھ تجھسے درود میں سوال کیا گیا ہے وَاور برکت کر عَلٰی اور پر اٰلِ بیویوں اولاد مُحَمَّدٍ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کَمَا جیسے کہ بَارَکْتَ برکت کی تو نے عَلٰی اور پر اِبْرَاھِیْمَ ابراہیم کے وَاور عَلٰی اور پر اٰلِ بیویوں اولاد اِبْرَاھِیْمَ ابراہیم کے اِنَّکَ تحقیق تو ہی ہے حَمِیْدٌ تعریف کیا گیا مَّجِیْدٌ بزرگی والا اور یہ درود شریف بھی جو صحیح بخاری صحیح مسلم میں حضرت ابو حمید سے مرفوعاً ثابت ہے نماز میں پڑھنا مسنون ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ معنی اس درود شریف کے وہی ہیں جو پہلے درود شریف میں بیان ہوئے یاد کرنا عقیدہ درود کے معنی کے موافق رکھنا ضروری لازم ہے درود کے معنی میں رد ہے مشرکین اہل بدعت نصاریٰ یہود وغیرہ گمراہ لوگوں کا کہ ان لوگوں نے اپنے انبیاء اولیاء بزرگوں سے وہ معاملہ کر دکھایا جو سوا خدا وحدہ لاشریک لہ کے کسی کے ساتھ نہ چاہیے تھا اور ان دونوں درود کے سیاق سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ درود کے الفاظ کیفیت وصف کا

دیکھا کان سے سنا کہ بہت درود شریف پڑھنے والے تسبیح رونے والے ہوا کرتے ہیں عامل قرآن حدیث کی جان کے دشمن خون کے پیاسے ہتک عزت کے چاہنے والے اور عامل رائے قیاس تاویل کے بڑے خیرخواہ ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ سبب اس برعکسی کا یہی ترک کرنا چھوڑ دینا کلام اللہ حدیث رسول اللہ کا ہے اِنکے سُننے سُنانے کا شوق بالکل جاتا رہا بھلا ایمان یقین کیونکر ٹھیک ٹھاک ہوا نکو بھی جانے دو اگر کلمہ درود نماز ہی کے معنی سیکھ سمجھ لیتے تو بھی بڑی غنیمت تھی مگر یہ کہاں اور ہم کہاں افسوس صد افسوس اُن درودوں میں سے جونسا درود بعد تشہد کے پڑھے گا بشرطے کہ معنی کے موافق عقیدہ عمل بھی درست کریگا تو ضرور ہی مسنون طریق پر ہوگا اور بڑے بڑے درجے خوبیاں فضیلتیں دین دنیا میں حاصل کریگا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ درود پڑھنے والے کو دن قیامت کے میرا قرب نزدیکی پڑیں سب سے زیادہ حاصل ہوگا اور نیز فرمایا درود پڑھنے والے کو کہ تمام کام رنج غم فکر دین دنیا کی بن سنور ٹھیک ٹھاک کافی وافی ہوجائینگے گناہ دور ہوتے نظر آئینگے اور نیز فرمایا کہ جس کسی کو خوش لگے کہ درود پڑھنے میں اُسکو پورا پورا ثواب ناپ تول سے ملے تو وہ ان الفاظ سے ہمیشہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ترجمہ اَللّٰھُمَّ اے اللہ صَلِّ ثنا تعریف تعظیم رحمت بھیج بسبب پھیلانے مروج کرنے مفتی بہ ہونے کے تمام جہان میں قانون شریعت طریقت معرفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو صحاح ستہ سے ظاہر ہوتی ہے عَلٰی اوپر مُحَمَّدٍ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) النَّبِیِّ نبی الْاُمِّیِّ اُمّی بے پڑھے لکھے کے وَاَزْوَاجِہٖ آپ کی ازواج مطہرات پر اُمَّھَاتِ جو مائیں ہیں الْمُؤْمِنِیْنَ ایمان یقین اللہ رسول کے کلام پر لانے والوں کی وَذُرِّیَّتِہٖ اور آپ کی اولاد دامادپر وَاَھْلِ بَیْتِہٖ آپ کی پیروی کرنے والوں پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرنے والوں کو اہل بیت فرمایا جیساکہ نوح علیہ السلام نے وَمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا فرمایا تھا زہے نصیب اہل حدیث عامل بالحدیث کے کہ آں حضرت کی اہل بیت میں شمار ہیں اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ باقی ترجمہ مذکور ہوچکا ہے یاد کرنا عقیدہ رکھنا لازم ضروری ہے اور نیز آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی نے یہ درود پڑھ

حنفی ؒ نے فرمایا ہے قال[۵] ابن حبان عقب ہذا الحدیث فی ہذا الخبر بیان صحیح علی ان اولی الناس برسول صلی اللہ علیہ وسلم فی القیامۃ یکون صحاب الحدیث اذ لیس فی ہذہ الامۃ قوم اکثر صلوۃ علیہ منہم وقال غیرہ لانہم یصلون علیہ قولاً وفعلاً انتہی اور یہ درود بھی جو صحیح بخاری میں حضرت ابو سعید خدری ؓ سے مرفوعاً ثابت ہے نماز میں پڑھنا مسنون ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاھِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاھِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِيْمَ ترجمہ اللّٰھم اے لائق ہو جا کے صلِّ تعظیم کرنا بھیج علیٰ اوپر محمد محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) عبدک غلام اپنے ورسولک اور رسول بھیجے ہوئے اپنے کے کہ تمام جگہ آپ ہی کے دین قانون فتویٰ شریعت کا جو صحاح ستہ سے ظاہر ہے شور وغل مچ جائے کفر شرک بدعت رائے قیاس تاویل مٹ جائے کما صلیت جیسے کہ ملت ابراہیم کے پھیلانے سے تعظیم تکریم ثنا تعریف بھیجی تو نے علیٰ ابراہیم اوپر ابراہیم (علیہ السلام) کے و اور بارک برکت ترقی زیادتی کر تعظیم تکریم میں ہمیشہ رکھنے سے شریعت حدیث کے قیامت تک علیٰ اوپر محمد محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) و اور آل بیویوں اولاد داماد اتباع محمد محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے کما جیسے کہ بارکت برکت کی تو نے تعظیم تکریم میں ہمیشہ رکھنے سے ملت کے علیٰ ابراہیم اوپر ابراہیم و اور آل اولاد ازواج اتباع ابراہیم ابراہیم (علیہ السلام) کے درود شریف کے معنی سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ازواج اولاد اتباع کی تعظیم تکریم کلام اللہ حدیث رسول اللہ ؐ کے پھیلنے مروج مفتی بہ ہونے میں ہی آب ہر شخص درود پڑھنے والا اپنے دل میں انصاف کرسکتا ہے کہ آیا میں درود شریف سچے دل سے پڑھتا ہوں یا نفاق رواج عادت کے طور پر غرضکہ جس مرد عورت کو اپنے سچے امام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کی تعظیم تکریم اور فضیلتیں درود شریف کی منظور مطلوب ہوں اُسپر فرض ہے کہ قرآن حدیث کے پھیلانے مروج کرنے میں اپنی مال وجان سے زیادہ کوشش کرے ورنہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کی تعظیم تکریم کا خواہاں جویاں ہرگز ہرگز نہیں ہے محض منافقانہ قربان تصدق ہوتا ہے کیونکہ اسکی مدنظر یہ ہے کہ قرآن حدیث مٹ جائے رائے قیاس تاویل مروج مفتی بہ ہو جائے عاجز ابو محمد عفی عنہ نے اپنی آنکھ سے

[۵] یعنی ابن حبان نے ... یعنی حضرت ... روایت کرنے کے لحاظ سے ... [illegible] ... اہل حدیث ... [illegible] ... درود پڑھتے ہیں۔ اور نیز نواب قطب الدین خان صاحب حنفی نے مظاہر حق باب الصلوۃ علی النبی میں اسی طرح لکھا ہے ۱۲ منہ

جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح بخاری صحیح مسلم میں فرمایا ہے مسیح کا اطلاق کانے دجال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آتا ہے مگر جب دجال مراد ہوگا تو بالقید یعنی مسیح دجال کہا جائے گا نہ صرف مسیح بخلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انکو بالقید اور بلا قید یعنی مسیح اور عیسیٰ مسیح کہا جاتا ہے بعض نے اور کچھ بھی فرق کیا ہے اسکا ذکر امر الکلی میں ہے **فتنہ حیات** سے مراد ہے مفتون ہونا ساتھ دنیا اور خواہشوں نفسانی اور جہالتوں کے قرآن حدیث سے اور بڑا فتنہ حیات کا اللہ پناہ دے برا خاتمہ ہے اور سبب برے خاتمہ کا یہی محبت دنیا اتباع شہوات جہالت ہے قرآن حدیث سے اور نیز رنج غم صدموں تکلیفوں بیماریوں مصیبتوں میں صبر نہ کرنا اضطرار ہمیشگی کرنا گناہ چھوٹے بڑے پر گناہ پر نادم نہونا توبہ جھٹ پٹ کرنا الٹا گناہ پر فخر کرنا خوش ہونا لاف زنی بڑھ ہانکنا ہے **فتنہ موت** سے مراد ہے سکرات بیہوشی سختی جان کندنی آزمائش امتحان تشنگی شیطانی اور نیز خوف حیرت ڈر دہشت عذاب قبر سوال منکر نکیر حقیقت میں فتنہ موت عجیب غریب ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے امام سفیان ثوری سے روایت ہے کہ میت جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے کہ مَنْ رَبُّکَ کون ہے رب تیرا تو اس وقت شیطان لعین اسکو دکھائی دیتا ہے اور اپنے نفس کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ میں ہوں رب تیرا مجھکو بتا دے اسلیے صحیح صحیح حدیثوں میں ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ارشاد کیا ہے کہ میت کو دفن کرنیکے بعد اسکے لیے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کرو منکر نکیر کے سوال پر ثابت رکھنے کا مگر ہمکو یہ کہاں نصیب ہمکو تو ابھی تک کرنے شرک بدعت سے جو میت کے ساتھ کر گزرتے ہیں فرصت ہی نہیں کوئی اسقاط کرتا کراتا ہے کوئی توشے کی روٹیاں بانٹتا ہے کوئی کوریاں پیسے گیہوں چنے نمک تقسیم کرتا کراتا ہے کوئی حافظوں کو قبر پر قرآن پڑھنے کے لیے مقرر کرتا ہے کوئی قبر پختہ اونچی کروانے تاریخ موت لکھوانے کی ہدایت کرتا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ سلف صحابہ تابعین دوست رکھتے تھے کہ جب میت قبر میں رکھی جائے تو یہ دعا پڑھی جاوے اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنَ الشَّیْطَانِ ترجمہ اے معبود لائق تعظیموں کے پناہ دیجیو محفوظ رکھیو اسکو شیطان سے اس دعا میں جو حضرت عائشہ صدیقہ کی حدیث میں آنحضرت سے منقول ہوئی رد ہے کئی فرقوں کا معتزلوں کا کہ وہ عذاب قبر سے منکر ہیں مرزائیوں کا کہ وہ دجال کے منکر ہیں مشرکوں کا کہ وہ نبیوں ولیوں سے مرادیں مانگتے انکا وسیلہ ذریعہ ڈھونڈتے ہیں حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ ہی سے مرادیں مانگتے اسی کی ذات صفات کا وسیلہ ذریعہ چاہتے ہیں جیساکہ اس دعا کی معنی سے معلوم ہوا اور نیز اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں خبر دیتا ہے کہ مشرک لوگ جن انبیاء اولیاء کو وقت مصیبت تکلیف رنج غم کے پکارتے

مجھ پر پڑھا تو اُسکے لیئے میری شفاعت واجب ہوگی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ
الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ اَللّٰھُمَّ اے اللہ صَلِّ سبب پھیلانے قرآن حدیث کے
بزرگی ثنا تعریف بھیج علیٰ اوپر مُحَمَّدٍ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے وَ اور اَنْزِلْہُ اُتار پہنچا اُسکو الْمَقْعَدَ
جگہ مکان الْمُقَرَّبَ مقرب برگزیدہ میں عِنْدَکَ نزدیک تیرے یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ دن قیامت کے غرض کہ
درود شریف کے بڑے فضائل ہیں انکے معنی کے موافق عقیدہ عمل درست ٹھیک ٹھاک کرنا
لازم ضروری ہے بعد درود کے وہ دعائیں پڑھے جو اپنے سچے امام پیشوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے ثابت ہوئی ہیں کہ انکا پڑھنا نماز شرعی میں مطلوب مسنون ہے فصل صحیح بخاری
صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے
نماز میں ان لفظوں سے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ
الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ فِتْنَۃِ الْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ
مِنَ الْمَاْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ ترجمہ اَللّٰھُمَّ اے لائق نام وصفوں خوبیوں کے اِنِّیْ تحقیق میں
اَعُوْذُ پناہ پکڑتا (پکڑتی) ہوں میں بِکَ ساتھ مدد ذریعے برکت ذات پاک صفات تیری کے مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ عذاب سختیوں امتحانوں آزمائش تنہائی بھیج قبر کی سے وَ اور اَعُوْذُ حفاظت دوہائی
پناہ اڑ پکڑتا (پکڑتی) ہوں میں بِکَ ساتھ برکت تیری کے مِنْ فِتْنَۃِ آزمائش وبال ضرر سے الْمَسِیْحِ
کانے تمام زمین پر سوا مکہ مدینہ کے چلنے والے الدَّجَّالِ دجال کے وَ اَعُوْذُ اور پناہ حفاظت پکڑتا
(پکڑتی) ہوں میں بِکَ ساتھ اعانت برکت ذات صفات تیری کے مِنْ فِتْنَۃِ فتنے فساد آزمائش
سختیوں سے الْمَحْیَا زندگی کے وَ فِتْنَۃِ اور فتنوں امتحانوں سختیوں سے الْمَمَاتِ موت کے اَللّٰھُمَّ اے
معبود برحق اِنِّیْ ضرور ہی میں اَعُوْذُ دوہری حفاظت پناہ بچاؤ پکڑتا (پکڑتی) ہوں بِکَ ساتھ
ذریعے وسیلے ذات صفات تیری کے مِنَ الْمَاْثَمِ گناہ وَ اور الْمَغْرَمِ قرض سے حضرت عائشہ رضؓ نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ بہت قرض سے پناہ مانگتے ڈرتے ہیں فرمایا اسلیے کہ اسمیں بڑی بڑی خرابیاں
ہیں جب آدمی مقروض ہوجاتا ہے تو بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے
اور نیز فرمایا کہ جھوٹ بولنا وعدہ خلاف کرنا علامت نفاق ہے غرضکہ حق العباد کا بڑا ہی خیال
کرنا چاہیے ورنہ دن قیامت کے سب نیکیاں وہی لیجائینگے اور اُسکو دوزخ میں ڈالا جائیگا

فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۵ ترجمہ اس دعا کا بھی پہلے مذکور ہو چکا یاد کرنا لازم ہے اور نیز اس
دعا میں رد ہے گمراہ فرقوں کا اور نیز اس دعا سے معلوم ہوا کہ دعا میں ہاتھ اٹھانے ضروری نہیں ہیں صرف
زبان ہی سے بغیر ہاتھ اٹھائے دعا پڑھ سکتے ہیں صحیح بخاری صحیح مسلم میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
مرفوعاً ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ دعا سکھائی کہ
پڑھا کریں یعنی بعد تشہد دو کے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ
لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ترجمہ اللّٰھم اے لائق
عاجزی کرنے گڑگڑانے کے اپنی بلاشک میں نے ظلم زیادتی کی میں نے نفسی اپنی جان پر بسبب تقصیروں
حکم عدولیوں کے ظلماً ظلم زیادتی قصور کثیراً بہت واو اور لا نہیں یغفر بخش چھپا سکتا الذنوب گناہ تقصیروں
خطاؤں کو کوئی بھی الا مگر انت تو ہی فاغفر پس بخشش کر دے لی میرے لیے مغفرۃ بڑی بخشش من عندک
اپنے ہی پاس سے وارحمنی مہربانی رحم شفقت کر دے مجھ پر انک تحقیق تو انت تو ہی ہی الغفور بخشش
کرنیوالا الرحیم مہربان رحم شفقت کرنے والا اس دعا سے معلوم ہوا کہ آدمی کیسا ہی نیکبخت ہو ولی صدیق
کیوں نہ ہو مگر اللہ کی جناب میں تقصیر سے خالی نہیں ہے اور نیز معلوم ہوا کہ جو مضمون اس دعا کا ہے وہ اللہ وحدہ
ہی کی شان ہے اگر کسی نبی ولی کو اس لائق سمجھا جائے تو گویا شرک میں پڑنا ہے اور نیز اس سے رد ہے بعض
صوفیہ نما ہاؤ کا کہ وہ کہتے ہیں کہ دعا کا ترک کرنا ہی اولیٰ ہے اور نیز معلوم ہوا کہ دعا میں ہاتھ اٹھانے
ضروری نہیں ہیں بغیر ہاتھ اٹھائے بھی دعا ہو سکتی ہے اگر کثیراً کی جگہ کبیراً بھی پڑھا جائے تو روایتاً درست ہے
صحیح مسلم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ آں حضرت صلعم تشہد کے بعد پہلے سلام
پھیرنے کے یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ
وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
ترجمہ اللّٰھم اے لائق خوبیوں وصفوں کے اغفر بخش دے لی میرے لیے ما جو گناہ قدمت آگے کیے
میں نے واور ما جو اخرت پیچھے کیے میں نے وما اور جو گناہ اسررت پوشیدہ کیے میں نے وما اور جو اعلنت
علی الاعلان ظاہر کیے میں نے وما اور جو کچھ کہ اسرفت اسراف زیادتی حد سے بڑھنا کیا میں نے وما اور وہ گناہ کہ
انت تو ہی اعلم بہ خوب جانتا ہے انکو منی مجھ سے بھی وانت اور تو ہی ہے المقدم آگے کرنے والا طاعات
کمالات درجات فضائل ترقی برکت عزت میں جسکو چاہے تو وانت اور تو ہی ہے المؤخر پیچھے ڈالنے والا

نذر نیاز مانتے ہیں تو خود ہی اپنے رب مالک کی طرف وسیلہ ذریعہ ڈھونڈھتے ہیں کہ کسی طرح پر ہمیں ہی اُسکا قرب
نزدیکی ملجائے اور اپنے رب ہی سے رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اُسی کے عذاب پکڑ مار سے ڈر پگھل رہے ہیں
کیوں نہ ہو حقیقت میں اللہ کا عذاب پکڑ مار ایسی ہی ہے کہ اس سے بے ڈر با امن ہو کر نہ بیٹھا جائے ہر آدمی کو اُسکا
ڈر خوف کھٹکا رکھنا لازم ضروری ہے کما قال تعالیٰ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ
اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا نیز رد ہے بعض صوفیوں کا کہ وہ
کہتے ہیں ہمکو نہ جنت کی امید نہ دوزخ کا ڈر دعا نہ کرنی چاہیے حالانکہ اشرف المخلوقات اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے امید
ڈر رکھتے اور جا بجا اللہ رب العزت اپنے کلام پاک میں خبر دیتا ہے کہ انبیا صلحا میرے ہی لیے خشوع تواضع فروتنی عاجزی
انکساری کرتے مجھی کو پکارتے وقت امید ڈر کے کما قال اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ
رَهَبًا وَّكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ اور نیز اس دعا سے معلوم ہوا کہ دعا میں ہاتھ اُٹھانے ضروری شرط نہیں ہیں کیونکہ التحیات میں تو دونوں
ہاتھ دونوں گھٹنوں پر ہوتے ہیں صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ جب کوئی تمہارا مرد عورت تشہد آخر
سے فارغ ہو تو یہ تعوذ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ترجمہ اللّٰھم اے معبود لائق تعظیموں کے اِنّی بلا شک میں
اعوذ پناہ پکڑتا (پکڑتی) ہوں میں من عذاب عذاب سے جہنم دوزخ کے و اور من عذاب عذاب سے القبر قبر کے
و من فتنۃ اور فتنہ امتحان آزمائش سے المحیا زندگی و الممات اور موت کے و من شر اور برائی سے فتنۃ
فساد المسیح کانے الدجال دجال کے اس تعوذ میں بھی رد ہے معتزلوں مرزائیوں مشرکوں بعض صوفیوں
وغیرہ گمراہوں کا اور و من شر المسیح الدجال بغیر لفظ فتنہ کے بھی پڑھنا درست ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس تعوذ کو یوں بھی پڑھتے جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً ثابت ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ترجمہ اس تعوذ کا
ہو چکا یاد کرنا اور عمل عقیدہ اسکے موافق رکھنا لازم ضروری شناخت سنت جماعت ہے اور نیز اس میں بھی
رد ہے گمراہ فرقوں مذکورہ کا انکے عقائد عمل سے بچنا لازم ضروری ہے صحیح مسلم میں حضرت ابن عباسؓ سے
مرفوعاً ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو یہ دعا تعلیم فرماتے تھے جیسا کہ تعلیم فرماتے انکو سورۃ قرآن
کی یعنی بڑی اہتمام اور تاکید سے فرماتے کہ بعد تشہد آخر کے یوں کہا کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ

نعمت کا شکر یہی ہے کہ انکی اتباع کی جائے انہیں کی بات فتوے کو فتیٰ بہ سمجھا جائے نہ کہ غیروں کی تقلید بے دلیل بات مانی جائے اور باقی نعمتیں سب اس نعمت کے بعد ہیں مال اسباب روپیہ پیسہ کان آنکھ کل نعمتوں کو اپنے مالک کی مرضی میں صرف کرنا علامت شکر ہے مگر بڑی نعمت کی قدرشناسی ضروریات سے ہی جب اسکی قدرشناسی ہوگی تو انکی ضرور ہی ہوگی ورنہ یوں ہی ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ الآیۃ اور اچھی عبادت وہی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قانون فتوے کے موافق ہو اور انکا قانون فتوی صحاح ستہ میں ہے جب تک آدمی مرد عورت اپنے عقائد اعمال نماز روزہ زکوۃ حج ایصال ثواب وغیرہ عبادت بدنی مالی کو موافق صحاح ستہ کی روایت فتوے کے درست ٹھیک ٹھاک نہ کریگا تو کبھی اسکو اچھی عبادت نصیب نہوگی ہمپر پہنچا دینا ہے منوانا قبول کرانا ہمپر چلانا اللہ رب العالمین ہی کے اختیار میں ہے سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے مرفوعاً ثابت ہے کہ آپ صحابہ کرام کو بعد تشہد کے اس دعا کے پڑھنے کی تعلیم ارشاد فرماتے اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ عَلَى الْخَيْرِ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ وَالْفِتَنَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا

ترجمہ اَللّٰهُمَّ اے معبود برحق اَلِّفْ الفت خوا تحاد محبت ڈال دے عَلَى اوپر الْخَيْرِ قرآن حدیث کے بَيْنَ درمیان قُلُوْبِنَا ہمارے دلوں کے وَاَصْلِحْ صلح کرادے ٹھیک ٹھاک بنادے دور کردے ذَاتَ بَيْنِنَا ہمارے آپس کے جھگڑے فساد بغض کینے شرارتوں کو وَاهْدِنَا دکھا سوجھا دے ہمکو سُبُلَ راستے السَّلَامِ سلامتی کے یعنی ایسے اعمال عقائد اقوال افعال نصیب کرکہ انسے ہماری نجات اخروی ہوجائے جنت میں چلے جائیں وَنَجِّنَا نجات دیدے بچالے دور کردے خلاص کردے ہمکو مِنَ الظُّلُمَاتِ شرک کفر بدعات سے اِلَى طرف النُّوْرِ توحید اتباع سنت کے وَجَنِّبْنَا دور کردے ہمکو الْفَوَاحِشَ فحش فحش بیہودہ گوئی زنا چوری شراب خوری سود بیاج لینے دینے فسق فجور گناہ کبیروں سے وَالْفِتَنَ فتنوں فسادوں امتحانوں آزمائشوں سے مَا جو کچھ کہ ظَهَرَ ظاہر ہے مِنْهَا اسمیں سے وَمَا جو کچھ کہ بَطَنَ باطن پوشیدہ ہے اسمیں سے وَبَارِكْ برکت کردے واسطے ہمارے فِيْ اَسْمَاعِنَا بیچ کانوں ہمارے کے وَاَبْصَارِنَا بیچ آنکھوں ہمارے کے وَبیچ قُلُوْبِنَا دلوں ہمارے کے وَاَزْوَاجِنَا

آن کمالات سے ذلت سوائی نے برکتی میں جسکو چاہے تو لا الٰہ کوئی بھی نہیں ہی مطلوب محبوب کہ اُسکی
طلب محبت میں مال جان خرچ کیا جاوے اِلّا مگر اَنت توہی ہے اِس دعا کے معنی سے معلوم ہوا کہ ان
کاموں کے لائق اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہی ہے اگر کسی شخص مرد عورت نے کسی نبی ولی بھوت
پری کو اس گڑگڑانے حال قال بیان کرنیکے لائق سمجھا اُسکی نذر نیاز بھینٹ چڑھاوا چڑھایا تو وہ اعلےٰ
درجہ کا مشرک ہے اَور نیز معلوم ہوئے بعض زیادہ کا کہ دعا نہ کرنی افضل ہے قضا قدر ہی پر شاکر رضا چاہیے
اَور نیز معلوم ہوا کہ ہاتھ اُٹھانے بھی دعا میں شرط نہیں ہیں سُنن نسائی وغیرہ میں حضرت شداد بن اوس رض
سے مرفوعاً ثابت ہے کہ آپ نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے یعنی بعد تشہد کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ
وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْأَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْأَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا
وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّاَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ
مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ ترجمہ اَللّٰھُمَّ اے لائق گڑگڑانے سوال کرنے مانگنے
کے الٰہی بلاشک میں اَسْأَلُکَ تجھی سے سوال کرتا (کرتی) مانگتا (مانگتی) ہوں میں اَلثَّبَاتَ ثابت قدمی
مضبوطی فِی الْاَمْرِ بیچ کل کام دین دنیا کے وَاَور سوال کرتا (کرتی) ہوں میں اَلْعَزِیْمَۃَ پختگی ارادہ مصمم علےٰ اوپر
اَلرُّشْدِ ہدایت کے وَاَور اَسْأَلُکَ سوال کرتا (کرتی) ہوں میں تجھسے شُکْرَ شکر کرنے نِعْمَتِکَ نعمت احسان
تیرے کا وَاَور سوال کرتا (کرتی) ہوں میں حُسْنَ اچھی عِبَادَتِکَ عبادت تیری کا وَاَور اَسْأَلُکَ سوال کرتا
(کرتی) ہوں میں تجھسے قَلْبًا دل سَلِیْمًا پاک کہ صاف ہو شرک بدعت بدعقیدگی سے خالص تنہا ہو عظمت
بزرگی اطاعت سوا تیرے کی سے بری دور ہو کینہ عداوت بغض جھگڑے فتنہ فساد سے یعنی علم قرآن
حدیث عطا فرما تاکہ یہ بیماریاں دل کی دور ہوں وَاَور سوال کرتا (کرتی) ہوں میں لِسَانًا زبان صَادِقًا سچی کہ
اُس سے تیرے معاملے اور لوگوں کے معاملے میں حق ہی نکلے وَاَور اَسْأَلُکَ سوال کرتا (کرتی) ہوں میں
مِنْ خَیْرِ بھلائی سے مَا تَعْلَمُ معلومات تیری کے وَاَور اَعُوْذُ حفاظت پناہ اڑلی لینے پاک ساتھ برکت ذات
صفات تیری کے مِنْ شَرِّ برائی سے مَا تَعْلَمُ معلومات تیری کے وَاَور اَسْتَغْفِرُکَ بخشش مانگنا (مانگتی) ہوں میں
تجھسے لِمَا واسطے اُن گناہوں کے تَعْلَمُ کہ تو ہی جانتا بوجھتا ہے اور مجھکو اُنکی خبر ہی نہیں اس دعا کے معنی سے
معلوم ہوا کہ حاجتوں کا مانگنا اللہ تعالیٰ ہی سے درست ہی نہ اور کسی نبی ولی جن بھوت سے کہ انہیں مشرک بناتے ہے
اور سب نعمتوں سے بڑھکر نعمت اللہ تعالیٰ کی ایمان والوں پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو امام پیر مرشد بناکر بھیجنا ہے اب اس

وَاورالغنی غنا آسودگی کے وَاو رسوال کرتا (کرتی) ہوں میں لَذَّۃَ النَّظَرِ دیکھنے کی لذت کا اِلٰی وَجْھِکَ طرف منھ تیرے کے وَاور الشَّوْقَ شوق کا اِلٰی طرف لِقَائِکَ ملاقات تیری کے وَاور اَعُوْذُ پناہ پکڑتا (پکڑتی) ہوں میں بِکَ ساتھ مدد ذات صفات پاک تیری کے مِنْ ضَرَّاءَ ضرر تکلیف مصیبت سے مُضِرَّۃٍ جو ضرر میں ڈالنے والا ہو وَاور مِنْ فِتْنَۃِ فتنہ سے مُضِلَّۃٍ جو گمراہ کرنے والا ہو اَللّٰھُمَّ اے اللہ زَیِّنَّا مزین زینت دار کر دے ہمکو بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ ساتھ زینت ایمان توحید کے وَاور اجْعَلْنَا کر دے ہمکو ھُدَاۃً ہدایت کرنے والے سیدھی راہ بتلانے والے لوگونکو مُھْتَدِیْنَ خود بھی راہ سیدھی پائے ہوئے اس دعا کے معنی سے معلوم ہوا کہ وسیلہ طفیل اللہ تعالیٰ کی ذات صفات سے چاہیے نہ کسی نبی ولی وغیرہ سے کیونکہ وسیلہ بھی ایک قسم کی استعانت ہے سوا موات انبیاء اولیاء کا وسیلہ لینا گویا اُنسے استعانت مدد لینی ہے اور یہ شرک ہے غرض کہ دعا وغیرہ میں وہ طریق مذہب عادت چلن اختیار کرنا ہر مرد عورت مسلمان کو لازم ہے کہ جسکو محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین وغیرہ صلحاء سلف نے اختیار کیا بدعت نیا مذہب چلن عادت سے جتنا جناب ضروری ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام وغیرہ سلف مسلمانوں کے بزرگواروں نے دعا میں اس قسم کی نہیں مانگی جیسے کہ اب مسلمانوں میں رواج ہے یہ وسیلہ طفیل اموات کا ہرگز ہرگز شرعاً درست نہیں ہے بلکہ شرک ہے اکثر اہل شرک و بدعت اہل حدیث پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ لوگ بزرگونکے وسیلے سے منکر ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ الآیۃ سو اس الزام کا جواب یہ ہے کہ اہل حدیث وسیلہ شرکیہ کے منکر ہیں ورنہ وسیلہ اللہ تعالیٰ کی ذات صفات اور طاعات خالصہ اعمال موافقہ قانون محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اُنکو انکار نہیں ہے اور اسی وسیلے کا قرآن شریف ارشاد کرتا ہے اور رسول اکرم امام اعظم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم بھی اسی کو عمل میں لائے دیکھو کتب تفسیر اور کتب حدیث کو نہ اس وسیلہ مروجہ بحق فلاں طفیل فلاں صدقہ فلاں کا بھی کہیں اتا پتا لگتا ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں البتہ اہل حدیث اسی گھڑے ترائے وسیلہ شرکیہ بدعیہ کا انکار کرتے ہیں نہ مسنونہ مشروعہ محسنہ معمولہ آنحضرت اور صحابہ کرام کا سنن نسائی میں حضرت جابر سے مرفوعاً ثابت ہے کہ آپ نماز میں تشہد کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے اَحْسَنُ الْکَلَامِ کَلَامُ اللّٰہِ وَاَحْسَنُ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ ترجمہ اَحْسَنُ بہتر فَضْلُ الْکَلَامِ کل عمدہ کلاموں ملفوظوں وظائف کا کَلَامُ اللّٰہِ قرآن شریف ہے وَاَحْسَنُ اور اچھا عمدہ فضل کامل تر زیادہ محتاط الھدی کل مذہبوں طریقوں عادات خصلتوں خوؤں کا ھَدْیُ محمد مذہب طریقت معرفت حقیقت عادت خصلت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اس دعا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ارْزُقْنَا حَيِّنَا بیچ بیویوں ہماری کے وَاور ذُرِّيَّاتِنَا بیچ اولاد ہماری کے وَاوتُبْ توبہ قبول کرلے مہربانی شفقت عنایت سے رجوع کر تو عَلَيْنَا اوپر ہماری اِنَّكَ بے شک تو اَنْتَ تو ہی ہے التَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا الرَّحِيْمُ رحم شفقت ترس کھانے والا وَاوراجْعَلْنَا کردے ہمکو شَاكِرِيْنَ شکر قدردانی کرنیوالے لِنِعْمَتِكَ واسطے نعمتوں تیری کے مُثْنِيْنَ تیری تعریف کرنے والے بہا سبب نعمتوں کے قَابِلِيْهَا قبول کرنے والے اُنکو وَاتِمَّهَا اور پورا کر اُنکو عَلَيْنَا اوپر ہمارے اِس دعا کے معنی کے موافق عمل عقیدہ درست کرنا ہر مرد عورت کو لازم ضروری ہے اور یہ تب ہی نصیب ہوگا کہ جب قرآن حدیث ہی کو مضبوط پکڑا جائیگا سُنَنِ نسائی میں حضرت عمار بن یاسر رضؓ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ آپ نماز میں بعد تشہد کے ان الفاظ سے دعا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ اَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّمِنْ فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ ترجمہ اَللّٰهُمَّ اے لائق گڑگڑانے کے بِعِلْمِكَ بوسیلے بذریعے بطفیل بحق علم اپنے الْغَيْبَ غیب کے وَاور بوسیلے بطفیل بحق قُدْرَتِكَ قدرت اپنی کے عَلَى الْخَلْقِ تمام مخلوقات پر یعنی اے اللہ علم غیب جو خاصہ تیرا ہے کہ ہر شخص ہر مکان ہر شہر ہر ملک آسمان زمین ذرہ ذرہ رگ پٹھے کا حال قال تجھی کو معلوم ہے کسی نبی ولی غوث قطب کو اور قدرت کاملہ ہر چیز پر کہ جو چاہے کر دکھائے تجھی کو ہے نہ کسی نبی ولی جن بھوت پری کو اُن دونوں کے وسیلے طفیل حق سے گڑگڑا کر عاجزی انکساری ظاہر کر کر تجھی کو لائق اسکے جانکر سوال کرتا (کرتی) ہوں میں اَحْيِنِيْ کہ زندہ رکھ تو مجھکو تا جب تک عَلِمْتَ کہ جانتا ہے تو الْحَيَاةَ زندگی خَيْرًا بہتر لِّيْ بہتر لی واسطے میرے وَاور تَوَفَّنِيْ مار تو مجھکو اِذَا جب كَانَتِ ہو الْوَفَاةُ وفات خَيْرًا بہتر لِّيْ واسطے میرے کیونکہ یہ تیرے ہی تصرف واختیار میں ہے جیسا کہ کہا تو نے اپنے کلام پاک میں اپنے بندوں سے کہ یوں کہا کریں وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَسْئَلُكَ سوال کرتا (کرتی) ہوں میں تجھسے خَشْيَتَكَ خوف ڈر تیرا فِي الْغَيْبِ غائبانہ پوشیدگی لوگوں کے وَاور الشَّهَادَةِ موجودگی اُنکے کی وَاور سوال کرتا (کرتی) ہوں میں تجھسے كَلِمَةَ بات مسئلہ فتوی الْحَقِّ حق سچ ٹھیک کہنے کا فِي الْغَضَبِ غصب ناراضگی وَالرِّضَا راضی خوشی کے وَاور سوال کرتا (کرتی) ہوں میں الْقَصْدَ درمیانگی میانہ روی فِي الْفَقْرِ فقر

پناہ بچاؤ آڑ۔ دُہائی لیتا (لیتی) ہوں میں بِکَ ساتھ برکت عظمت زور دبدبہ تیرے کے مِنَ الشَّرِّ شر
فسادوں برائیوں ضرروں نقصانوں آفتوں مصیبتوں تکلیفوں کُلِّہٖ سب کی سب سے مَا جس جسکی عَلِمْتُ علمیت
واقفیت اطلاع آگاہی ہوئی مجھکو مِنْہُ اُسی شر فساد سے وَ اور نیز مَا اُن اُن شر فسادوں سے کہ لَمْ اَعْلَمْ محرم ہی
نہیں ہُوا (ہوئی) میں یعنی کچھ خبر ہی نہیں مجھکو اَللّٰھُمَّ اے لایق گڑگڑانے سوال کرنے تعظیم آداب بجالانے
نفع نقصان پہنچانے کے اِنِّیْ تحقیق میں اَسْاَلُکَ سوال کرتا (کرتی) ہُوں تجھ ہی سے مِنْ خَیْرِ بہتری بھلائی
سے مَا اُس چیز سے کہ سَاَلَکَ سوال کیا ہے تجھ سے مِنْہُ اُسی خیر بھلائی کا عِبَادُکَ تیرے بندوں غلاموں
الصَّالِحُوْنَ قرآن حدیث پر عمل عقیدہ درست کرنے والوں ولیوں متقیوں پرہیزگاروں نے وَاَعُوْذُ اور پناہ
پکڑتا (پکڑتی) ہُوں میں بِکَ بوسیلہ ذات صفات تیری کے مِنْ شَرِّ شر فساد برائی سے مَا اُس چیز کے کہ
اسْتَعَاذَکَ پناہ حفاظت دہائی لی ہے تیرے پاس مِنْہُ اُس سے عِبَادُکَ تیرے غلاموں بندوں الصَّالِحُوْنَ
قرآن حدیث پر عمل کرنے والوں نیک بختوں بزرگوں نے رَبَّنَا اے ہمارے مالک سردار مربی غریب پرور حاکم
خبرگیراں آتِنَا دے تو ہمکو فِیْ بیچ الدُّنْیَا دنیا کے حَسَنَۃً نیکی بھلائی علم قرآن حدیث تندرستی سلامتی عمل عقیدہ
حدیث قرآن کے مطابق مال حلال فراخی رزق بیوی نیک بخت قرآن حدیث کے عمل عقیدہ کو ماننے والی
شرک بدعت سے بچنے والی۔ لعن طعن سے زبان روکنے والی اولاد موحد متبع سنت شہرت نیک سواری
اچھی مکان کشادہ آس پڑوس اچھا دل شکر قدردانی کرنے والا۔ زبان ذاکر اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے
پڑے لیٹے تیرا ہی ذکر بڑائی کرنے والی۔ بدن صبر کرنے والا وَ اور دے تو ہمکو فِیْ بیچ الْاٰخِرَۃِ آخرۃ یعنے
دن قیامت کے حَسَنَۃً نیکی بخشش رضامندی ثواب جنت عیش بہشت دیدار اپنا حور غلمان امن چین
گھبراہٹ بڑی سے میدان حشر میں آسانی حساب اعمال نامہ کا ملنا داہنے ہاتھ میں۔ بھاری ہونا ترازو کا
پار اُترنا پلصراط سے صحیح سالم نجات پانا آگ دوزخ سے کہ بچا دیوے تو ہمکو دنیا میں شرک بدعت مزار اور
خانقاہوں کے ماننے تقلید کرنے مُنہ پھیرنے سے سنت نبویہ کے پوشیدہ کرنے سے حق کے چھوڑ
دینے سے توحید الوہیت کے مبتلا منہمک ہونیسے محرمات گناہ صغائر کبائر شہوات فسق و فجور میں
وَ اور قِنَا بچائیو پناہ دیجیو ہمکو عَذَابَ النَّارِ عذاب آگ کے سے اِس دعا کے معنی پر عمل عقیدہ رکھنا

ارشاد ہدایت ہے اپنی اُمت کی طرف دو ہی چیز کی ایک کتاب اللہ دوسری سنت رسول اللہ کہ انھیں دو پر ہے دار مدار دین اسلام کا اور انھیں دونوں کے موافق عمل عقیدہ کرنے میں منحصر ہے نجات اُخروی نہ اجماع نہ قیاس مصطلح اہل رائے کی کہ اصل دلیل شرعی دو ہی چیز کتاب اللہ سنت رسول اللہ ہیں نہ رائے قیاس کیونکہ رائے قیاس مانند مردار کے ہے کہ بوقت ضرورت اُسکا کھانا درست ہے نہ جب کہ مال طیب حلال ملے اسی طرح جب قرآن حدیث نہ ملے رائے قیاس پر عمل روا جائز ہے نہ اُس وقت کہ جب پاک طیب قرآن حدیث ملجاوے اور نیز معلوم ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مذہب وغیرہ صحاح ستہ میں ہے نہ کنز قدوری ہدایہ شرح وقایہ وغیرہ کتب رائے قیاس میں ہاں البتہ جو بات انکی موافق صحاح ستہ کے ہو سر آنکھ پر ورنہ نہیں کیونکہ سچے مسلمان کی علامت یہی ہے کہ اپنے سچے امام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے مذہب کو مضبوط پکڑے تحریف تاویل کو دخل نہ دے اور جس امام ولی بزرگ کا فرمودہ کلام ملفوظ عادت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو اسکی تاویل کردے اُسکو کسی حیلے بہانے سے ٹال ٹول دے کیونکہ یہ لوگ بھول چوک سے معصوم نہیں تھے انپر کچھ وحی نہیں آتی تھی بہ خلاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے افسوس ہے صد افسوس کہ صاحب وحی کی بات ٹالدیجائے اور جو اس منصب پر نہیں ہے اُسکی بات کو قبول کرلیا جاوے واللہ اعلم ؎ گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی ؎ یہاں کہاں چلا گیا اور نیز معلوم ہے کہ آیہ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ کو بھی تحت نظر رکھنا اہل حدیث کو لازم ضروری ہے ایسا نہو کہ اپنی آخرت دوسری کی وجہ سے برباد ہوجائے یا اللہ امان دیجیو ہمکو یا معبود محفوظ رکھیو ہمکو قبول کرلیجیو اس دعا کو مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ سنن سعید بن منصور میں سند صحیح حسن سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی سے مرفوعاً ثابت ہے کہ آپ فرماتے کہ بعد فراغت التحیات وغیرہ کے اس دعا کو پڑھا کرو اور نیز فرماتے کہ جو کچھ دعائیں دین دنیا کی کسی نبی ولی نے کی ہیں وہ سب کے سب اس دعا میں داخل ہیں اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رحمہ اے لائق مانگنے کے گڑگڑانے کے اپنی بے شک میں اسلئے سوال کرتا (کرتی) ہوں میں تجھ سے مِنَ الْخَيْرِ نیکی بھلائی كُلِّهِ سب کی سب سے مَا جو کچھ کہ عَلِمْتُ جانا میں نے مِنْهُ اسی خیر سے وَ اور مَا جو کچھ لَمْ نہیں اَعْلَمْ جانا میں نے وَ اور اَعُوذُ

عمر رضی اللہ عنہ نے ڈھائی برس میں سورۂ بقر ختم کی یہاں دیکھو تو سال ہی میں حدیث تفسیر ختم ہو مجاہد تابعی رحمہ اللہ نے تیس مرتبہ قرآن عبداللہ بن عباسؓ سے پڑھا ہر ہر آیت کا شان نزول مطلب سیکھا اور نیز محدثین صحاح کو مکرر کر کے بلکہ بیسیوں دفعہ پڑھتے سنتے تھے جیسے کہ مخفی نہیں ہے اُس شخص پر جو اُنکے حالات سے واقف ہے۔ غرضکہ علماء اہلحدیث متقدمین صرف نحو میں لیاقت پیدا کرتے ہی تمام عمر علم رحمانی کتاب اللہ سنت رسول اللہ میں فنا کرتے تھے جیساکہ تذکرۂ حفاظ امام ذہبی سے ظاہر ہوتا ہے اور اب کے علماء اسکے خلاف کرتے ہیں جیساکہ اس بات پر مشاہدہ گواہ ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور اس برعکسی کا سبب یہ ہے کہ وہ علماء قرآن حدیث ہی کو عمل عقیدہ میں قابل سند دلیل فتوے سمجھتے تھے اور یہ علماء اس علم کو اس قابل نہیں سمجھتے اور علوم کو سمجھتے ہیں اس علم کو تو صرف قدر قلیل تبرک ہی کے لیئے پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ تب ہی تباہ ہو رہے ہیں اور اللہ ہی سیدھی راہ بتاتا ہے جسکو چاہتا ہے **دعا** مذکور اگرچہ صریح مرفوع نہیں ہے مگر حکم میں مرفوع کے ہے جیساکہ مخفی پوشیدہ نہیں ہے ماہر فن حدیث پر۔ **اور** نیز معلوم رہے کہ اس دعا کی ترغیب حدیثوں میں بہت آئی ہے صحیح بخاری میں ہے انس رضؓ سے کہ آنحضرت صلعم دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کے ساتھ **تفسیر** ابن کثیر میں منقول ہے مسند احمد سے کہ قتادہ نے انس رضؓ سے پوچھا کہ بتاؤ اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسی دعا کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے کہا انس رضؓ نے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کے ساتھ **صحیحین** میں بھی یوں ہی ہے انس رضؓ سے کہ اکثر دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی تھی۔ اور نیز **صحیح مسلم** میں منقول ہے کہ انس رضؓ جب کبھی دعا کرتے تو اس آیت کو ضرور ہی دعا کیساتھ پڑھتے۔ اور نیز صحیح مسلم میں ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت بیمار پرسی کی ایک صحابی کی کہ وہ بسبب بیماری کے گھل گئے تھے یہاں تک کہ وہ مانند چڑیا کے بچے بوٹ کے دُبلے ضعیف ناتواں ہو گئے تھے آنحضرت نے اُنسے دریافت کیا کہ تم کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتے دعا کرتے تھے اُنھوں نے کہا ہاں یارسول اللہ میں کہا کرتا تھا اَللّٰھُمَّ مَا کُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ فَعَجِّلْہُ لِیْ فِی الدُّنْیَا ترجمہ یعنے اے معبود جو کچھ کہ تو نے مجھکو سزا تکلیف دینی عذاب کرنا ہے آخرت میں سو تو اُسکو دنیا ہی میں میرے لیئے

ہر مرد و عورت مدعی ایمان اسلام پر لازم اور ضروری ہے کیونکہ نجات اُخروی اُن اعمال اور عقائد پر منحصر اور موقوف ہی جو تعلیم خدا اور رسول کے مطابق اور موافق ہوں اپنی طرف سے جو گھڑے گھڑائے تراشے ہیں اُنسے کام ہرگز ہرگز نہیں چلنے کا بلکہ اُلٹی جوتیاں سر پر پڑینگی منجملہ تعلیم کردہ شدہ عقائد کے یہ عقیدہ ہے کہ جو نبی ولی غوث قطب امام شہید بھاری بھرکم ہیں وہ سب کے سب غلام عاجز محتاج بے اختیار بندے ہیں پھر کیا ضرورت کہ اُن کے سبب سے ہم مشرک بدعتی بنیں نذر نیاز اُنکی ٹھیرائیں منتیں مانیں اُنسے حاجت روا کریں کرائیں کہ بوسیلہ بطفیل سچی اِن کے یہ کام بجائے تعظیمیں بڑائیاں کریں کرائیں اُنکی بات مسئلہ فتوے نہ ٹالہ ٹولہ جائے تاویل نہ کیجائے اور خدا کے کلام مسئلہ فتوے کو ٹال ٹول دیا جاوے تاویل فرض سمجھی جاوے قرآن حدیث اللہ تعالیٰ کا مسئلہ فتوے ہی ہر زمانے کا نبی اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہر مسئلہ فتوے حکم لاتا تھا اُسکا ماننا عین خدا کا ماننا تھا۔ جب دوسرا نبی آیا پہلے کی سلطنت موقوف دوسرے کا راج اسیطرح ہر نبی کا حال سمجھنا چاہیئے یہانتک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور اُنکو قرآن و حدیث اللہ تعالیٰ کیطرف سے ملا۔ اور کل انبیاء کا سکہ موقوف ہوا یہاں تک کہ اگر موسیٰ عیسیٰ علیہما السلام کی بھی اتباع کا دعوے کیا جاوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے تو بھی بڑی گمراہی ہے اُنکے کلام کتاب کو پڑھا جائے تو دین میں پریشان ہونا بہکنا ہے کیونکہ اگر موسیٰ عیسیٰ وغیرہ انبیاء علیہم السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پاتے موجود ہوتے تو اُنکو بجز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع پیروی حکم برداری کے درست جائز نہوتا تھا نہ ہوگا۔ دیکھتے نہیں ہو کہ صحیح مسلم میں موجود ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام وقت نزول اپنے کے قرآن حدیث ہی پر لوگوں کو چلائینگے اللہ اکبر مقام غور ہے کہ جب انبیاء کے اتباع اور اُنکی کتابوں کے پڑھنے سے گمراہی بہکنا ملے ہوتے سوتے کتاب اللہ سنت رسول اللہ کے تو بھلا امام مجتہد ولی غوث عالم فاضل کی تقلید علم ملفوظ کی کیا حقیقت ہے ایک پیغمبر کی سلطنت منصب کو چھین کر دوسرے کو دینا ظلم شرک فی الرسالۃ نہیں ہے تو اور کیا ہے اصل بات یہ ہے کہ ہم لوگوں کی تعلیم تعلم بگڑ گیا ہے۔ دیکھتے نہیں ہو کہ شیطانی علم کس محنت کوشش محبت سے عرصہ دراز میں حاصل کیے جاتے ہیں۔ اور علم رحمانی کتاب اللہ صحاح ستہ کس لاابالی بے پروائی سے حاصل کیا جاتا ہے سلف صالحین کا حال دیکھو کہ علم رحمانی کس ڈھنگ سے حاصل کرتے تھے عبداللہ بن

کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ پاس چند لوگ آئے ثابت تابعی شاگرد حضرت انس رضؓ نے کہا کہ آپکے بہائی
چاہتے ہیں کہ آپ اُن کے حق میں کچھ دعاے خیر کریں حضرت انسؓ نے کہا اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ
فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پہر وہ لوگ تہوڑی سی دیر بات چیت مسئلہ مسائل کرتے کراتے رہے
جب وہ اُٹھنے لگے تو ثابت رحمۃ اللہ نے کہا کہ اے ابو حمزہ آپکے بہائی جانا چاہتے ہیں کچھ اُنکے لیئے خدا سے
دعا سوال کیجیے حضرت ابو حمزہ انس رضؓ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے سب لیئے ایک ایک امر کام کا ذکر کروں اَرے
بہائی جب تمکو اللہ تعالی نے دنیا آخرت کی حسنہ بہلائی [illegible] اور عذاب جہنم سے بھی بچا دیا تو بلا ریب
بے شک تمکو اللہ تعالی نے خیر بہلائی سب کی سب دیدی اور کیا چاہتے ہو **فصل** ہر نمازی مرد ہو
خواہ عورت امام ہو یا مقتدی یا منفرد اکیلا اپنے [illegible] بائیں سلام پہیرے اسطور پر کہ اگر کوئی اُسکے
پیچھے ہو تو وہ اُسکے رخسارہ کو دیکہ لے جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت سعد وغیرہ صحابہ کرام سے مرفوعًا
ثابت ہے بغیر سلام پہیرے نماز سے باہر نہ ہوگا۔ **جامع ترمذی** وغیرہ میں ساتھ سند صحیح کے حضرت
عبداللہ بن مسعود رضؓ سے مرفوعًا ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے بائیں اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہا کرتے تھے [illegible] ساتھ سند صحیح کے حضرت وائل بن حجر سے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بھی کہنا مرفوعًا ثابت ہے کبھی ایسا کبھی ایسا اور نیز سنن نسائی منتقی
میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا [illegible] کا کہنا بھی ثابت ہے غرضکہ گلے
چنیں گا ہے چناں مَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ [illegible] یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ
الْعُسْرَ کا مصداق ہے **ترجمہ** اَلسَّلَامُ [illegible] رنج غم فکر نقصان سے ہو
عَلَیْکُمْ تمپر اے امام جی مقتدی داہنے بائیں والے نمازی کراما کاتبین فرشتے نمازی مقربین وَرَحْمَۃُ
اللّٰہِ اور رحمت فضل مہربانی شفقت اللہ کی وَبَرَکَاتُہٗ اور برکتیں ترقیاں عروج اُسی اللہ کے سُبْحَانَ اللّٰہِ
کیا ہی تعلیم خدا رسول ہے کہ ہر جگہ توحید الوہیت ہی ٹپکتی ظاہر ہوتی ہے۔ بہلا ان دعاؤں کے ہوتے
ہوئے کیا ضرورت ہے مسلمان مرد عورت کو کہ غیر [illegible] چاہے نفع نقصان کی امیدیں رکھے
طفیل وسیلے ڈھونڈھے نذریں نیازیں منتیں مانے [illegible] کہ امام دائیں بائیں سلام پہیرے

له یعنی خدا نے تم لوگوں پر دین میں کوئی تنگی نہیں کی ۱۲

۲ه یعنی اللہ تو تمہارے ساتھ آسانی کرنی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ تنگی کرنی نہیں چاہتا ۱۲

جلد کر کر اڈال اُسوقت آنحضرت ؐ نے فرمایا الامان الامان پاک ہے اللہ تجھکو اُس کی کہاں طاقت آرہے بھائی تو نے یوں کیوں نہ کہا۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اُس صحابی نے اللہ تعالیٰ سے یوں ہی دُعا کی فی الفور اللہ تعالیٰ نے اُسکو شفا بخشی **تفسیر** ابن کثیر میں عبد اللہ ابن سائب و غیرہ صحابہ سے منقول ہے کہ آنحضرت ؐ کو رکن اسود کے درمیان اس آیت رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً الخ کو پڑھتے ہوئے اُنہوں نے سُنا اور نیز حضرت عبد اللہ بن عباس سے ابن کثیر میں منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جب کبھی رکن پاس گزرا تو فرشتے کو آمین کہتے ہوئے میں نے پایا سو تم جب کبھی اُس پاس گزرو تو کہا کرو رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور نیز یاد رہے کہ شان نزول اس آیت کا یہ ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس ؓ سے تفسیر ابن کثیر وغیرہ میں منقول ہے کہ کافر لوگ جب بیت اللہ میں حج کرنے کو آتے تو بیت اللہ عرفات مزدلفہ منیٰ میں دنیا ہی دنیا اللہ سے یہاں سے طلب کرتے کراتے اللہ تعالیٰ نے اُنکی مذمت میں یہ آیت نازل فرمائی فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَمَا لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ یعنے جو لوگ کہ اس بات کے طالب خواہاں سائل مانگنے والے ہیں کہ دنیا ہی میں اللہ عزت آبرو ترقی فتحیابی عیش آرام سے رکھے اور اسی کے وظیفے ورد کلام درود پڑھتے پڑھاتے ہیں خاصکر جو مواضع متبرکہ میں وہاں بھی جا کر دنیا ہی کی دُعا کرتے کراتے ہیں سو ایسے لوگوں کے واسطے آخرت میں کچھ نصیب حصہ نہیں ہے اور جو دونوں کے طالب سائل مانگنے والے ہیں سو اُنکو حصہ ملیگا اُنکے کسب کمائی عمل عقیدہ کے موافق یہاں سے دو باتیں معلوم ہوئیں **اول** یہ کہ اس آیت میں مذمت ہے اس شخص کی جو کہتا ہے غیر قومیں دنیا کی ترقی عروج کو لپیٹ سمیٹ گئیں اور مسلمان کم حوصلہ پست ہمت ترقی دنیا میں ہو گئے افسوس صد افسوس مسلمانوں پر لازم ضروری فرض ہے کہ دنیا میں نام پیدا کریں کرائیں عروج ترقی کے منصبوں کو شیطانی علم دغا فریب کے ذریعہ سے پہونچ جاویں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ **دوسری** بات یہ کہ صرف بیت اللہ عرفات وغیرہ میں جا کر حج کرنیسے آدمی مسلمان اللہ رسول ؐ کے نزدیک نہیں ہوتا ہے جب تک کہ توحید الوہیت طلب آخرت نہو اگرچہ اپنے مُونہ سے کچھ ہی بنے بنائے اور نیز تفسیر ابن کثیر میں منقول ہے

ہونا نماز کا معلوم کرتا تھا ساتھ اللہ اکبر کہنے کے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام بعد فارغ ہونے
نماز فرض کے آواز بلند سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا کرتے تھے **ترجمہ** اللہ اکبر اللہ بہت بڑا ہے کہ اُسی کا ڈر خوف ہیبت
عظمت بزرگی حکم بردار محتاج امید نفع نقصان ہر وسہ اعتماد تکیہ کرنا کرانا لازم ضروری ہے **اس** حدیث سے
صاف معلوم ہوا کہ بعد نماز فرض کے آواز بلند سے ذکر مسنون پڑھنا سنت نبوی ہے اور یہی ہمکو بس ہے
اور مذاہب والوں کا کیا یعنے ائمہ اربعہ کا کہ ذکر آواز بلند سے بعد نماز مسنون نہیں ہے اور بعض کا کہنا کہ بدعت
ہی مردود ہے کیونکہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے خلاف ہی اور نیز مقام ہے ہوشیار ہونے کا ان
لوگوں کے لیئے جو کہا کرتے ہیں کہ کونسا مسئلہ فتوے المہوں کا خلاف ہی قرآن حدیث کے **صحیح مسلم**
میں حضرت ثوبان رضہ سے مرفوعاً ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے سلام
پھیرتے تو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تین مرتبہ کہتے **ترجمہ** اَسْتَغْفِرُ بھول چوک سہو
خطا گناہ کی بخشش معافی چاہتا (چاہتی) ہوں اللہ اللہ معبود بزرگ سے **اس** حدیث سے معلوم ہوا
کہ آدمی کیسے ہی بڑے سے بڑا کیوں نہو لیکن اللہ کے سامنے خطا بھول چوک سے خالی نہیں ہے امام
مجتہد ہو خواہ ولی غوث قطب بزرگ فاضل عالم مولوی پیر مشائخ زاہد عابد کیوں نہو جو اسکو نہ مانے
وہ ابلیس کا بھائی ہے اور توحید الوہیت سے محروم ہے صحیح مسلم میں حضرت ثوبان رضہ سے مرفوعاً ثابت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز کے کہا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ **ترجمہ** اَللّٰھُمَّ اے لائق کمالوں وصفوں عظمتوں بزرگیوں خوبیوں بڑائیوں کے
اَنْتَ تو ہی ہے اَلسَّلَامُ سلامتی والا تمام عیبوں نقصانوں آفتوں ضرروں حاجتوں سے وَ اور
مِنْکَ تجھ ہی سے ہی اَلسَّلَامُ سلامتی ہر شر فساد آفت ضرر رنج غم تکلیف فقر فاقہ مصیبت بُرائی
دنیوی اُخروی سے یَا اے ذَا صاحب مالک مختار اَلْجَلَالِ غنا آسودگی بزرگی وَ اور اَلْاِکْرَامِ فضل
انعام اکرام سخاوت کے **اس دعا** کے معنی کو خوب غور سے یاد کرنا عمل اعتقاد اسکے موافق درست
کرنا ضروریات سے ہے کیونکہ توحید الوہیت کا حصہ اس میں بھی ہے یہ خاصہ خدا ہے اسمیں کوئی
بھی شریک ساجھی نہیں ہے نہ کوئی نبی نہ کوئی ولی نہ دوسرا نہ تیسرا جو سمجھے سو وہ شرک میں گرفتار ہوا

وقت مقتدیوں فرشتوں کی نیت قصداً اراد کرے اور جو مقتدی داہنی طرف ہو امام کے وہ داہنی
طرف سلام پھیرتے وقت نیت کرے فرشتوں اور اُن نمازیوں کی جو اُسکے داہنے ہیں اور بائیں طرف سلام
کرتے وقت نیت کرے امام اور فرشتوں اور اُن نمازیوں کی جو اُسکے بائیں ہیں اور جو مقتدی بائیں طرف
ہو امام کے سو وہ اول سلام میں امام اور فرشتوں اور اُن نمازیوں کی نیت کرے جو اُسکے داہنے ہیں اور
ثانی سلام میں فرشتوں اور اُن نمازیوں کی نیت کرے جو اُسکے بائیں ہیں اور جو مقتدی پیچھے برابر ہو امام
کے سو وہ مختار ہے نیت کرنے میں امام کے پہلے میں کرے خواہ دوسرے میں جیساکہ سنن ابوداؤد اور منتقی اور
نیل میں حضرت سمرہ بن جندب سے مرفوعاً ثابت ہے ساتھ سند حسن کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حکم کیا ہمکو کہ ہم نماز میں ایک دوسرے پر سلام کیا کریں اور نیز امام پر اور نیز یاد رہے کہ زیادہ کھینچکر سلام
پھیرنا خلاف سنت ہے جلدی آہستہ اطمینان سے کہدیا کرے اور بعض لوگ جو اول سلام میں رحمۃ اللہ
کی تا پر زیر ظاہر کرتے ہیں نہ ثانی میں سو یہ بھی غلطی ہے دونوں طرف تا پر زیر ظاہر نہ کرنی چاہیئے اور ایسے ہی
اللہ اکبر کی ر پر پیش ظاہر کرنا غلط ہے جیساکہ جامع ترمذی اور نیل میں ہے اور نیز ایک ہی سلام پر اکتفا کرنا
کام چلانا جائز ہے جیساکہ جامع ترمذی وغیرہ میں موجود ہے اور پوری بحث امر کلی میں درج ہے
اور تین دفعہ سلام دینے کہ مالکیہ کہتے ہیں کہ تیسرا سلام امام کے لیئے خاصکر کہے سو کرنا کرانا غلط خلاف
سنت ہے۔ امام بخاری رح نے مالکیوں کا اس امر میں رد کیا ہے جیساکہ فتح الباری میں حافظ ابن حجر رح نے لکھا ہے
اور نیز یاد رہے کہ روزمرہ ملتے جلتے وقت السلام علیکم جو اہل توحید الوہیت اور اتباع سنت کرتے
کراتے ہیں اُسکا بھی معنی ترجمہ مقصود یہی ہے جو یہاں بیان ہوا کہ ایک دوسرے کو دعا دینا منظور ہے
چھوٹا ہو خواہ بڑا مرد ہو یا عورت اپنا ہو یا بیگانہ شرعی آداب تعلیم یوں ہی ہے۔ رواجی رسمی شیطانی
تعلیم آداب موقوف کرکے کرانے سچے امام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے پر لازم ضروری ہیں **فصل**
ہر نمازی مرد ہو خواہ عورت امام ہو یا اکیلا یا مقتدی آواز بلند سے ذکر ورد وظیفہ مسنون نماز فرض سے فارغ
ہو کر سلام پھیر کر پڑھے۔ صحیح بخاری صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رض سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ موجودگی میں نماز فرض کے پیچھے ذکر مسنون آواز بلند سے مروج و مستعمل تھا اور میں ختم

تحشش کرنے سفارش کرنے والا لِمَا واسطے اُس چیز کام بات کے کہ مَنَنْتَ منع کردیا روک دیا انکار
کردیا تو نے وَ اور لَا نہیں یَنْفَعُ نفع فائدہ دیتی ذَا صاحب الْجَدِّ غنا آسودگی مرتبہ عظمت ولایت بزرگی
کمال کو مِنْکَ تیری خفگی غصہ نارضی تکلیف عذاب سزا بے پروائی سے الْجَدِّ بزرگی غنا آسودگی اس دعا
میں رد ہے اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ کو تصرف اختیار ہے کہ دیواروں پر سوار ہوکر اُن کو دوڑائیں
مدت عرصہ دراز کے بعد یہ باتیں کشتیاں لاکھوں مرد عورت ڈوبے ہوئے نکالیں اولاد دیں دعوی کریں کہ
وہ قادر ہے تو ہم بھی قادر ہیں وہ ایک بیٹا نہیں دیتا فقیر کی بڑھے جاؤ ہمنے سات بیٹے دیئے اپنے مرید کو
ملک الموت سے زنبیل چھینکر چھوڑا بخشوا لیا۔ یہاں سے بیٹھے بیٹھے لوح محفوظ پر نظر مار کر سب حال
سوال کہہ سن لیا جسکو چاہیں بڑھا گھٹا دیں جاتے تیر کو واپس کرلیں اور انکے ماسوا ہزارہا۔ جھوٹ طوفان
اولیاء اللہ بزرگان دین پر باندھ رکھے ہیں سو یہ سب کے سب عقائد شرکیہ ہیں ان سے بچنا شناخت مسلمانی
کے لیے توحید اسیکا نام ہے جو اس دعا میں مذکور ہے غرضکہ دینا نہ دینا تمام قدرت ہر چیز پر دین دنیا کے
کل کاموں میں اختیار تصرف خاصہ اللہ ہی کا ہے انبیاء اللہ اولیاء اللہ جن بہوت وغیرہ کسی کو بھی کچھ اختیار
قدرت نہیں ہے جو سمجھے ثابت کرے کسی کے لیئے کیوں نہو وہ مشرک ہی۔ اور نیز معلوم ہوا کہ جو لوگ فرائض
کے بعد وظائف مسنون نہیں پڑھتے سنت نفل کے بعد پڑھتے ہیں اور بعض صرف عصر ہی کے بعد اور
بعض صرف نماز فجر ہی کے بعد پڑھتے ہیں نہ اور فرض کے بعد سو یہ سب غلط خلاف سنت ہی بلکہ مسنون یوں
ہے کہ ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد پڑھنے چاہئیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول فعل سے ثابت
ہے اور نیز معلوم ہوا کہ آدمی کیسا ہی صاحب نصیب ہو ہر کام ہر چیز میں مگر اللہ تعالی کا قرب نزدیکی تب ہی
نصیب ہوگی کہ جب اللہ تعالی کا فضل رحمت عنایت ہو۔ اور نیز عمل صالح جس کی قبولیت کے لیے دو شرطیں
ہیں اخلاص اتباع سنت یا اللہ ہمارے بھی نصیب کر صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضہ سے مرفوعاً
ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نماز سے فارغ ہوتے سلام پھیرتے تو بآواز بلند یہ دعا پڑھتے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور نیز صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً ثابت ہی پڑھنا دعا مذکور کا اور اسمیں یہ بیان بھی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو بقبلہ ہو کر بقدر پڑھنے اس دعا کے بیٹھتے پھر بطرف مقتدیوں کے دائیں بائیں سے پھر کر بیٹھ جاتے اور نیز معلوم ہے کہ جزیادتی اس دعا میں عوام خواص کے درمیان مشہور ہے وہ بے اصل گھڑی تراشی ایک واعظ کی ہے جیسا کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام میں بسط کے ساتھ لکھا ہے صحیح بخاری صحیح مسلم میں حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مرفوعاً ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز فرض کے بعد یہ وظیفہ پڑھتے تھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ **ترجمہ** لا نہیں ہے کوئی نبی بزرگ امام شہید ولی غوث قطب جن بھوت پری بھاری بھرکم اِلٰہ لائق گڑگڑانے عاجزی انکساری کرنے مانگنے تمنا آرزو رکھنے بھروسہ اعتماد تکیہ کرنے ڈر خوف ہیبت عظمت بزرگی نذر نیاز کرنے منت ماننے چڑھاوا چڑھانے حاجتیں مرادیں پوری کرنے کرانے محبت رکھنے تعظیم آداب حکم بجالانے تعریف بڑائی کرنے ہر چیز پر قدرت تابو قبضہ پانے ہر کام بات میں تصرف اختیار رکھنے اس قابل ہونے کے کہ جسکو چاہیں بڑھا چڑھا کامیاب کردیں اور جسکو چاہیں تنزلی محرومی کرکرادیں ان کاموں باتوں کے لائق کوئی بھی نہیں ہے نہ زندہ نہ مردہ نہ چھوٹا نہ بڑا اِلَّا اللّٰہ مگر اللہ ہی ہے وَحْدَہٗ وہی اکیلا لا کوئی نہیں ہے ان میں شریک شراکت ساجھے والا کہ واسطے اُسکے کیونکہ لَہٗ اُسی کے لیئے ہے اَلْمُلْکُ تصرف اختیار تمام کاموں باتوں میں وَاور لَہٗ اُسی کے لیئے ہے اَلْحَمْدُ سب تعریف ثنا بڑائی مجرے مدح القاب وَاور ھُوَ وہی ہے عَلٰی اوپر کُلِّ ہر شَیْءٍ چیز کام بات حاجت روا کرنیکے قَدِیْرٌ قادر قدرت والا اَللّٰھُمَّ اے دیدیہ عظمت خوبیوں والے لائق گڑگڑانے مانگنے تصرف اختیار دینے نہ دینے غنا آسودگی بے پروا جو چاہے سو ہو اور جو نہ چاہے کبھی بھی نہو اس شان والے لا کوئی نبی ولی فرشتہ مؤکل غوث قطب امام شہید جن بھوت پری سانپ اژدہا بچھو آگ شیر موذی ظالم نہیں ہے مَانِعَ منع کرنے روکنے بھانجی مارنے باز رکھنے والا لِمَا اُس چیز کو کہ اَعْطَیْتَ دی تو نے وَاور لَا کوئی نہیں ہے مذکورین میں سے مُعْطِیَ دینے فائدہ پہونچانے

یہ توحید جو اس دعا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے پاس نہوگی تو کبھی بھی نجات آخرت نصیب نہیں ہونے کی زاہد عابد نمازی حاجی حافظ قرآن کیوں نہو اور نیز اس دعا سے معلوم ہوا کہ جو شخص اس توحید کو کسی نبی ولی امام عالم صوفی پر صرف کرے یا ملونی کے ساتھ برتاوا کرے کہ اللہ کو بھی مانے اور پانچوں پیر بھی منائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافر ہے اگرچہ اپنے زعم گمان میں اپنے آپ کو مسلمان ہی سمجھے مشہور کرے **صحیح بخاری** میں حضرت سعد بن ابی وقاص رض سے ثابت ہے کہ وہ اپنی اولاد لڑکی لڑکوں کو ان کلمات کی تعلیم فرماتے اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کی برکت وسیلہ مدد کے ساتھ بعد نماز کے پناہ آڑ لیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** اَللّٰھُمَّ اے لائق گڑگڑانے مانگنے عاجزی تواضع کرنیکے اِنِّیْ تحقیق میں اَعُوْذُ بِکَ پناہ پکڑتا (پکڑتی) ہوں میں ساتھ برکت اعانت وسیلہ طفیل ذات صفات تیری کے مِنَ الْجُبْنِ بزدلی نامردانگی سے کہ کمالات کے حاصل کرنیسے محروم رہنا ہے جیسا کہ جہاد لسانی[1] جہاد مالی[2] جہاد نفسی[3] سے دل چورانا لوگوں کی ہیبت ڈر خوف میں آجانا وَاَعُوْذُ بِکَ اور پناہ پکڑتا (پکڑتی) ہوں میں ساتھ برکت وسیلہ طفیل ذات صفات تیری کے مِنَ الْبُخْلِ بخیلی سے جیسے مال کی زکوۃ نہ دینا علم نہ پڑھانا مسئلہ حق نہ بتانا حقوق واجبات کو ادا نکرنا استعمال کی چیزوں کو مستحقین سے روک رکھنا کہ بخل سے آدمی بے اعتبار ذلیل حقیر دین دنیا میں ہوجاتا ہے وَاَعُوْذُ بِکَ اور پناہ لیتا (لیتی) ہوں میں ساتھ مدد ذات صفات تیری کے مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ کمال درجہ کے بڑھاپے سے کہ یہی سبب رذالت حقارت ہے کان آنکھ میں فرق آجاتا ہے عقل سمجھ حافظہ میں فتور نقصان لاحق ہوجاتا ہے مسئلہ فتوے کا اعتبار جاتا رہتا ہے دنیا کی حرص ہوس زیادہ ہوجاتی ہے اسی سبب سے

---

[1] یعنے زبان سے شرک بدعت اور جسقدر برے عقیدے عمل میں انکی مذمت برائی بیان کرنا وعظ درس کہتے رہنا کتابیں رسائل موافق قرآن اور صحاح ستہ کے لکھنے فتوے موافق کتاب اللہ سنت رسول اللہ کے دینا حق نہ چھپانا ظاہر کرتے رہنا گونگے شیطان نہ بن جانا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد لسانی فرمایا ہے ۱۲ منہ

[2] یعنے روپیہ پیسہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ جسکو کلام اللہ صحاح ستہ سے تعبیر کی جاتی ہے انکو مروج کرنے پھیلانے مفتی بہا ٹھیرانے پر خرچ کرنا اسکو سچے امام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد مالی فرمایا ہے ۱۲ منہ

[3] یعنے امور مذکورہ پر اپنا نفس جان فدا کردینا اسکو سچے امام محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد نفسی فرمایا ہے۔ جیسا کہ کتب حدیث میں موجود ہے ۱۲ منہ عفی عنہ

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ترجمہ لا نہیں ہے الٰہ کوئی لایق سزاوار ماننے تعظیم بجالانے
پوجا منت نذر نیاز گڑگڑانے محبت اطاعت حکم ماننے تعریف ثنا بھروسہ امید ڈر رکھنے انعام اکرام احسان
کرنے ہر چیز پر قدرت رکھنے گناہ سے باز رکھنے نیکی کی طرف رجوع کر دینے کے اِلّا مگر اللہ اللہ ہی وحدہٗ
اکیلا لا نہیں ہے شریک کوئی شریک ساجھی انہیں لہٗ اُسکے لیئے لہٗ خاص اُسی کے لیئے ہی اُلملک ملک
سلطنت تصرف اختیار ہر کام میں وَلہٗ اور خاص اُسی کے لیئے ہے اُلحمد سب حمد تعریف ثنا وہو اور
وہی ہے علیٰ اوپر کُلِّ شَیْءٍ ہر شئے چیز کے قدیر قادر قدرت والا۔ لا نہیں ہے حَوْل حرکت حیلہ بہتر ا رکنا گناہ سے
وَلَا اور نہیں ہے قُوَّۃَ۔ طاقت قدرت نیکی پر اِستطاعت کسی کام تحول فعل پر اِلّا باللہ مگر ساتھ حکم مدد
برکت اللہ کے لا نہیں ہے الٰہ کوئی لایق ماننگے عاجزی انکساری تواضع فروتنی کرنے پوجنے تعظیم
بجالانے کے اِلّا اللہ مگر اللہ ہی۔ وَلَا اور نہیں نَعْبُدُ عبادت کرتے گڑگڑاتے ذلیل بنا ظاہر کرتے۔
محبت اطاعت کرتے خوف ڈر رکھتے خضوع خشوع بجالانے اعتماد توکل بھروسہ رکھتے نذر نیاز منت
چڑھاوا چڑھاتے امید نفع نقصان ترقی تنزلی برکت کی رکھتے ہیں ہم اِلّا مگر اِیَّاہُ خاص اُسی سے لہٗ
خاص اُسی کے لیئے ہے اُلنِّعْمَۃُ دنیا تمام نعمتوں۔ دین دنیا مال جان کی کا وَلہٗ اور خاص اُسی کے لیئے
ہیں اُلْفَضْلُ تمام فضیلتیں بزرگیاں احسانات وَلہٗ اور خاص اُسی کے لیئے ہیں اُلثَّنَاءُ اُلْحَسَنُ اچھی
اچھی تعریفیں بھلی بھلی ثنائیں عمدہ عمدہ الفاظ القاب تعظیمیں لا نہیں ہے الٰہ کوئی لایق عبادت نعمت
فضل ثنا تعریف اچھی کے اِلّا اللہ مگر اللہ مُخْلِصِيْنَ پڑھتے کہتے ہیں ہم اس دعا اس کلمہ کو اُس حالت میں
کہ خالص تنہا اکیلا کرنے والے ہیں ہم لہٗ خاص واسطے اُسی کے اُلدِّیْنَ ان باتوں کاموں کو کہ اصل دین
اسلام ہی ہے وَلَوْ اگرچہ کَرِہَ بُرا جانیں ناپسند رکھیں ناخوش ہوں جلتے بُھنتے رہیں اُلْکَافِرُوْنَ کافر منکر
توحید کو چھوڑنے والے حق کو پوشیدہ ملیامیٹ کرنے والے **اس دعا** سے معلوم ہوا کہ دین اسلام
وہی ہے جو اسمیں بیان ہوا جو شخص اسکو نہ مانے اسپر عمل عقیدہ نہ رکھے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافر
ہے اگرچہ وہ اپنے زعم گمان میں کچھ ہی سمجھے کہے۔ غرضکہ ہر مرد عورت مدعی ایمان اسلام پر لازم فرض ہے
کہ اس دعا کے معنی کے موافق اپنا عقیدہ عمل درست کرے کہ نجات اخروی اسی پر منحصر ہے جبتک

شرک بدعت کے الفاظ بھرے ہوئے ہیں نہ پڑھے جائیں صحیح مسلم میں نیز حضرت ابوہریرہؓ سے
مرفوعاً ثابت ہے کہ جو شخص (مرد عورت) ہر نماز کے پیچھے سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر
تینتیس ۳۳ بار اور پورا کرے سو کو ساتھ پڑھنے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو
علی کل شیء قدیر کے تو بخشے جائینگے گناہ اسکے اگرچہ ہوں مثل جھاگ دریا کے ترجمہ لا نہیں ہے کوئی
نبی ولی غوث قطب شیطان جن بھوت پری بزرگ امام شہید الٰہ لایق ڈر رکھنے گڑگڑانے عاجزی
انکساری کرنے مانگنے امید نفع نقصان اعتماد بھروسہ رکھنے تصرف اختیار قدرت پانے تعریف بڑائیاں
کرنیکے الا اللہ مگر اللہ ہی وحدہ اکیلا لا شریک لہ کہ نہیں ہے کوئی شریک ساجھی ان کاموں میں اسکے لیے
لہ الملک اسی کے لیے ہے سلطنت بادشاہت تمام اختیار قدرت ولہ الحمد اور اسیکے لیے ہے تعریف بڑائی
وھو اور وہی علی کل ہر چیز پر قدیر قادر ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص مرد ہو یا عورت پنجگانہ نماز
موافق حکم اللہ اور رسول کے ادا کرتا رہے اور اعتقاد اس دعا کے موافق رکھے اور نماز کے بعد اس کو
پڑھ لیا کرے تو اسکے گناہ نماز کی برکت اور توحید کے طفیل سے بخشے جائینگے اگرچہ کتنے ہی کیوں نہوں
نہ کسی کے طفیل کی ضرورت ہے نہ کسی کی شفاعت کی حاجت کہ نبی ولی سے التجا کریں ان کی نذر نیاز ٹھیرائیں
مفت مشرک بدعتی بنیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل للہ الشفاعۃ جمیعا اور نیز صحیح مسلم میں حضرت
کعب بن عجرہ رضہ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ ہر نماز فرض کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور
۳۴ بار اللہ اکبر کہنے والے کو نقصان خسارہ ٹوٹا نہیں ہوتا ہے بشرطیکہ انپر اعتقاد عمل بھی ہو ورنہ کچھ
بھی نہیں ہے زہے نصیب ان لوگوں کے جو پنجگانہ نماز کو موافق تعلیم اپنے سچے امام محمد صلعم کے
بجا لاتے ہیں اور ان کے بعد یہ وظائف پڑھتے ہیں کیا ضرورت انکو کہ وہ گیارھویں منائیں یا مجلس
میلاد منعقد کرائیں اور جھوٹی جھوٹی امید رکھیں خیالی پلاؤ پکائیں کہ یوں برکت ہوگی یوں ترقی ہوتی نظر
آئے گی۔ صحیح بخاری میں پیچھے ہر نماز کے دس دس بار بھی کہنا سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر
کا آیا ہے۔ سنن نسائی وغیرہ میں حضرت زید بن ثابت رضہ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ پیچھے ہر نماز کے سبحان
اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ ہر ایک کو پچیس ۲۵ پچیس ۲۵ بار بھی کہنا درست آیا ہے قربان ہو جیے

لہ اے پیغمبر لوگوں سے کہدو کہ سفارش تو ساری اللہ کے اختیار میں ہے ۱۲

بعض سلف سے منقول ہے کہ جو شخص قرآن کو پڑھتا رہیگا یعنے قرآن کی تعلیم کے موافق عقیدہ عمل درست رکھیگا اور اسکے پھیلانے میں کوشش کرتا رہیگا تو اسکا بڑھاپے میں یہ حال نہوگا یا اللہ اپنے غلام اپنی لونڈی غلام کے بیٹے ابو محمد عبد الوہاب کو بھی یہی بات جو بعض سلف صالحین سے منقول ہے نصیب کر آمین یا اللہ قبول کر ہی لے واعوذ بک اور پناہ پکڑتا (پکڑتی) ہوں میں ساتھ برکت تیری کے من فتنۃ الدنیا و عذاب القبر فتنہ دنیا اور عذاب قبر کے سے فتنہ دنیا کو فتنہ محیا بھی فرمایا ہے جیسا کہ التحیات میں بیان ہوا کا سلب وہاں سے یاد کرنا اور عقیدہ عمل درست کرنا لازم ضروری ہے اگر اس تعوذ کو پہلے سلام پھیرنے پڑھا جائے تو بھی درست ہے۔ صحیح بخاری صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار یعنے ہر ایک کو کہو تو بعد قرینے غلام آزاد کرنیکا ثواب ملے **بشرطیکہ** اپنے معنے کے موافق اعتقاد عمل ٹھیک ٹھاک رکھے اللہ پاک ہے اللہ تمام نقصانوں عیبوں بری باتوں سے نہ کوئی نبی ولی غوث قطب امام عالم سے کچھ امید نفع نقصان کی رکھی جائے اور نذر نیاز منت چڑھاوا چڑھایا جائے اللہ اکبر بڑا بزرگ ہے نہ کوئی اور کہ اسکی بزرگی بڑائی کیجائے کسی قسم کا ڈر خوف رکھا جائے الحمد للہ سب تعریف واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے نہ اور کسی کے لیئے اسی سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کہ مدح کرنے والوں کے مونہ میں خاک ڈالو کیونکہ یہ خاصہ خدا تھا۔ مدح خوانوں نے جھوٹی سچی غزلیں کہنی شروع کیں واقع میں یہ لوگ اسی لائق ہیں کہ انکے مونہ خاک راکھ سے بھرے جائیں سچ مچ شہد ایسے ہی لوگوں کے حق میں آنحضرتؐ نے ارشاد کیا ہے کہ خون پیپ سے پیٹ بھر لینا بہتر اس سے شعر اشعار غزلوں منا جاتوں کے اسی سبب سے حضرت عمرؓ سے ثابت ہے کہ شعر اشعار پڑھنے والوں کو مسجد سے نکالدیا کرتے تھے افسوس صد افسوس اب یہ حال ہے کہ مقابلہ میں آمین بالجہر کے وہ غزلیں منا جاتیں پڑھی جاتی ہیں کہ انمیں صراحۃً کفر شرک بھرا ہوا ہے معلوم نہیں کہ یہاں کی سنت کہاں چلی گئی ہے کیوں نہیں ایسے لوگوں کو مسجد سے روکا جاتا کہ یہاں شعر اشعار پڑھا جائیں خلاف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ جیسے من تو شدی تو من شدم وغیرہ جن میں

حالانکہ یہ خلاف سنت ہو زاد المعاد میں اسکی پوری بحث لکھی ہے سنت یوں ہو کہ اللّٰھم انت السلام الخ بیٹھے قبلہ پڑھکر مقتدیوں کیطرف دائیں بائیں پھر بیٹھے بعدہ دوسری دعائیں پڑھے اگر فرصت ہو تو ان دعاؤں کے بعد تسبیح تحمید اور درود شریف پڑھکر ہاتھ اُٹھاکر جو دعا چاہے دین دنیا کی مانگے اور اگر فرصت نہو تو انہیں دعاؤں مذکورہ مسنونہ کو پڑھے غنیمت سمجھے اگر انمیں ہاتھ اٹھالے تو بھی درست جائز ہے جائے نماز میں بیٹھکر پڑھے تو افضل بہتر ہے اور اگر سلام پھیرتے ہی چلا جائے اور راستہ یا مکان پر پڑھے تو بھی جائز ہے اور بعض لوگ بعد نماز فرض کے ہاتھ اُٹھاکر دعا مانگنے کو مطلقاً بدعت کہتے ہیں سو یہ انکی سمجھی ہے یا غلو زیادتی تشدد ہے اللہ رب العالمین اُن سے دور کرادے افراط تفریط کے درمیان راہ مستقیم نصیب کردے۔ دین اسلام کی کتابیں مفتی بہا کتابیں صحاح ستہ کے پڑھنے والے پر مخفی نہیں ہے اس امر کا بدعت نہونا۔ ہاں البتہ جنہے اپنی رائے خواہش ہی کو یا رائے قیاس کی کتابوں کو ہی مفتی بہا سمجھ رکھا ہے تو اُسپر اگر مخفی رہے تو کچھ بعید دور نہیں ہے تمام صحاح ستہ والی دعاؤں میں ہاتھ اُٹھانے کے قائل ہیں اور سنن ترمذی میں مرفوعاً ثابت ہو کہ نماز فرض کے بعد دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے اور اسکی بحث فتح الباری شرح صحیح البخاری میں کتاب الدعوات میں کماحقہ موجود ہے غرضکہ ہاتھ اُٹھانے دعا میں بعد نماز فرض بدعت نہیں ہیں۔ ابوبکر بن ابی شیبہ میں اسود عامری عن ابیہ سے موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں بعد سلام پھیرنے کے ہاتھ اٹھاکر دعا مانگی۔ ابن السنی رح نے کتاب عمل الیوم واللیلہ میں مرفوعاً نقل کیا ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ہاتھ اُٹھاکر دعا کرے اُسکی دعا قبول ہوگی رد نہ کیجائے گی بلا ریب حدیث ضعیف ہو مگر حدیث ضعیف نہ مخالف صحیح پر عمل جائز ہے کہا امام نووی رحمہ اللہ نے کتاب اذکار نوویہ میں قال العلماء من المحدثین والفقہاء وغیرھم یجوز ویستحب العمل فی الفضائل والترغیب والترھیب بالحدیث الضعیف مالم یکن موضوعاً۔ اور ترغیب ہاتھ اُٹھانے کی دعا میں بہت آئی ہے جیساکہ صحاح ستہ کے ماہر پر مخفی نہیں ہے غرضکہ یہ امر ایسا کچھ نہیں ہے کہ اسکے اثبات یا نفی میں تشدد کیا جائے جو چاہے اُٹھالے جو چاہے نہ اُٹھائے۔ لیکن بھائی بدعت کہنا مشکل ہے اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کیا شفیق رحیم تھے امت پر کہ کیسی کیسی آسانیاں کی ہیں دین کے کاموں
میں کہ کسیطرح کوئی امت کا مرد عورت ثواب کثیر اجر عظیم سے محروم نہ رہے سنن نسائی میں حضرت
ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ثابت ہی کہ جو کوئی مرد عورت پیچھے ہر نماز فرض کے آیۃ الکرسی پڑہا کرے
تو مرتے ہی جنت میں جائیگا بشرطیکہ آیۃ الکرسی پر اعتقاد عمل بھی رکہتا ہو۔ اور ہے وہ اسکے ترجمہ سیکہنے سننے
پر موقوف ہے سنن ابو داؤد وغیرہ میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس کے پڑھنے کا پیچھے ہر نماز کے حکم فرمایا ہے
قل ھو اللہ احد کا بھی پڑھنا ثابت ہی جیسا کہ کتب حدیث میں موجود ہے اور بعض احادیث میں مرفوعاً آیا ہی
کہ آیۃ الکرسی کا پڑہنے والا اللہ کی حفاظت پناہ میں رہے گا دوسری نماز تک۔ مجمع الزوائد میں ہے کہ
اسناد اسکی حسن ہے۔ غرضکہ تینوں قل کو ہر نماز فرض کے بعد پڑہنا مسنون ہے۔ مگر آیۃ الکرسی اور تینوں
قل کے معنی سیکہنے اور اُنپر اعتقاد عمل رکہنا ضروریات سے ہی بغیر اسکے کچھ بھی نہیں ہے۔

فصل

ان دعاؤں کے سواے اور دعائیں بھی ہیں کہ بعد سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو بھی پڑہتے
تھے اُنکا ذکر الامر الکلی میں ہے مگر صحیح اور کثیر العمل جنکو روز آپ پڑہتے پڑہواتے تھے اُنکو معنے کیساتھ
اس رسالہ میں لکھدیا ہے عمل کروانا اعتقاد رکھوانا اللہ تعالی کے اختیار میں ہے آجکل بدعت کی ترقی
ہے اور سنت کی تنزلی اللہ ہی مددگار ہے۔ بدعت شرعی وہ ہے جو سنت رسول اکرم اور سنت خلفائے
راشدین کو اُٹھادے آپ اُسکی قائم مقام جمجائے۔ ایسی بدعت کا اُٹھنا اُکھڑنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے اللہ ہی
اُٹھائے تو اُٹھے ورنہ کوئی صورت نہیں ہے سلام پہیرنے کے بعد مسنون طریق لوگوں سے چھوٹ
گیا یعنے پڑھنا اُن دعاؤں وظیفوں کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھی طریق بدعت جم گیا کوئی
حق اللہ حق اللہ کہتا ہے کوئی معبود اللہ معبود اللہ بآواز بلند کئی بار کہتا ہے کوئی ہو ہو کرتا ہے کوئی کچھ
کوئی کچھ ہزارہا باتیں خلاف سنت نکال رکھی ہیں کوئی معاً سلام پہیرتے ہی کہڑا ہو کر اسیجگہ سنت نفل پڑہنے
لگتا ہے صحیح حدیث میں آیا ہے کہ پہلی قومیں اسی بات پر ہلاک ہوگئیں کہ فرضوں کے بعد سنت نفل
میں فرق فاصلہ نہیں کرتے تھے کوئی سلام پہیرتے ہی ہاتھ اُٹھا کر قبلہ کیطرف مونہ کرکے دعا کرتا ہے

اور سلف صالحین صحابہ تابعین کے اعتقاد و عمل کو مضبوط پکڑو پھر دیکھو کہ دین اسلام کیا رنگ دکھاتا ہے۔

فصل یہاں سے قنوت کا بیان ہے سو معلوم کرنا چاہیے کہ اللہ اور اوس کے رسول کے علم میں۔ (جسکو عام عرف میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ بھی کہا جاتا ہے) قنوت کا اطلاق معنی کثیر پر آیا ہے جیسے کہ ہر کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ اور اقوال صحابہ علیہم رضوان اللہ پر مخفی نہیں ہے چنانچہ اہل علم نے قنوت کے معنی تیرہ بیان کئے ہیں اسی سبب سے اکثر لوگوں نے قنوت میں دھوکہ کھایا ہے خاص کر دو فریق شافعیہ حنفیہ کو تو بہت ہی دھوکہ ہوا کہ شافعیہ نے قنوت کو نماز فجر کے لئے ایک رکن فرض سمجھا کہ اگر کوئی بھول بھی جائے تو اوسکا جبر نقصان سجدہ سہو سے کرے تب کہیں نماز ہوگی ورنہ نہیں اور نیز حنفیہ نے دعائے قنوت گھڑی گھڑائی ترشی ترشائی کو نماز وتر کے لئے بھی ایسا ہی سمجھا واجب کہا وقت دعائے قنوت تکبیر کے اور رفع الیدین کو گھڑا اختراع کیا اور کہا کہ جو مرد عورت دعائے قنوت یاد نہ کہتا ہو تو تین بار سورہ اخلاص یعنے قل ہو اللہ احد ہی کو ضرور پڑھے تب وتر ہونگے ورنہ نہیں سو یہ باتیں غلط بے دلیل بے سند ہیں انکی اصل اللہ اور اوسکے رسول مقبول سے نہیں پائی گئی ہے اصل بات یہ ہے کہ قنوت وقت نازلہ حادثہ کے ہے کہ کوئی بیماری صدمہ وبا ہیضہ مرگ عام تکلیف مصیبت اہل اسلام کے یہاں درپیش ہو تو ایسے وقت میں کسی نماز کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ ہر نماز میں رکوع سے پہلے یا پیچھے دعا کریں تاکہ وہ صدمہ دور ہو جائے یا کفار مشرکوں بدعتیوں کا غلبہ زور ہو جاوے تو کل نمازوں میں خواہ قبل رکوع یا بعد اوپر بد دعا کریں کہ وہ ٹل جائیں ہیبت نابود غارت ہوتے شکست کھاتے پیٹھ پھیرتے بھاگتے نظر آئیں اور اس مسئلہ کی تحقیق بالا مزید علیہ امام ابن القیم رح نے زاد المعاد اور امام شوکانی رح نے نیل الاوطار میں اور حضرت شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ میں اور ہمارے رفیق ابو الطیب العظیم آبادی نے معنی تعلیق دار قطنی میں اور زیلعی نے تخریج ہدایہ میں کی ہے اور جس حدیث نے شافعیہ کو دھوکہ دیا ہے دار قطنی وغیرہ میں مروی ہے فَمَا زَالَ يَقْنُتُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا فلم یزل یقنت حتی فارق الدنیا

اور نیز بعض اہل حدیث کو بھی اسی نے دھوکہ دے رکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب نہ پہونچنے سامان کتب حدیث اور عدم واقفیت کے معنی قنوت پر بعض اہل حدیث دھوکہ کھا رہے ہیں ورنہ اور کوئی سبب نہیں ہے کیونکہ اہل حدیث کو اللہ سبحانہ نے قدیما و حدیثا عناد تعصب ضد اڑیل ٹٹو بننے سے محفوظ رکھا ہے میرے پیارے بھائیوں اہل حدیث پر لازم ضروری ہے کہ احمات یعنی صحاح ستہ ہی کو خوب غور سے پڑھیں سنیں کیونکہ

تو ہاتھ اُٹھانے کو بدعت کہنے والے ہی بدعتی ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ نہ تھی کہ فرضوں سے سلام پھیرتے ہی سنت نفل پڑھنے لگتے ہوں۔ یا نماز فرض کے بعد ادعیہ مسنونہ مکتوبہ اس رسالہ کو نہ پڑھا ہو غرضکہ افراط تفریط سے دور ہو کر سنت کو مضبوط پکڑنا چاہیئے اور نیز مسند ابو یعلی رح وغیرہ میں سند حسن کے ساتھ حضرت عبداللہ بن ارقم رضہ وغیرہ سے مرفوعاً پڑھنا آنکا کا بعد ہر نماز کے ثابت ہے آیات یہ ہیں سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ترجمہ سبحان دور بری الگ پاک ہے ربک مالک مربی آقا صاحب تیرا رب العزۃ جو صاحب ہے غلبہ عزت کا عما ان باتوں وصفوں خوبیوں کمالوں سے کہ یہ مشرک ملحد بدعتی کافر بدعقیدہ لوگ یصفون بیان کرتے ہیں کیونکہ ان کے اعمال عقائد خلاف تعلیم خدا ہیں رسولوں نبیوں حق والوں کو اپنی رائے عقل کے سامنے کچھ بھی تو نہیں سمجھتے ورنہ انکی تعلیم کے پابند ہوتے وسلام اور سلام ہو جو اللہ کا دین دنیا میں علی المرسلین اور رسولوں نبیوں علم پہونچانے والوں کے کیونکہ انہیں کی بات عمل صحیح سالم ہے نہ اوروں کی والحمد للہ اور سب تعریف واسطے اللہ ہی کے ہے رب العالمین جو مالک پروردگار ہے سارے جہان کا **طبرانی** میں حضرت زید بن ارقم رضہ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد عورت تین بار ان آیات کو بعد ہر نماز کے پڑھا کرے تو بدریب اُس نے پورے ماپ تول سے اجر ثواب لیا ہے اسیطرح لکھا ہے تفسیر ابن کثیر رح میں۔ حق والوں کے لیئے ان آیات میں بڑی خوشخبری ہے نصیب اُن لوگوں کے کہ جنھوں نے انکے موافق عمل عقیدہ درست کر لیا اے رب ہمارے بھی نصیب کر ایسے لوگوں میں شمار کر رکھ آمین ثم آمین یا الٰہ العالمین **فضل** بعض بعض مولوی جو سلام پھیرنے کے بعد سر پر ہاتھ رکھنے پھیرنے کو بدعت کہا کرتے ہیں سو یہ انکا کہنا ٹھیک نہیں ہے کم علمی کا سبب ہے یا تعصبی کا۔ اور یہ دونوں باتیں مذموم معیوب ہیں اللہ تعالیٰ محفظ رکھے **طبرانی بزار** میں موجود ہے حضرت انس رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو سر پر ہاتھ پھیرتے اور کہتے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ

نہ خاصکر خلفاء راشدین سے ہاں حادثہ نازلہ وبا ہیضہ وغیرہ صدمات کے وقت برابر ہمیشہ پنجگانہ نمازمیں نہ
خاصکر نماز فجر میں پڑھے جیسا کہ مغرب فجر میں قنوت پڑھنا صحیح بخاری میں مروی ہے اور نیز سنن ابوداؤد
وغیرہ میں ہے ابن عباس رض سے کہ ظہر عصر مغرب عشا فجر میں پے در پے رکعت اخیرہ میں بعد رکوع کے قنوت
باواز بلند حضرت پڑھتے تھے اور مقتدی لوگ آمین کہتے تھے اور جب حادثہ وغیرہ موقوف ہوا تو قنوت
بھی موقوف ہوئی جیسے کہ جامع ترمذی وغیرہ صحاح کی کتابوں میں موجود ہے اور خود انس رض سے مروی
ہے ساتھ سند صحیح کے جیسے کہ صحیح ابن خزیمہ میں مروی ہے کہ انس رض کہتے ہیں کہ بلاریب رسول خدا نہیں
قنوت پڑھتے تھے مگر جب حادثہ نازلہ کے وقت جیسا کہ تلخیص حبیر میں حافظ ابن حجر رح نے لکھا ہے حیث قال و
روی ابن خزیمة فی صحیحه من طریق سعید عن قتادة عن انس ان النبی صلی الله علیه و سلم لم یکن
یقنت الا اذا دعا لقوم او دعا علی قوم اور نیز حضرت انس رض سے مروی ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں قنوت ہمیشہ پڑھتے تھے وہ جھوٹا ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رح نے تلخیص میں بیان
کیا ہے روی الخطیب عن عاصم بن سلیمان قلنا لانس ان قوما یزعمون ان النبی صلعم لم یزل
یقنت فی الفجر فقال کذبوا انما قنت شهرا و احدا یدعو علی حی من احیاء العرب انتہی اور ایسے ہی
امام ابن القیم رح نے زاد المعاد میں بسط کے ساتھ لکھا ہے کہ حضرت انس رض نے فرمایا کہ جو لوگ مجھسے
دوام قنوت نماز فجر میں بیان کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور بعض کا شبہ کرنا کہ خطیب کی روایت میں
قیس بن ربیع ہے اور وہ ضعیف ہے تو قابل حجت نہوئی سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ شبہ شبہ ہی ہے اور
واقع میں کچھ بات نہیں ہے کیونکہ صرف یحیی ہی نے ضعیف کہا ہے بسبب اس بات کے کہ وہ حدیث
کرتا ہے عبیدہ سے حالانکہ وہ حدیث اوس میں آئی ہے منصور سے یعنی منصور کی جگہ عبیدہ کا نام لیتا
ہے سو یہ بات کچھ اسکے ضعف کی نہیں ہے کیونکہ منصور اور عبیدہ دونوں ثقہ پکے راوی ہیں اور نیز
آدمی کو وہم ہو ہی جاتا ہے اور ایسا کون ہے محدثین میں سے کہ ایسی بات سے محفوظ رہا ہو اور نیز
باوجود اسکے باقی تمام محدثین نے قیس کو ثقہ پکا راوی کہا ہے جیسے کہ زاد المعاد میں بسط کے ساتھ لکھا
ہے اور نیز ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ قنوت نازلہ ہی کے وقت تھی نہ ہر وقت جیسا کہ حافظ
ابن حجر نے تلخیص میں بسط کے ساتھ لکھا ہے کہ قنوت نازلہ ہی کے وقت مخصوص ہے حیث قال فائدہ
ورد ما یدل علی ان القنوت یختص بالنوازل من حدیث انس اخرجه ابن خزیمة فی صحیحه و من

یہی کتابیں ہیں کہ دار و مدار دین اسلام کا اور شناخت علامت ہیں فرقہ ناجیہ بننے کی اور مفتی بہا ہیں سنت جماعت کے نزدیک ہر عمل عقیدہ اخروی دنیوی میں اور جسقدر روئے زمین پر کتابیں فتاوی میں کیسے ہی بڑے کیوں نہوں کیسے ہی معتبر امام مجتہد عالم فاضل ولی غوث قطب کی تصنیف تالیف کیوں نہ ہوں جبتک یہ صحاح ستہ کے موافق مطابق نہوں تو بلاریب ہرگز ہرگز قابل اعتبار نہیں ہیں صحاح ستہ ہی کا اعتبار رہیگا اور حدیث کی کتابیں صحاح ستہ کے ماسوا جس قدر ہیں وہ سب کی سب انہیں کی معاون خادم ہیں انہیں کے نام لیوا اہلہوئے ہیں **الغرض** جس شخص کو سنت جماعت بننا منظور ہو فرقہ ناجیہ کے دفتر میں اپنا نام درج کروانا مناسب سمجھتا ہو ما انا علیہ واصحابی کا خواہاں ہو پسند کرتا کراتا ہو اور اسکی سیر کا مشتاق ہو تو اسپر فرض ہے کہ صحاح ستہ کو مضبوط پکڑے سُنے سنائے پڑھے پڑھائے وعظ درس کہے کہلوائے انہیں کو مفتی بہا قرار دے حدیث و تفسیر ہی کو علم سمجھے سمجھائے اور ان کے ماسوای علوم کو کسب ہنر جانے تب کہیں دین اسلام کا حسن قبح نظر آئے گا ورنہ مرنے کے بعد حقیقت حال معلوم ہو جائیگا صحاح ستہ میں برابر ہے پڑھنا قنوت کا اور نیز ترک قنوت کا اور نیز سنن وغیرہ میں مروی ہے کہ نماز فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھنے کو بعض صحابہ محدث بدعت کہا کرتے تھے جیسا کہ سعید بن طارق نے اپنے باپ طارق صحابی سے دریافت کیا کہ آپنے نماز پڑھے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور امیر المومنین ابوبکر اور امیر المومنین عمر اور امیر المومنین عثمان کے اور نیز پانچ برس نماز پڑھے یہاں کوفہ میں پیچھے امیر المومنین علی کے بھلا بتاؤ تو ابا جان کیا رسول اللہ اور خلفاء اربعہ خاصکر نماز فجر میں قنوت پڑھتے تھے طارق نے کہا اے میرے پیارے بیٹے یہ تو بدعت ہے اور ایسے ہی ابن عباس رض سے مروی ہے کہ اونہوں نے بھی فرمایا کہ قنوت نماز فجر میں بدعت ہے جیسا کہ دار قطنی وغیرہ نے اون سے نقل کیا ہے عن سعید بن جبیر قال اشهد انی سمعت ابن عباس یقول ان القنوت فی صلوٰة الفجر بدعة اور ایسے ہی ابن عمر سے مروی ہے کہ اونہوں نے بدعت کہا ہے جیسا کہ ابن عدی نے سند لا بامن کے ساتھ نقل کیا ہے عن ابن عمر انه ذکر القنوت فقال والله انه بدعة کذا فی الزیلعی اور نیز ابن عمر سے منقول ہے کہ میں کسی صحابی سے نماز فجر میں قنوت کا پڑھنا نہیں یاد رکھتا ہوں جیسا کہ بیہقی وغیرہ نے نقل کیا ہے حیث قال عن ابی مجلز قال صلیت مع ابن عمر صلوٰة الصبح فلم یقنت فقلت له لا ارا ک تقنت فقال لا احفظه عن احد من اصحابنا سو جسکہ دعا قنوت کا پڑھنا ہمیشہ نماز فجر میں نہ حضرت رسول مقبول سے ثابت ہے اور نہ صحابہ اور

والحزن ترجمہ بسم اللہ سر پر ہاتھ پھیرتا (پھیرتے) ہوں میں ساتھ مدد برکت وسیلے نام پاک معبود کے الذی وہ معبود کہ لا نہیں ہے الہ کوئی لائق وسیلہ پکڑنے برکت لینی نذر نیاز کرنی توقع پر نفع نقصان کے بہت ڈر خوف رکھنے منت ماننے چڑھاوا چڑھانے کے نہیں کوئی لائق استعانت کے کہ اوس کے زیارت گاہ مکان کے ارد گرد جنگل جانور کا آداب تعظیم رکھیئے دور دور سے اوسکی زیارت کو آئے۔ فیض برکت طلب کیجئے حاجتیں مرادیں پوری کرائیے اور اوسکے نام کے نعرے ماریئے ضربیں لگایئے اوسکے نام پر جانور پالیئے کھانے پکائیے دیگیں چڑھائیے اوسکا نام اوٹھتے بیٹھتے بطور تبرک کے لیئے بیشک نہیں ہے کوئی لائق ان کاموں کے الا مگر ہو وہی الرحمن بخشش کرنے والا الرحیم مہربان شفقت رحم والا اللھم اے لائق بخشش انعام اکرام گڑگڑانے محبت رکھنے کی اذہب دور کر لیجا کھو دے عنی مجھسے الھم رنج غم فکر مصیبتیں و اور الحزن حزن غمگینیاں صدمیں تکلیفیں چوٹیں تاریخ خطیب ابن النجی میں یوں روایت مرقوم ہے کہ داہنے ہاتھ کو سر پر پھیرتے اور فرماتے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ترجمہ اسکا لکھا گیا ہے اوسکو یاد رکھنا اور اس کے موافق عمل عقیدہ درست کرنا ضروریات سے ہے اور اتباع سنت ہی کو خو عادت ٹھیرانا رہے اکثر لوگ سر پر ہاتھ پھیرتے ہیں مگر سنت طریق سے محروم ہیں اسلیئے کہ دعائے مسنون اُسنے متروک ہے گھڑی گھڑائی ترشی ترشائی پڑھتے پڑھاتے ہیں بدعت شرعی اسیکو کہتے ہیں کہ سنت نبی کی عادت کو اوٹھا دے موقوف کر دے آپ جم جائے رسوخیت پا جائے **فصل** جو جو دعائیں مذکور ہوئی ہیں انکا پڑھنا کسی خاص نماز کے ساتھ نہیں ہے کہ فلان نماز کے پیچھے پڑھی جائیں اور فلان نماز کے پیچھے نہیں بلکہ ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد پڑھنا انکا مسنون ہے اب وہ دعائیں بیان ہوتی ہیں کہ خاص خاص نمازوں کیلئے ہیں انکو بھی پڑھے اور انکو بھی اور اپنے مالک کے یہاں بڑے بڑے درجے پائے **سنن وغیرہ** میں بسند ابوذر رضی وغیرہ صحابہ سے مرفوعاً ثابت ہے کہا زاد المعاد میں نقل کر کے جامع ترمذی سے کہ اسناد اسکی صحیح ہے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مرد عورت بعد نماز فرض مغرب اور صبح کے پہلے سے کلام کرنے اور سونہ سوڑنے اور پاؤں ہٹانے کے اس کلمہ کو دس مرتبہ کہا کریگا تو اسکے لئے اس کلمہ کو دس بار کہنے کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ دور ہونگے اور دس درجے بلند کیئے جائینگے اور ہوگا یہ کلمہ اوسکے لئے ثواب میں برابر آزاد کرنے چار غلاموں کے اور نیز ہوگا یہ کلمہ اُس کے لئے

حدیث ابی ہریرۃ اخرجہ ابن حبان بلفظ کان لا یقنت الا ان یدعو لاحد او یدعو علی احد
و اصلہ فی البخاری من الوجہ الذی اخرجہ منہ ابن حبان بلفظ کان اذا اراد ان یدعو
علی احد او یدعو لاحد قنت بعد الرکوع انتہی اور نیز ابن حبان میں بتصریح کے ساتھ ہے حضرت
ابو ہریرہ سے بطریق رفع کہ آنحضرت صلعم ہمیشہ دعائی قنوت نماز فجر میں نہیں پڑہتے تھے جیساکہ زیلعی میں
موجود ہے اور نیز خود حضرت انس رض ہمیشہ دعائی قنوت نماز فجر میں نہیں پڑہتے تھے جیساکہ زیلعی میں غالب طحان سے
منقول ہے قال کنت عند انس بن مالک شہرین فلم یقنت فی صلوۃ الغداۃ انتہی اور نیز ابن مسعود
ابن زبیر وغیرہ صحابہ کرام سے منقول ہے کہ وہ دعائی قنوت نماز فجر میں نہیں پڑہتے تھے جیساکہ زیلعی میں
ہے اور حضرت انس رض کی وہ حدیث کہ جسمیں مذکور ہے دوام پڑہنا قنوت کا نماز فجر میں اسکا حال سنئے۔
اول تو وہ حدیث ضعیف ہے قابل حجت کے نہیں ہے کیونکہ اوسکا راوی ابو جعفر رازی ہے اور وہ
ضعیف راوی ہے خلط ملط کرنے والا ہے بھولتا بہت ہے غلط غلط باتیں مسئلے اساتذہ مشہورین
سے اکیلا ہی روایت کرتا ہے اور ہم سبق اوسکا کوئی بھی اوسکا ساتھ اس بات میں نہیں دیتا ہے دوم
حدیث کا مطلب مقصود وہ نہیں ہے جو شافعیہ سمجھے ہیں قنوت کے معنی یہاں خاص دعائے
قنوت کے نہیں ہیں بلکہ یہاں قنوت سے مراد طوالت ارکان نماز یعنے قرأۃ قومہ وغیرہ میں ہے
جیساکہ صحیح حدیث میں آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ یعنے
افضل اولی بہتر وہ نماز ہے کہ جسمیں قنوت یعنی قرأۃ اور دعائے قومہ دراز ہو اور یہ اظہر من الشمس ہے
والبین من الامس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور خاصکر خلفاء اربعہ کے زمانہ و
موجودگی میں بہ نسبت اور نمازوں کے نماز فجر میں تمام ارکان نماز دراز ہوتے تھے جیساکہ ماہر صحاح ستہ
پر مخفی یوشیدہ نہیں ہے بلکہ خود اللہ تعالی ہی فرماتا ہے وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ
مَشْهُوْدًا یعنے فجر کی نماز میں قرأۃ وغیرہ طول طویل کیا کرو کہ وقت متبرک ہے فرشتے حاضر ہوتے
ہیں اور نیز صحیح بخاری صحیح مسلم میں ثابت ہے کہ حضرت انس رض قومہ میں اسقدر دیر تک ٹھہرے رہتے تھے
کہ بعض لوگ اپنے زعم گمان میں یہ خیال کرتے کہ شاید آپ بھول گئے ہیں حضرت انس رض فرماتے
کہ تم ہی بھول گئے ہو کہ سنت کا خلاف کرتے کراتے ہو میں تو آنحضرت صلعم جیسی نماز پڑہتا ہوں
کہ آپ قومہ وغیرہ میں ہمیشہ دم مرگ تک دیر ہی کے ساتھ نماز پڑہتے پڑہاتے تھے اور نیز انس رض سبب

جوازیعنے نجات پانا پار اور نا آگ جہنم سے لکھا جائے گا دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ترجمہ۔
اللہم اے لائق گرگرانے محبت رکھنے بھروسہ اعتماد تکیہ کرنے حکم برداری نہ حکم عدولی کرنے پناہ دینے
کے اجرنی پناہ دیجئو مجھکو چھوڑ دیجئو مجھکو خلاص کردے مجھکو من النار آگ جہنم سے اور نیز صحیح حدیث میں
آیا ہے کہ جب کوئی آدمی خوش عقیدہ عورت ہو یا مرد تین بار کہے کہ یا اللہ دوزخ سے مجھکو بچادے تو
دوزخ کہتی ہے اے اللہ معبود برحق اوسکو تو بچا ہی دے مجھ سے اور ایسے ہی جب بہشت کا سائل
ہوتا ہے تو جنت کہتی ہے اے بار خدایا اسکو داخل کر یہو نچادے مجھ میں زہی نصیب اُن مردوں
عورتوں کے کہ اونکو ڈر خوف ہول دہشت دوزخ نے بوڑھا ضعیف کردیا اتباع شہوات میں اور طمع
غبت اُخروی نے قوی اور ہوشیار کردیا اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں سنن نسائی وغیرہ میں
ساتھ سند صحیح کے حضرت ابوایوب وغیرہ رضہ سے مرفوعاً ثابت ہے بعد نماز مغرب اور صبح کے پڑہنا اس
دعا کا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُتَقَبَّلًا ترجمہ اللہم اے لائق گرگرانے عاجزی
انکساری فروتنی کرنے محبت رکھنے کے اِنی بلاریب ضرور ہی میں اسئلک سوال کرتا کرتی ہوں تجھ سے رزقا طیبا
رزق روزی کمائی حلال ستھری تجارت خرید فروخت کھیتی باڑے کا وا اور سوال کرتا کرتی ہوں میں
تجھسے علما علم نافعا نفع دینے والے یعنی قرآن حدیث کا کہ اوسیکا پڑہنا پڑھانا سننا سنانا وعظ درس
کہنا کہلوانا نصیب ہو وا اور سوال کرتا کرتی ہوں میں تجھسے عملا عمل کام عقیدہ متقبلا قبولیت منظوریت
والے کا کہ جو عمل عقیدہ موافق تعلیم قرآن مجید اور صحاح ستہ کے ہو (جسکو عرف میں کتاب اللہ اور سنت
رسول اللہ کہا جاتا ہے) تو اس کے کرنے کرانے رکھنے رکھوانے کا ذوق شوق ہو شرح السنہ
میں لکھا ہے جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے اذکار میں نقل کیا ہے قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَیْسٍ بَلَغَنَا اَنَّ الْاَرْضَ
تَعِجُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ نَوْمَةِ الْعَالِمِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ انتہی یعنے علقمہ بن قیس نے کہا ہے کہ پونچی ہے ہمکو یہ بات
کہ زمین چلاتی شور وغل کرتی ہے اللہ کی طرف سو جانے سے عالم کے یعنی قرآن حدیث کے جاننیوالے
کے سو جانے سے) بعد نماز صبح کے کیونکہ یہ وقت بڑا قبولیت کا ہے چاہیے کہ پڑھے پڑہاے وعظ درس
کہے سُنے ورنہ ہر وقت عالم قرآن حدیث پر لازم ہے کہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ کا بازار گرم رہے تبلیغ
احکام میں سُستی نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ
لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ الآیۃ لیکن افسوس صد افسوس کہ ہمارے زمانہ کے علماء کا برعکس حال ہو رہا ہے حالانکہ آنحضرت

سبب حفاظت پناہ آگر بچاؤ شیطان مردود سے اور کوئی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ اُس شخص کو ہلاک کرے
یعنے ہمیشہ کو جہنم میں پہنچاوے سوا شرک کے اور ہوگا وہ شخص مرد عورت اللہ کے ہاں ہر ایک سے افضل
اور بہتر ہاں البتہ اگر کوئی زیادہ کہے گا تو وہ ضرور اس سے افضل ہوگا کلمہ یہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ لائق نہیں ہے
کوئی نبی ولی غوث قطب عابد زاہد امام شہید جن بھوت پری اس لائق کہ وہ کچھ بُرا بھلا کسی کا کر سکے یا چاہے
کر دکھائے یا اوسکو اختیار تصرف کسی کام میں ہو پھر اسپر اُس کے لئے بڑائیاں تعریفیں خوبیاں بیان کیجئے
اوسکی نذر نیاز ٹھہرائے منت مانئے چڑھاوا چڑھائے ادب تعظیم بجالائے حکم برداری کیجئے نہیں ہے الٰہ
اس لائق کوئی بزرگ وغیرہ الا اللہ مگر اللہ وحدہ وہی اکیلا لا نہیں ہے کوئی شریک شریک سا بھی ان
کاموں میں لہ واسطے اوس کے لہ اُسی اکیلے کے لئے ہے الملک ملک سلطنت تصرف اختیار خبرگیری
نفع نقصان پہونچانا برکت بے برکت کرنا۔ بڑھانا گھٹانا مال اسباب میں ہو اور جب تمام گٹھری اوسی کے
ہاتھ ہے کہ سیاہ کرے خواہ سپید تو لہ اوسی کے لئے ہیں الحمد تمام تعریفیں بڑائیاں خوبیاں کیوں نہوں
بیدہ اوسی کے ہاتھ میں تو ہیں الخیر تمام بھلائیاں برکتیں ہر قسم کی ترقیاں نصیبے کی باتیں یحیی وہی ہر چیز کو
زندہ کرتا عیش آرام عمدہ اچھی گذران کراتا ہے ویمیت اور وہی ہر چیز کو مارتا ہے رنج غم صدموں تکلیفوں
مصیبتوں میں بے آرام بے چین اوقات بسری کراتا ہے و اور کیوں نہ ہو وہی تو ہے علی کل شئی قدیر
ہر چیز پر قادر قابض اختیار والا اس دعا کو سیکھنا ہر مرد عورت پر فرض ہے اور اسی کے موافق اعتقاد
رکھنا ضرور ہے تب کہیں ایمان اسلام کا اتہ پتہ لگے گا اور درجے بھی تب ہی نصیب ہونگے کیونکہ اعتقاد کا
درست کرنا سب نیکیوں سے مقدم ہے ورنہ صرف خیالی پولاؤ پکانا ہے اور اعتقاد اسیکا نام ہے جو
اس دعا میں مذکور ہے کہ غیر اللہ کو چھوڑ دیجئے ہر بھاری بھرکم سے دست بردار ہو جائے لیکن سیدھی
راہ اللہ ہی دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے یا اللہ مجھکو اور میری اولاد از و آج احباب بہن بھائیوں اور
انکی اولاد از و آج احباب کو بھی یہی راہ بتا دے اے ہمارے مالک حاکم سردار ہمارا کتاب اللہ اور
صحاح ستہ ہی پر خاتمہ کر اے ہمارے مالک اس دعا کو شن قبول فرما سنن ابو داؤد وغیرہ میں حضرت
مسلم تمیمی رضہ سے مرفوعاً ثابت ہے کہ بعد نماز یعنے فرض صبح و مغرب کے پہلے کلام بات کرنے سے سات
بار پڑھنے سے اس دعا کے یہ ثواب درجہ ملتا ہے کہ اگر اوس رات دن میں آدمی مر گیا تو اوس کے لئے

نہ دیر لگانے کے قومہ میں اور نیز بسبب بیٹھنے کے درمیان ہر دو سجدہ کے یعنی جلسہ کے کیا کرتے تھے اور نیز
براء بن عازب رضہ سے صحاح میں موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع سجود قومہ جلوس بین
السجدتین برابر یعنے ایک دوسرے کے قریب قریب تھا اور نماز فجر میں قراءۃ بھی آپ بہ نسبت اور
نمازوں کے زیادہ پڑھتے تھے یعنے ساٹھ سے سو آیت تک جیساکہ صحاح ستہ میں موجود ہے اور نیز آپکی
عادت تھی کہ جب قراءۃ دراز پڑھتے تو رکوع سجود قومہ میں بھی دیر ویسے ہی لگاتے اور جب قراءۃ
مختصر پڑھتے تو قومہ وغیرہ میں بھی اختصار کرتے جیساکہ ماہر افعال اقوال نبویہ پوشیدہ نہیں ہے اس
بیان سے صاف ظاہر ہوگیا کہ حضرت انس رضہ کی حدیث میں کچھ تعارض مخالفت نہیں ہے کیونکہ جس حدیث
میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے اوسکا مطلب یہ ہے کہ قومہ میں دعا
دیر تک پڑھتے تھے جسکا پہلے اس رسالہ میں بیچ بحث رکوع قومہ کے بیان ہوا نہ خاصکر اللھم اھد فی
الخ جو عوام الناس میں دعائے قنوت مشہور ہے اور اگر شبہہ کیا جائے کہ فجر کے ساتھ کیوں مخصوص کیا
تو جواب اس شبہہ کا یہ ہے کہ خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ فجر کی نماز میں بہ نسبت اور نمازوں کے قومہ
وغیرہ میں دیر زیادہ کرتے تھے بسبب دراز کرنے قراءۃ کے نماز فجر میں اور چونکہ یہ وقت کاہلی سستی کا ہے
کہ لوگ عجلت جلدی بہت کرتے ہیں اس سبب سے خاص کیا کہ لوگوں کو عبرت ہو کہ ہم کسطرح نماز پڑھتے
ہیں اور آنحضرت صلعم کس طرح پڑھتے تھے اور نیز سائل یعنے پوچھنے والے کے سوال کے مطابق جواب
دیا یعنے اوس نے پوچھا کہ نماز فجر کے قومہ وغیرہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیر کرتے تھے۔
حضرت انس رضہ نے جواب دیا کہ آپ کا قنوت یعنے شعار دعا قومہ وغیرہ میں کرنا ہمیشہ تا دم مرگ
تھا اور ایسے ہی اوس حدیث کا مطلب ہے کہ خلفاء اربعہ بھی ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے یعنی نماز میں تعدیل
ارکان خاصکر قومہ میں دیر کرتے تھے دم مرگ تک جیساکہ زاد المعاد میں امام ابن القیم رح نے بسط
کے ساتھ لکھا ہے اور جن حدیثوں میں حضرت انس وغیرہ صحابہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور خلفاء اربعہ نے قنوت ہمیشہ نہیں پڑھی ہے بلکہ کبھی پڑھی ہے اور کبھی نہیں اوسکا مطلب
یہ ہے کہ قنوت یعنے دعا یا بدد عا وقت نازلہ حادثہ عارضہ کے پڑھتے تھے جب حادثہ موقوف ہوا تو
قنوت یعنی دعا بدد عا بھی موقوف ہوئی جیساکہ حضرت انس وغیرہ رضہ کے تمام حدیثوں کے ملانے جمع
کرنے سے معلوم ہوتا ہے جیساکہ شروع فصل ہذا میں بیان ہوا اب اسمیں تمام حدیثوں کا ٹھیک ٹھیک

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جیسا کہ قسطلانی شرح صحیح بخاری میں مرفوعا موجود ہے کہ جیسے انبیاء علیہم السلام تبلیغ رسالت سے پوچھے جاوینگے ویسے ہی عالم مولوی واعظ مفتی پوچھے جائینگے کہ تمنے علم قرآن وحدیث لوگوں کو پہونچایا یا نہیں آپ میرے پیارے بھائیوں فرقہ اہل علم قرآن وحدیث سے دریافت ہے کہ اے میرے پیارو کیا جواب تیار کر رکھا ہے کہدو کہ یہ جواب ہے کہ تو برای وصل کردن آمدی مبرای فصل کردن آمدی مصلحت وقت ضرور چاہیے تمام جہان سے کون بُرا بنے اپنی عزت آبرو کون کھوئے اپنی اپنی کرنی اپنی اپنی بھرنی سوذرا ملاحظہ فرمائیے تہ دل سے غور کیجئے پھر مجھکو سمجھائیے جلد جواب عنائت کیجئے کیوں صاحب بتاؤ تو بھلا اس آیت کا کیا مطلب ہے ان الذین توفہم الملئکۃ ظالمی انفسہم قالوا فیما کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا فاولئک ماواہم جہنم وساءت مصیرا اور نیز اس مضمون کی بہت آیتیں قرآن میں ہیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارا منصب تمہاری عزت آبرو بنیوں کے منصب اونکی عزت آبرو سے بڑھکر ہے کہ اونکو تبلیغ احکام پر تمام جہان کا دشمن بنوایا اور سب کے سب ہی کو کسی نہ کسی وبال جنجال میں ڈالا اور اپنوں بیگانوں سے جدا کر دیا اور تم سب کے میٹھے سب سے شکر شیر کی طرح خلط ملط کسی سے بھی بُرے نہیں بھلا بتاؤ تو ابراہیم خلیل اللہ کو تمہارے جیسی عقل سمجھ نہ تھی بتاؤ تو وہ آگ میں کیوں جھونکے گئے بنی اسرائیل یعنے یہود کے ہاتھ سے ایک ایک دن چار چار سو نبی جان سے مارے گئے کسی کا دھڑ آرہ سے دو ٹکڑے کیا گیا بعض کا گوشت پوست لوہے کے کنگھوں سے کھسوٹا گیا بیبیوں اپنے وطن ملک شہر سے جلاوطن بھی کئے گئے بھوکے پیاسے بھے رہے برہنے ننگے بھی توحید الوہیت کے لئے کئے گئے اصل بات یہ ہے کہ اونہوں نے مصلحت وقت صلح کل کا سبق نہیں پڑھا تھا ورنہ کیوں تمام جہان کی بوچھاڑیں اپنے اوپر آنے دیتے اصل بات یہ ہے کہ اونکو اپنے مالک حاکم اور اوسکی پاریٹ کا ڈر تھا اور ہمسے خوف ڈر آخرت کا اوٹھ گیا ہے محبت دنیا غالب آرہی ہے اے پیارو آخر دنیا چند روزہ ہے اصل عزت آبرو منصب عروج ترقی اللہ ہی سے طلب کرو رازق معاون مددگار فتح دہندہ شکست کنندہ اللہ رب العزت ہی کو جانو توحید الوہیت اتباع سنت اپنے بیگانوں میں پھیلاؤ لیکن یہ تب نصیب ہوگا جب قرآن صحاح ستہ ہی کو کھلم کھلا اول سے آخر تک مروج کروگے پھیلا دوگے مفتی بٹھراؤ گے جیسا کہ قرآن صحاح ستہ والوں نے سمجھا ہے عمل عقیدہ لائے ہیں ویسا ہی تم سمجھو اور اپنے اجتہادات کو بالائے طاق رکھو

نماز میں رکوع سے پہلے بعد ختم کرنے قرأۃ کے یا پیچھے رکوع کے قنوت پڑھے لیکن پیچھے رکوع کے یعنی قومہ میں پڑھنا افضل اور اولی ہے کہ اسطرف حدیثیں بہت صحیح ہیں اور نیز قومہ میں دیر لگانا شرعاً مطلوب ہے اور خلفاء کا بھی عمل اسی پر رہا ہے اذکار اور طبرانی وغیرہ میں حضرت عمر حضرت علی وغیرہ صحابہ کرام سے منقول ہے کہ جب اونپر دین کے بارے میں مصیبت پڑتی تو دشمنان دین کے لئے اللہ میاں سے یہ دعا گڑگڑا کر نماز میں بعد رکوع کے کرتے کراتے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَنَخْلَعُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ نَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ اَللّٰھُمَّ عَذِّبْ کَفَرَۃَ اَھْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَاءَکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَالْحِکْمَۃَ وَثَبِّتْھُمْ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِکَ وَاَوْزِعْھُمْ اَنْ یُّوْفُوْا بِعَھْدِکَ الَّذِیْ عَاھَدْتَّھُمْ عَلَیْہِ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ اِلٰہَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ ترجمہ اللھم اے لائق گڑگڑانے محبت رکھنے مانگنے مدد چاہنے بخشش مانگنے خبرگیری کرنیکے انا بیشک ہم تحقیق ہم اقرار کرتے ہیں کہ نستعینک تجھی سے ہم دین دنیا کے کاموں میں مدد اعانت وسیلہ یاری چاہتے ہیں اور چاہیں گے واو ر نستغفرک ہم اپنے گناہ قصور خطائیں بھول چوک نافرمانیاں تجھی سے معاف کراتے ہیں اور کرائیں گے واو ر لا نکفرک بے قدری کرینگے ہم تیری کہ ہم اور کسی نبی ولی جن بھوت پاس گڑگڑائیں یا ہم کسی کی نذر نیاز منت مانیں یا ہم تیری بات کلام مسئلہ فتوی کو ٹال ٹول دیں یا ہم تیرا حق چھپائیں یا ہم تیری توحید الوہیت کو چھوڑ دیں واو ر اقراری ہیں ہم کہ تو ہمیں مانتے ہیں ہم بک تجھی کو ان کاموں میں واو ر نخلع چھوڑتے ہیں ہم من یفجرک اوس کسی کو جو مخالفت کرے تیری اپنا ہو خواہ بیگانہ اللھم اے ان سب باتوں کے مستحق ایاک نعبد خاص تجھی سے محبت رکھتے ہیں ہم خاص تیری ہی اطاعت فرمانبرداری کرتے ہیں ہم خاص تجھی پر بھروسہ اعتماد تکیہ کرتے ہیں ہم خاص تیرا ہی ڈر خوف رکھتے ہیں ہم خاص تیرے ہی لئے خضوع خشوع گڑگڑانا عاجزی کرتے ہیں ہم خاص تیرے ہی لئے تعظیمیں آداب بجالاتے ہیں ہم ولک اور خاص تیرے ہی لئے نصلی نماز دعا درود وظیفہ پڑھتے ہیں ہم واو ر تیرے ہی لئے نسجد سجدہ سر جھکانا ماتھا ٹکانا ذلیل پنا ظاہر کرتے ہیں ہم واو ر الیک طرف تیری ہی نسعی سعی

مطلب آگیا ورنہ کسی کا انکار کرنا پڑے گا اور کسیکو منسوخ کہنا ہوگا اور کسی میں تعارض مخالفت پیدا کرنی پڑیگی اور یہ سب امور درست نہیں ہیں کہ اپنی عقل رسا، قیاس سے قرآن حدیث میں دخل دیا جائے بلکہ سب کو اپنے اپنے موقع محل میں عمل میں لانا ضروریات سے ہے اور چونکہ لوگوں میں اَللّٰھُمَّ اھدنی الخ کے اطلاق قنوت کا مشہور ہوگیا اس وجہ سے عوام خواص نے حضرت انس کی حدیث میں بھی قنوت کا معنی وہی مشہور معنی مراد لیلیا حالانکہ قنوت کا اطلاق قیام، سکوت، دعا، خضوع وغیرہ پر بھی قرآن حدیث میں آیا ہے جیسا کہ ماہر قرآن حدیث پر پوشیدہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کُلٌّ لَّهٗ قَانِتُوْنَ اور نیز فرماتا ہے اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ الخ اور نیز فرماتا ہے وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ اور نیز فرماتا ہے وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ اور نیز فرماتا ہے يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ اور نیز فرماتا ہے اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ اور نیز فرماتا ہے وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ اور نیز فرمایا ہے كُلُّ قُنُوْتٍ فِي الْقُرْاٰنِ طَاعَةٌ او کما قال پھر کہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت انس رضؓ کی حدیث میں قنوت مشہور ہی مراد ہے یوں تو کہا ہی نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ قنوت اَللّٰھُمَّ اھدنی الخ باآواز بلند پڑھتے تھے اور پچھلے نمازی آمین آمین کہا کرتے تھے اگر ایسا کہتے تو البتہ مفید مطلب ہوتا اوسمیں تو صرف قنوت ہی کا لفظ ہے اور قنوت کے معنی کثیر ہیں جیسا کہ بیان ہوا غرضکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اربعہ وقت حادثہ نازلہ کے قنوت پڑھتے تھے نہ ہمیشہ جیسا کہ صحاح ستہ اور اس کے متعلق کل حدیث کی کتابوں کے ماہر مخفی نہیں ہے اور نیز ایسے ہی بعض بعض نے حضرت انس رضؓ کی حدیث میں جسمیں مذکور ہے کہ دعا میں ہاتھ نہیں اوٹھائے دھوکہ کھایا ہے کہ ہاتھ اوٹھانے ہی کو وقت دعا کے مطلقاً منع کر دیا بلکہ بدعت کہنے لگے حالاں کہ حضرت انس رضؓ ہی کی حدیث میں اوٹھانا ہاتھوں کا وقت دعا کے ثابت ہے اوسکا مطلب اور ہے اور اسکا مطلب اور جیسا کہ ماہر فن حدیث پر پوشیدہ نہیں ہے اور نیز یاد رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص کر حادثہ نازلہ کی قنوت کے لئے کچھ الفاظ مقررہ معینہ نہیں ہیں بلکہ جیسا محل موقع ہوتا ویسے ہی دعا بددعا کرتے البتہ حضرت عمر رضؓ وغیرہ صحابہ کرام سے الفاظ مقررہ تعیین کے ساتھ منقول ہیں اونکو وقت حاجت حادثہ ہو یا اگر طبیعت چاہے تو پڑھا کرے اور اگر ضرورت نہ ہو جیسا کہ آجکل ہے تو ضرور ہی صدق دل سے خشوع خضوع عاجزی انکساری ڈر ہیبت امید قبولیت کے ساتھ

اکتفا لیا گیا ہے زیادہ شرح نہیں کی گئی اگر اللہ تعالیٰ کو توحید الوہیت اتباع سنت نبوی نصیب کرنا منظور ہوا تو اس سے کام چل جائے گا ورنہ فَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى کا مضمون موجود ہے یعنے جو مختصر معنی مطلب سے اندھا ہے سو وہ شرح یعنے کھولنے سے اور زیادہ اندھا ہوگا مگر وفاء عہد قول اقرار کا تھوڑا سا مطلب کھولا جاتا ہے راضی رہو خواہ ناراض سو تم سنو اے میرے بہن بھائیو ہوشیار ہو کر شاید ہم تم پر فضل خدا ہو جائے اول عہد پیمان کہ پورا کرنا اوس کا ہم پر فرض ہے توحید الوہیت ہے کہ اسمیں ہرگز ہرگز کوئی بہی بسبب غفلت یا جہالت تقلید کی معذور نہ کیا جاوے گا برابر جہنم رسید ہوگا جیسا کہ اللہ پاک اپنی کلام پاک میں فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۔ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۔ دوسرا عہد نبیوں خلیفوں عالموں مولویوں سے لیا گیا کہ علم آسمانی یعنے قرآن حدیث کو لوگوں پر ظاہر کرنا ہوگا ہرگز ہرگز چھپانا نہ ہوگا اگرچہ جان مال کا ضرر نقصان ہو ورنہ برا انجام کار ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۔ الآیہ اور نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو علماء واعظ درس کہنے والے مولوی پڑھنے پڑھانے والے مفتی فتوی دینے والے علم آسمانی یعنی قرآن حدیث کو کہ جسمیں احکام واضح کئے ہوئے ہیں اور ہدایت بھی اوسی میں ہی چھپاتے ہیں سو وہ بیشک اللہ کے نزدیک ملعون مردود ہیں اور تمام مخلوقات اون پر لعنت پھٹکار کرتی ہے جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ الآیۃ تیسرا عہد اقرار عام خاص سے یوں لیا گیا ہے کہ جب کبھی تمہارے پاس کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پہونچی یا کوئی اللہ والا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ یعنے قرآن اور صحاح ستہ کی تصدیق کرے کرائے تو ضرور ضرور اوسکو ماننا ہوگا اور اوس کی مدد اعانت مال جان سے کرنی ہوگی ورنہ تمہارا نام دفتر فساق فجار میں درج کیا جاویگا جیسا کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی کلام پاک میں بطور پیشین گوئی کے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ

کوشش کرتے ہیں ہم واور بخفد بہت ہی دوڑتے ہیں ہم واور نرجو امید رکھتے ہیں ہم رحمتک تیری ہی رحمت
فضل انعام اکرام بخشش کی واور بخشی ڈرتے ہیں ہم عذابک عذاب سزا مار پکڑ تیری سے ان بحقیق عذابک
عذاب تیرا الجد وقہی بالکفار ساتھ بیقدرون حق چھپانے والوں توحید الوہیت کے چھوڑنے والوں کے
ملحق لاحق چمٹنے والا ہے اللھم ای مالک بے پرواعذب عذاب غارت نیست نابود کر تو کفرۃ حق چھپانے
والوں توحید الوہیت چھوڑنے والوں کو اہل الکتاب پڑھے لکھوں (یعنے مسلمانوں یہودیوں نصرانیوں)
میں سے الذین وہ جو یصدون روکتے باز رکھتے منع کرتے ہیں تیری مخلوقات کو عن سبیلک تیرے
سیدھے رستے سے جو قرآن حدیث ہے واور یکذبون جھٹلاتے ہیں رسلک تیرے بھیجے ہوؤں کے
کلام حکم مسئلہ فتوی کو (جو کتاب اللہ واور صحاح ستہ میں ہے واور یقاتلون لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں
اولیارک تیرے پیاروں دوستوں محبوں سے (جو سنت جماعت فرقہ ناجیہ مشہور اہل حدیث ہیں)
اللھم ای ساری گٹھری کے مالک مختار اغفر بخشش کر ساقی دے پردہ پوشی کر للمومنین واسطے
ماننے والوں مردونکے توحید الوہیت ذات صفات کو واور نیز المومنات ماننے والیوں عورتوں
کے واور نیز المسلمین قرآن حدیث پر عمل کرنے والوں مردوں واور نیز المسلمات قرآن حدیث پر عمل کرنیوالیوں عورتوں
کے واور اصلح سنوار ٹھیک ٹھاک کر تو ذات بینہم کاروبار انکے واور الف الفت محبت پیار اخلاص
دے تو بین درمیان قلوبہم انکے دلوں کے واور اجعل کر تو فی بیچ قلوبہم انکے دلونکے الایمان توحید
(یعنے قرآن) واور الحکمۃ سنت (یعنی حدیث) واور ثبتہم ثابت قدم رکھ تو انکو علی اوپر ملۃ طریقہ
مذہب چال چلن رسولک بھیجے امام پیر مرشد بھیجے ہوئے تیرے کے جنکا نام پاک ہے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم واور اوزعہم بواسطہ الہام کے توفیق دے تو انکو ان اس امر کی کہ یوفوا پورا کریں۔
بعہدک عہد قول اقرار پیمان تیرے کو الذی وہ جو عاہدتہم عہد لیا تو نے اون سے وانصرہم اور مدد
کر تو انکی علی اوپر عدوک اپنے دشمنوں واور عدوھم اونکے دشمنوں کے الٰہ اے معبود بزرگ برحق
سچے واور اجعلنا کر تو ہمکو بھی منہم انہیں میں سے ہر مرد عورت مدعی ایمان اسلام پر فرض ہے کہ
اس دعا قنوت کے معنی کو خوب سمجھے اور اپنے عمل عقیدہ کو اسکی تعلیم کے موافق درست کرے
کرائے کیونکہ نجات ایمان اسلام اخروی اسی پر موقوف ہے اور اگر اس کے سوا عقیدہ ہوا تو یاد
رہے کہ وہ ایمان اسلام دنیاوی ہے اوسپر نجات اخروی نہیں ہے اس قنوت کے معنی ہی پر

سلام کرینگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ الآیہ عہد اقرار پر رہنے والوں کے لئے بہت کچھ اللہ رسول کی طرف سے منقول ہے مگر ایمان والے کے لئے یہی بس اور کافی ہے کیونکہ یہ رسالہ طوالت کی گنجائش نہیں رکھتا ہے وباللہ التوفیق طبرانی وغیرہ حضرت علی رضؓ سے منقول ہے کہ وہ لوگوں کو قنوت بھی سکھایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ اَللّٰهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِیْنَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِكَ وَیُكَذِّبُوْنَ اٰیَاتِكَ وَیُقَاتِلُوْنَ رُسُلَكَ وَیَتَعَدَّوْنَ حُدُوْدَكَ وَیَدْعُوْنَ مَعَكَ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ عَمَّا یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا ترجمہ اللھم اے مالک مزمی حاکم سردار عظمت بزرگی والے ہر چیز کی خبر رکھنے والے دبدبہ شان شوکت والے تمام جہان کی حاجتیں روا کرنیوالے سب سے نرالے آنا بلاریب ضرور ہی ہم نستعینک تجھ ہی سے دین دنیا کے کاموں میں مدد چاہتے ہیں واور نستغفرک خطاؤں گناہوں بھول چوک سے بخشش معافی چاہتے ہیں ہم تجھ ہی سے واور نثنی تعریف بڑائی کرتے ہیں ہم علایک اویر تیرے الخیر اچھے اچھے القابوں عمدہ عمدہ الفاظوں کے ساتھ ولا اور نہیں نکفرک بے قدری ناشکری کرتے ہیں ہم تیری ونخلع اور الگ ہوتے ہیں ہم ونترک اور چھوڑ چھاڑ دیتے ہیں ہم ملنا جلنا من یفجرک اس شخص سے کہ مخالفت نافرمانی حکم عدولی کرتا ہے تیری اپنا ہوخواہ بیگانہ اللھم اے معبود محبوب مطلوب ہمارے ایاک خاص تجھ ہی کو نعبد اپنی بیگانے چھوٹی بڑی بزرگی کو حاجر محتاج ذلیل جان کر راضی رکھنا چاہتے ہیں ہم ولک اور تیرے ہی لئے نصلی نماز پڑھتے ہیں ہم نہ کسی نبی ولی کے لئے کہ نماز غوثیہ یا نماز رسولیہ پڑھیں واسجد اور تیرے ہی لئے سر جھکاتے تعظیمیں بجالاتے ہیں ہم نہ کسی نبی ولی کے لئے والیک اور طرف رضامندی تیری ہی کے نسعی سعی کوشش کرتے ہیں ہم ونحفد اور ڈر ہیبت تیری ہی خدمت بجالانے کے سبب سے دوڑتے پھرتے ہیں ہم ونرجو اور امیدوار ہیں ہم رحمتک فضل کرم تیرے کے ونخشی اور ڈر بگل رہیں ہم عذابک اریبت سزا تیری کی سے ان بے شک عذابک اریبت تیری الجد سچی بالکفار ساتھ توحید الوہیت کے چھوڑنے والوں حق کے چھپانے والوں کے ملحق چھٹنے والی ہے یعنی جو کچھ کہ بیان ہوا اسکا نام ہے توحید الوہیت اب جو

ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور نیز عہد خاص سے عہد لیا گیا ہے کہ جہاں کہیں قرآن حدیث کا انکار استہزا اٹھتا کیا جاوے وہاں مت بیٹھنا ہوگا ورنہ تم بھی اونہیں کی مانند شمار ہوگے یعنے منافق کافروں کا کام قرآن حدیث کا انکار کرنا قرآن حدیث کے عمل عقیدہ پر استہزا اٹھانا مسخراپن سو ایسے لوگوں اور انکے ہم پیالہ ہم نوالہ ہونے والوں کو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہم ان سب کو جہنم رسید کرینگے جیسا کہ فرمایا ہے وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ الآیہ اور ایسے عہد شکن قول اقرار پر نہ رہنے والوں کے حق میں یوں ارشاد ہوا ہے کہ یہ لوگ گمراہ ہیں فاسق ہیں مفسد ہیں زیاں کار ہیں جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ الآیہ اور نیز ایسے عہد پر قائم نہ رہنے والوں کے بارہ میں یہ حکم رب العالمین کا چڑھا ہے کہ ایسے ہی لوگ اللہ کے حکموں کو کاٹتے برباد کرتے ہیں اللہ کی تعلیموں کو پس پشت ڈالتے ہیں زمین میں فساد برپا کرتے پھرتے ہیں لعنتی پھٹکارے ہوئے دوزخی ہیں جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ اور نیز اس مضمون کی بہت سی آیتیں ہیں جیسا کہ ماہر کلام اللہ پر مخفی نہیں ہے صرف قدر قلیل کے ساتھ بیان میں تفصیل کی گئی کہ آدمی غور سے دیکھے کہ ہمنے کیا کیا خیالی پولاؤ پکا رکھے ہیں اور اللہ میاں کے نزدیک ہمارا شمار کن میں ہو رہا ہے افسوس صد افسوس کہ ہم سب کے سب ہی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں یا اللہ ہمکو جگا دے ہوشیار کر دے کتاب اللہ سنت رسول اللہ یعنے کلام اللہ اور صحاح ستہ کا پابند کر دے آمین ثم آمین اب سنئے جو لوگ کہ اس عہد اقرار کے پابند ہو رہے ہیں اوسی کے پورے کرنے کی فکر میں رات دن گزارتے ہیں آسمانی علم یعنے قرآن شریف اور صحاح ستہ ہی کو حق جانتے ہیں اوسی کو کسوٹی کر رکھا ہے سو اونکے حق میں حکم احکم الحاکمین کا یوں وارد ہوا ہے کہ یہی لوگ بینا آنکھوں والے ہیں یہی لوگ عقل مند ہیں انہیں لوگوں کے لئے انجام کار اچھا ہے یہی لوگ جنت عدن کے مستحق ہیں یہی لوگ ہیں جنکو فرشتے

رکھنے عظمت بزرگی دل میں رکھنے کے اغفر۔ پردہ پوشی کر تو لنا واسطے ہمارے اور پردہ پوشی کر تو للمؤمنین
واسطے گناہ چھوٹوں بڑوں اون مردوں کے جو تیری توحید الوہیت اتباع سنت نبی ہی کو مانتے ہیں و
اور پردہ پوشی کر تو المومنات واسطے گناہ صغائر کبائر اون عورتوں کے جو تیری توحید الوہیت اتباع سنت
ہی پر یقین رکھتے ہیں و اور پردہ پوشی کر تو المسلمین واسطے گناہ خطاؤں بھول چوک اون مردوں کے جو تیرے
بھیجے ہوئے سچے امام ہی کی (جنکا نام پاک ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اتباع پیروی حکم برداری تقلید کرتے
ہیں و اور پردہ پوشی کر المسلمات واسطے گناہ اون عورتوں کے جو تیرے مقرر کئے ہوئے سچے امام محمد صلعم
ہی کی اتباع اطاعت تقلید کرتی ہیں و اور الف محبت اتحاد سلوک سے رکھکر الفت ڈال تو بین درمیان
قلوبہم دلوں ایسے مردوں اور عورتوں کے و اور اصلح سنوار ٹھیک ٹھاک کر دے تو ذات بینہم انکے
کاروبار دین دنیا کے و اور انصر ہم مدد اعانت کر تو ایسے مردوں اور عورتوں کی علی اوپر عدوک مخالفوں
دشمنوں اپنے کے و اور عدوہم مخالفوں دشمنوں ایسے مردوں عورتوں کے اللھم ای اس لائق کہ جو
چاہے سو کر دکھائے العن لعنتی ملامتی دیگر رحمت فضل اپنے سے دور کر تو الکفرۃ کافروں توحید کے
چھوڑنے والوں حق کے چھپانے والوں کو الذین (ایسے) وہ لوگ (ہوتے ہیں کہ یصدون روکتے
ہیں (اللہ کی مخلوق نبی کی امت کو) عن سبیلک راہ تیری (یعنی عمل عقیدہ ترجمہ کلام اللہ کے) سے
و اور یکذبون جھٹلاتے ہیں رسلک ایلچیوں قاصدوں تیرے بھیجے ہوؤں کی حدیث کو (یعنی جو مرد عورت
ایک رسول کی بات (حدیث) نہ مانے تو گویا اوسنے تمام رسولوں کی بات نہ مانی و اور یقاتلون وہ لڑتے
پھرتے محلہ مسجد شہر عہدہ سے باہر نکال کھڑا کرتے لڑتے) ہیں اولیاءک دوستوں پیاروں تیرے (سچے
امام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع تقلید کرنے والوں) سے اللھم ای مالک مزلی غریب پرور سب اختیار
والے خالف خلاف ڈال تو بین درمیان کلمتہم فتوون مسلوں باتوں اونکی کے تو کہ اونکے آپسمیں اختلاف
واقع ہو اور اونکا اتفاق ایکا ٹوٹتا نظر آئے و اور زلزل ہلا دے اقدامہم قدموں اونکے کو کہ نہ ثابت قدم
رہ سکیں لڑائی مقابلہ مباحثہ میں و اور انزل اوتار تو بہم اونپر بأسک عذاب وبال اپنا الذی وہ جو لا تنہیں
تردہ رد کرتا روکتا ہے تو اوس تکلیف سختی عذاب وبال کو عن القوم المجرمین قوم مجرموں گنہگاروں
باغیوں حکم عدولی کرنے والوں سے گڑگڑا اکر دعا کرتا کرتی) ہوں میں بسم اللہ ساتھ مدد وسیلہ برکت
نام پاک اللہ کے الرحمن جو بڑی بخشش کرنے والا ہے الرحیم جو بڑا ترس رحم کرنے والا ہے باقی

اسکو چھوڑے حق جو قرآن حدیث میں مذکور ہے اوسکو چھپائے ر بلاریب کافر ہے اوسکو اللہ عذاب
آخرت میں گرفتار کریگا اللھم اے ہمارے سارے کام بنانے والے عذب عذاب کر تو کفرۃ حق
کے چھپانے والوں توحید الوہیت کے چھوڑنے والوں کو اہل الکتاب پڑہے لکھونمیں سے یعنی آسمانی
علم سے واقف ہونے والے مراد ہیں اور وہ تین فریق ہیں اور تینوں ہی اہل کتاب کہلاتے ہیں یہود
نصاری مسلمان وا ور عذاب کر تو المشرکین شرک کرنے والوں کو الذین وہ کافر مشرک کہ یصدون روکتے
ہیں عن سبیلک راہ تیری سے ویجحدون اور انکار کرتے ہیں آیاتک مسئلوں فتووں باتوں تیری کا
ویکذبون اور جھٹلاتے ہیں رسلک بھیجے ہوئے نبی تیرے کی کلام فتوی حدیث کو ویتعدون اور گذر جاتے
ہیں حدودک حدوں تیری سے وا ور یدعون ٹھہراتے ہیں وہ ان کاموں کے لائق معک ساتھ تیرے
الہا بزرگوں آخر اوروں کو جو ما سوا تیری ہیں حالانکہ لا نہیں ہے کوئی الہ لائق نذر نیاز کرنے منت ماننے
چڑہاوا چڑہانے محبت رکھنے اطاعت کرنے عاجزی انکساری ظاہر کرنے بزرگی تعظیم دل میں جمانے کے الا مگر انت
تو ہی ہے تبارکت بڑی برکتوں والا ہی تو وا ور تعالیت برتر بہت ہی اونچا ہے تو عما ان عملوں عقیدوں وصفوں سے
کہ یقول کہتے سنتے ہیں الظالمون مشرک بدعتی علوا برتر ہونا کبیرا بڑا اس قنوت کی معنی کے موافق عمل عقیدہ درست کہنا
پکے سچے مسلمان بننے کی علامت ہی ورنہ مونہہ سے تو ابوجہل وغیرہ بہی اپنے کفر شرک بدعت کا اقرار نہیں کرتا تہا بلکہ
اپنے آپ کو حنیف موحد مسلمان کہتا کہلواتا تہا جیسا کہ حدیث تفسیر کے ماہر پر پوشیدہ نہیں ہے امام بیہقی کی سنن کبری ابن ابی شیبہ
کی مصنف میں حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے موقوفا منقول ہے پڑہنا اس قنوت کا کبہی وہ
کبہی یہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ
وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْکَفَرَۃَ الَّذِیْنَ
یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَاءَکَ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَ
زَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَاَنْزِلْ بِھِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَلَا نَکْفُرُکَ نَخْلَعُ وَنَتْرُکُ
مَنْ یَّفْجُرُکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَ
نَحْفِدُ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ الْجَدَّ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ۝ ترجمہ اللھم
اے مالک حاکم سردار مربی گناہ خطاؤں کے بخشنے معاف کرنے والے مستحق گڑگڑانے محبت

رضامندی محبت توحید الوہیت کتاب عظمت بزرگی کی طرف نسعی سعی کوشش کرتے ہیں ہم وَ اوران
کاموں کی طرف نحفد جلدی دوڑتے ہیں ہم وَ اور نرجو امید رکہتے ہیں ہم رحمتک برکت فضل تیرے
کی وَ او نخاف ڈر خوف رکہتے ہیں ہم عذابک عذاب سزا مار پیٹ تیری کا ان بلاریب عذابک مار پیٹ
تیری الجد واقعی بالکفار ساتھ کافروں حق کے چھپانے والوں توحید الوہیت کو چھوڑنے والونکے ملحق لاحق ہونے
یعنی چمٹنے والی ہے اس دعائے قنوت کے معنی میں بھی غور تدبر کرنا اور پھر اوس کے موافق عمل
عقیدہ درست کرنا ضروریات سے ہی ورنہ خالی لفظوں ہی کے پڑہنے سے کچھ فائدہ نہوگا کیونکہ جو کچھ مقصود
غرض اسمیں بیان ہے وہ توحید الوہیت ہے جب تک یہ توحید الوہیت خالص محض تنہا اللہ تعالی ہی
کے لئے نہوگی تو ہرگز ہرگز ایمان اسلام اخروی نہیں ملنے کا اگرچہ دنیاوی ملگیا تو کیا ہوا ان قنوتوں میں
سے جس قنوت کو چاہے وقت ضرورت ہر نماز میں پڑہے رکوع سے پہلے خواہ پیچھے لیکن پیچھے افضل
اور مختار ہے جیسا کہ ماہر فن حدیث پر مخفی نہیں ہے **فصل** یاد رہے کہ انہیں قنوتوں میں سے
حنفیہ نے اپنی دعائے قنوت مشہورہ مروجہ گھڑی گھڑائی ترشی تراشی ہے اور ہو بہو یہ دعائے
قنوت مروجہ ثابت نہیں ہوئی ہے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ صحابہ کرام سے اور نہ کسی
امام متبوع سے حدیث کی کتابوں میں اس قنوت مروجہ کا ہو بہو کہیں اتا پتا نہیں لگتا ہے واللہ اعلم
حنفیہ نے کہاں سے گھڑ گھڑالی ہے صرف صاحب درمختار وغیرہ نے تو اس قنوت گھڑی گھڑائی کو
بیان کیا ہے مگر صاحب درمختار وغیرہ حنفیہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے کیونکہ اعتبار محدثین ہی کا ہے جبتک
کہ فقہ کی کتابوں کے مسئلے مسائل حدیث کی کتابوں کے مطابق موافق نہوں تو اونکا ہرگز ہرگز اعتبار نہیں
ہے اہل حدیث پر تو یہ بات بالکل مخفی نہیں ہے ہاں اگر اہل فقہ مصطلحہ پر مخفی رہے تو کچھ بعید دور نہیں ہے
مگر عاجز ابو محمد عبد الوہاب ملتانی عفی عنہ اس اخفاء پوشیدگی کو اونسے بھی زائل کرتا ہے آگے اختیار اللہ
کے ہے ہمارا کام تو ظاہر کرنا ہے سیدھی راہ تو وہی اکیلا اللہ ہی جسکو چاہتا ہے دکھاتا ہی دیکھو طحطاوی میں
کتاب الذبائح کو اور مجمع البحار س خ ط کی بحث کو اور موضوعات کبیر ملا علی قاری کو اور ظفر الامانی کو اور عقد الجید
اور وصیت نامہ شاہ ولی اللہ وغیرہ علماء حنفیہ کی تصنیفات کو اور واللہ اعلم یہاں قنوت کے بارہ میں حنفیوں
نے اپنی مفتی بہ مسئلہ کا کیوں خلاف کیا ہے اور غیر مقلدی کی طرف کیوں جھکے ہیں اسلئے کہ حنفیہ کا مذہب
یہ ہے کہ ادعیہ منصوصہ ہی پڑہنا لازم ضروری ہے یعنی جو دعائیں حضرت صلعم سے یا صحابہ کرام سے ثبوت کو پہنچی

دعا قنوت کا ترجمہ پہلی دعائے قنوت میں لکھا گیا ہے وہاں سے یاد کرنا عمل عقیدہ اوس کے موافق درست رکھنا لازم ضروری ہے اور نیز اس دعائے قنوت کے معنی ترجمہ میں بھی غور فکر کرنا چاہیئے اور پھر نظر انصاف سے دیکھئے کہ ہمارے کیا کیا خیالات ہیں اور صحابہ کرام کے کیا کیا تھے ای اللہ جو عمل عقیدے سلف صالحین یعنی صحابہ کرام کو تو نے سمجھائے سوجھائے تھے وہی ہمکو بھی سمجھا سوجھا دے آمین ثم آمین یا الہ العالمین مراسیل ابی داؤد میں منقول ہے جیسا کہ زیلعی میں موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرائیل نے حادثہ نازلہ عارضہ کے وقت مخصوص طور پر یعنی طعن سب قسم سے منع فرمایا اور یہ دعای قنوت سکھائی کہ حادثہ کے وقت یوں دعا بدو دعا کیا کرو اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَخْضَعُ لَکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّکْفُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخَافُ عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ

ترجمہ اللھم اے مالک حاکم مرنی لائق گڑگڑانے محبت رکھنے عظمت بزرگی برائی بیان کرنے انا بلاشک ہم نستعینک مدد چاہتے ہیں ہم تجھی سے واو ر نستغفرک بخشش معافی پردہ پوشی تمام عیبوں کے لئے چاہتے ہیں ہم تجھی سے واو ر نؤمن یقین ایمان لاتے ہیں ہم تجھ ساتھ ذات صفات کتاب مسئلہ فتوی تعلیم توحید الوہیت تیری کے واو ر نخضع ڈر خوف خضوع خشوع گڑگڑانا عاجزی انکساری فروتنی محبت بزرگی تعظیم بجالاتے ہیں ہم لک خاص تیری ہی لئے اور نخلع الگ یعنی جدا ہوتے ہیں ہم واو ر نیز نترک ترک ملاقات یعنی لین دین بھاجی حصہ بخرنہیں کرتے ہیں ہم من اوس شخص مرد عورت اپنے بیگانے سے کہ یکفرک حق تلفی بے قدری کرتا کرتی ہے تیری یعنی اوروں کے لئے نذریں نیازیں کرتا کرتی ہے گڑگڑانا محبت رکھنا عظمتیں بزرگیاں بجالاتا دلاتی ہے انہیں کے مسائل فتاوی ظاہر کرتا کرتی ہے تیرے دشمنوں مخالفوں سے ملاپ اتحاد رکھتا رکھتی ہے اللھم اے لائق عظمت بزرگی بجالانے محبت ڈر خوف رکھنے بھروسہ اعتماد تکیہ عاجزی کرنے گڑگڑانیکے ایاک خاص تیرے ہی سامنے نعبد گڑگڑانے عاجزی انکساری کرتے ہیں ہم خاص تجھی سے ڈرتے ہیبت رکھتے ہیں ہم خاص تجھی پر بھروسہ اعتماد کرتے ہیں ہم خاص تیرے ہی لئے نذر نیاز کرتے ہیں ہم واو ر لک خاص تیرے ہی لئے نصلی نماز دعا ورد وظیفہ پڑھتے ہیں ہم واو ر اور نیز نسجد سر جھکانے ماتھا ٹکانے سجدہ عاجزی ذلیل پنا ظاہر کرتے ہیں ہم واو ر الیک خاص تیری

کیا گیا ہے اور نیز اگر بعد دعائے قنوت ہاتھوں کو مونہہ پر پھیرے تو بھی مسنون ہے کہ حضرت صلعم نے ہاتھوں کا مونہہ پر ملنے کو آداب دعائے سے فرمایا ہے جیسا کہ حدیث کی کتابوں میں موجود ہے اور تلخیص حبیر میں بھی یوں ہی لکھا ہے اور نیز ہمیشہ پڑھنے پر بھی قنوت کی کوئی دلیل نہیں ہے رمضان کے نصف آخر میں تو لگاتار پڑھنا دعائے قنوت کا صحابہ کرام سے پایا گیا ہے اور عبداللہ بن مسعود وغیرہ سے تمام برس بھی پڑھنا قنوت کا پایا گیا ہے لیکن وہ اکیلے ہیں اسمیں حجت نہیں ہو سکتی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں ہے غرضکہ دعائی قنوت وتروں میں پڑھے تو فبہا اور اگر نہ پڑھے تو فبہا کیونکہ صحابہ کرام کا فعل ہے اور اونکا فعل حجت شرعیہ نہیں ہے جیسا کہ ماہرین شریعت محمدیہ پر مخفی نہیں ہے اور وہ حدیث جو ابن ماجہ وغیرہ میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں قنوت پڑھتے تھے سو وہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ امام احمد بن حنبل رح سے زاد المعاد میں مروی ہے کہ لم یصح عن النبی صلعم فی قنوت الوتر قبل او بعد شئی مگر یہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی پڑھے تو مستحب ہے بدعت نہیں ہو سکتا مگر وہی دعائی قنوت جو حدیث کی کتابوں میں امام حسن رض سے ثابت ہے نہ گھڑی تراشی کہ اوسکا کہیں پتہ بھی نہیں ہے سنن اربعہ وغیرہ حدیث کی کتابوں میں امام حسن رض سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دعائے قنوت وتروں کے لئے اخیر رکعت میں بعد رکوع کے تعلیم فرمائی اور وہ قنوت یہ ہے اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ ترجمہ اللھم ای لائق گڑگڑانے تعظیم بجالانے محبت رکھنے حکم برداری سوال کرنے کے اھدنی قرآن حدیث پر عمل عقیدہ درست کرنے کی راہ بتا تو مجھکو فیمن ہدیت شمار جماعت اون لوگوں کے کہ ہدیت قرآن حدیث کی راہ بتائی تو نے اونکو وا اور عافنی دین دنیا میں عافیت تندرستی دے تو مجھکو فیمن عافیت اُن لوگونکے کہ عافیت دین دنیا میں عافیت تندرستی دی تو نے اونکو وا اور تولنی دوست رکھ تو مجھکو فیمن تولیت اون لوگوں کے کہ تولیت دوست رکھا تو نے اونکو وبارک اور ترقی برکت کر تولی واسطے میرے فیما بیچ اوسچیز کے کہ اعطیت دی تو نے وقنی اور بچا محفوظ رکھ تو مجھکو شر برائی ما اوسچیز کی کہ قضیت قضا قدر میں فیصلہ کیا تو نے انک بیشک تو تقضی فیصلہ حکم کرتا ہے تو ولا اور نہیں یقضی فیصلہ حکم کیا جاتا علیک

ہیں وہی پڑہنی چاہییں ۔ اور یہاں دیکہو تو وہ دعای قنوت گھڑی تراشی ہے کہ اسکا ہو بہو نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ صحابہ کرام سے پتا لگتا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہی کہ اما سندش از حدیث پیدا نیست یعنی اس دعای قنوت مروج کا حدیث سے اتا پتا نہیں ہے مقام غور ہے کہ جب سرے سے قنوت ہی کا پتہ نہیں ہے تو بھلا وجوب کہاں سے آگیا اور نیز دعائے قنوت میں نہ تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا اور نہ رفع الیدین یعنی ہاتہہ اوٹھانا کسی حدیث صحیح نہ ضعیف میں ثابت ہوا ہی واللہ اعلم یہ شریعت کہاں سے گھڑ گھڑالی ہے سچ فرماتا ہے اللہ تعالی اپنی کلام پاک میں اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوْا لَهُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ یعنی جس مسئلہ میں فرض ہو خواہ واجب سنت ہو یا مستحب اللہ رسول نے اذن اجازت نہیں دی ہے اور لوگ اوسکو دین اسلام سمجہتے ہیں تو اللہ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ بہی مشرک ہیں برہان شرح مواہب الرحمن میں لکہا ہے وَلَمْ تَقِفْ بَعْدُ عَلٰى دَلِيْلٍ نَقْلِيٍّ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَالتَّكْبِيْرِ وَلَا عَلٰى مَا يَقْتَضِيْ وُجُوْبَ الْقُنُوْتِ کذا فی مسک الختام یعنی وجوب قنوت پر اور رفع الیدین کرنے اور تکبیر کہنے پر وتروں میں کوئی دلیل اللہ اور رسول سے نہیں پائی گئی ہے ہاں اگر قنوت وتروں میں پڑہنی چاہے تو وہ قنوت پڑہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رض کو تعلیم کی تہی کہ وتروں میں بعد رکوع کے پہلے سجدہ کرنے سے یہ دعائے قنوت پڑہا کر اور حاکم نے بہی روایت کیا ہے کہ بعد رکوع کے دعای قنوت پڑہے اور قبل رکوع کے بہی دعای قنوت پڑہنا جائز ہے جیسا کہ سنن ابن ماجہ وغیرہ میں حضرت ابی رض سے مروی ہے مگر حدیث میں کلام ہے جیسا کہ زیلعی سے ظاہر ہوتا ہے اور نیز اوس کا راوی سفیان مدلس ہے اور اوسنی عن کے روایت کی ہے اور صحیح صحیح حدیثوں سے بعد رکوع ہی کے ثابت ہوا ہے پڑہنا دعائے قنوت کا افضل بعد رکوع کے ہی جیسا کہ زاد المعاد میں ہے اور نیز صحیح ابن حبان وغیرہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی کبہی کبہی یہی قنوت پڑہتے تھے جو امام حسن رض کو سکہائی ہے اور اگر دعائے قنوت میں رفع ایدی کرے یعنی ہاتہہ اوٹہا کر دونوں ہاتہہ ملا کر جیسا کہ اور دعاؤں میں ہاتھ اوٹہا کر دعا مانگتا ہے تو البتہ یہ رفع الیدین یعنی ہاتہہ اوٹہانا دعائے قنوت میں درست بلکہ مسنون ہے جیسا کہ تقریری حدیث میں جو صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت ابوبکر صدیق رض سے مروی ہے ثابت ہوتا ہے کہ اُنہوں نے نماز میں ہاتہہ اوٹہا کر دعا کی اور نیز حضرت ابو ہریرہ ابن مسعود وغیرہ صحابہ سے ہاتہہ اوٹہا کر وتروں میں دعا کرنا مروی ہوا ہے جیسا کہ فصل رابع مشکوۃ وغیرہ میں روایت

عہ ساتہہ

عہ مختار

سے ثبوت کو پہونچے ہیں مگر بیچ کا قعدہ کرنا درست نہیں ہے آخر ہی میں ایکدفعہ بیٹھے اور نہ تکبیر اور نہ رفع الیدین وقت قنوت اور نہ قنوت مروج حضرت سے ثابت ہی بلکہ تین رکعت وتر جیسا کہ مروج ہیں حضرت نے منع فرمایا ہے کہ تین رکعت وتر مت پڑھو نماز مغرب کے مشابہ مت کرو یعنی بیچ کا قعدہ نکرنا چاہیے اور نیز کسی صحابی سے بھی بیچ کا قعدہ ثابت نہیں ہوا ہی صرف حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے لیکن اُنکا فعل قابل حجت نہیں ہے جیسا کہ اُنکی اور بہت باتیں بسبب ہونے خلاف سنت نبوی کے نہیں مانی جاتی ہیں جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہر دو سورۃ قرآن سے نہیں ہیں بلکہ اسقدر تشدد کرتے کہ جہاں کہیں قرآن میں لکھی دیکھتے تو برابر ہاتھ سے اوڑا دیتے جھیل چھال ڈالتے جیسا صحیح بخاری اور تفسیر ابن کثیر میں موجود ہی مگر یہ بات اونکی بسبب ہونے خلاف حدیث نبوی کے نہیں مانی جاتی کیونکہ حدیثوں میں ان ہر دو سورہ کا کلام اللہ سے ہونا ثابت ہی جیسا کہ ماہر حدیث پر پوشیدہ نہیں ہے اور نیز وہ کہتے ہیں کہ متعہ حلال ہے جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ میں موجود ہے مگر یہ بات اُنکی بسبب مخالف ہونی حدیث نبوی کے نہیں مانی جاتی ہے اور نیز وہ کہتے ہیں کہ جب تین آدمی ہوں تو ایک امام بنے بیچ میں کھڑا ہو اور ایک اُسکے داہنے اور ایک بائیں کھڑا ہو جیسا کہ صحاح میں موجود ہے مگر یہ بات اُنکی بسبب مخالف ہونے حدیث نبوی کے نہیں مانی جاتی ہی جیسا کہ ماہر شریعت محمدیہ پر مخفی نہیں ہی اور نیز وہ کہتے ہیں کہ رکوع میں تطبیق کرنی چاہیے جیسا کہ صحاح میں موجود ہی مگر یہ بات اونکی بسبب مخالف ہونے حدیث نبوی کے مانی نہیں جاتی ہے جیسا کہ ذی علم پر مخفی نہیں ہے اور نیز وہ کہتے ہیں کہ عورت کے چھونے بوسہ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسا کہ مشکوۃ وغیرہ میں موجود ہے مگر یہ بات اونکی بسبب مخالف ہونے مذہب امام ابوحنیفہ رح کے اور بسبب موافق ہونے مذہب امام شافعی کے مقلدین حنفیہ نہیں مانتے ہیں حالانکہ اس مسئلہ میں عبداللہ بن مسعود نص قرآنی یعنے اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ پیش کرتے ہیں جیسا کہ ماہر حدیث تفسیر پر پوشیدہ نہیں ہے سبحان اللہ کیا انصاف کیا ایمان کیا اسلام ہے کہ صحابہ کا استدلال کرنا نص قرآنی سے بسبب مخالف ہونے امام ابوحنیفہ رح کے نہ مانا جائے اور امام ابوحنیفہ کا استدلال کرنا آیت واذا قرئ القرآن الخ سے نہ پڑھنے پر مقتدی کے الحمد کو بیچے امام کے مانا جائے اگرچہ صدہا حدیثوں کے خلاف ہو اور نیز وہ کہتے ہیں کہ بیع مصرات مردود ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ثابت ہی مگر یہ بات اونکی بسبب مخالف ہونے مذہب امام ابوحنیفہ کے مقلدین حنفیہ کے نزدیک مردود کیجاتی ہے حالانکہ یہ بات اونکی حدیث نبوی اور اصول فقہ

اوپر تیرے وانہ اور تحقیق شان یہ ہے کہ لایذل نہیں ذلیل ہوتا من والیت وہ عورت مرد کہ محب ولی وارث
ہوا تو اوسکا ولا اور نہیں لیعز عزت آبرو والا ہوتا من وہ مرد عورت نہ عادیت عداوت دشمنی رکھی تو نے اُس
سے تبارکت بڑی برکتوں والا ہے تو ربنا ای مالک مربی حاکم سردار ہمارے وا اور تعالیت بہت بلند اونچے
مرتبہ والا ہے تو وا اور نستغفرک بخشش معافی چاہتے ہیں ہم تجھ سے وا اور نتوب ہر کام حاجت ضرورت
میں رجوع کرتے ہیں ہم الیک طرف تیرے وا اور صلی اللہ رحمت عظمت شہرت ہو اللہ کیطرف سے علی النبی
اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تمام جہان عرب عجم ہندسندھ میں آپکی سنت مروج ہو جائے ہر مسئلہ فتوی میں
آپ ہی کا نام لیا جائے ہر عادت خصلت آپ ہی کی پسند کی جائے آپ ہی کا علم قرآن حدیث جو عوام
میں کتاب اللہ سنت رسول اللہ اور خواص میں قرآن فرقان صحاح ستہ مشہور ہے ہر عمل عقیدہ میں مفتی بہ
دستور العمل بنجائے کیونکہ اسمیں آپ کی شہرت ہے اسی میں آپ کی عظمت بزرگی ہے یہی آپ پر اللہ کی
رحمت ہے یہی مقصود ہے درود پڑھنے سے جیسا کہ پہلے اس رسالہ ہدایت النبی میں مذکور ہوا اس دعا قنوت
کے معنی میں بھی بہت ہی غور فکر چاہیے کہ اسمیں سراسر توحید الوہیت بھری ہوئی ہے اور نیز جس طرح لکھی
گئی ہے یعنی لفظ مفرد کے ساتھ اہدنی وغیرہ کو پڑھنا مسنون ہے نہ لفظ جمع کے ساتھ یعنی اھدنا الخ جیسا کہ
بعض بعض کتابوں میں لکھا ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ہی لفظ مفرد کے ساتھ ثابت ہوا ہے اور
یوں ہی حدیث کی کتابوں میں منقول ہوتا آیا ہے جیسا کہ اللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وغیرہ دعائیں منقول ہیں اور حدیث
لایؤم عبد قوما فیخص نفسہ بدعوۃ دونھم فقد خانھم کے ساتھ لفظ جمع پر استدلال کرنا ٹھیک نہیں ہے
کیونکہ اول تو یہ حدیث موضوع ہے جیسا کہ امام ابن خزیمہ رح نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے اور دوسرے یہ کہ
اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ امام کو نہیں چاہیے کہ اول سے آخر تک نماز میں ایسی دعائیں پڑھے جو اُسکے لئے خاص ہوں
بلکہ اسکو چاہیے کہ اول یا آخر یا اوسط نماز میں ایسی دعا بھی پڑھے کہ ساتھ لفظ جمع کے آئے اور یہی مطلب کہنا ٹھیک ہے موضوع
کہنے سے کیونکہ حدیث مسند امام احمد اور سنن میں مروی ہے سنن ابوداؤد وغیرہ میں حضرت ابی بن کعب رض سے
ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم بعد سلام نماز وتر کے تین مرتبہ کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ
الرُّوْحِ لیکن تیسری مرتبہ میں بآواز بلند کھینچکر کہتے ترجمہ سبحان پاکی ہے بھول چوک تمام عیبوں نقصانوں سے
الملک بادشاہ تمام اختیار تصرف والے القدوس بہت پاکی والے کی رب جو مالک مربی حاکم ہے الملائکۃ
سب فرشتوں کا والروح اور جبرائیل کا حدیث کی کتابوں میں ہے کہ تین وتر ہی درست وجائز ہیں حضرت

سننے سنانے وعظ درس کہنے کہلوانے فتوی دینے لینے اتباع پیروی کرنے کرانے مفتی بہا ٹھہرانے سے دلوں کو منور یعنی نور سے مالا مال کر اور اسی کتاب اللہ سنت رسول اللہ ہی پر ہمارا خاتمہ کر اور مجھکو اور میرے ماں باپ احباب ازواج - اولاد - مشائخ - اخوان مومنین مومنات مسلمین مسلمات کو بھی اسی کی توفیق دے اور اسی پر خاتمہ کر آمین ثم آمین وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ وَبِهِ التَّوْفِيْقُ وَالْعِصْمَةُ وَنَسْأَلُهُ الْمَوْتَ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاَنْ يَّجْعَلَ مَا كَتَبْنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ خَالِصًا لِّوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَنَفْسِهِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اٰمِيْنَ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

تمت بالخیر

صحتنامہ رسالہ ہذا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	ہیں	ہے	۳۳	۲۱	تسبح	تسبیح
۴	۴	مجھ	مجھ	۳۵	۲	سنوار	سنا
۶	۱۸	مرضی بے مرضی	✗	〃	۴	کا	سے
〃	۱۸	اللہ کی	اللہ کی مرضی بے مرضی	۳۹	۱۹	تعلیم	تعظیم
۸	۱۸	وغیرہ	وغیرہ یعنی	۴۱	۱۵	کر	[illegible]
〃	〃	علم کا ضرور ہے	علم ضروری کا	۵۰	۱	تو	وہ تو
۹	۴	سمجھنے سوچنے	سمجھے سوچے	۵۴	〃	نے	✗
۱۲	۱۲	نماز کے	✗	۶۱	۴	رحمۃ اللہ	رحمہ اللہ
۱۳	۱	سے	سے نمازی	۶۸	۵	التحیات	التحیات کی دعاؤں
〃	۹	سے	سے یہی	۷۶	۳	آب	اب
〃	۲۲	سے	ہے	۸۱	۱	نیر	نیز
۱۴	۱۰	ہونے	ہونے کے	〃	۲۳	آب	اب
〃	〃	کچھ کہی	کچھ	۸۳	۷	الجدّ	الجدّ [illegible]
۱۷	۱۸	کے	✗	〃	۱۷	تؤمن	نؤمن
۲۰	۱	اور	✗	۸۴	۱۱	ر	اور [illegible]
۱	۲	دیتے	دیتے	۸	۱۳	بنی	نبی
۲۶	۳	نصاری	نصرانی	۸۹	۱۵	و	ر [illegible]
۲۷	۱۰	ہے	ہیں	〃	۱۶	لڑتے)	لڑتے [illegible]
۳۱	۲۱	اسی	اس	۹۱	۳	او	اور

کے موافق مطابق بھی ہے لیکن چونکہ امام کے مذہب کے خلاف ہے تو اسوجہ سے مردود ہی اس قسم کی اور
بہت باتیں ابن مسعود رض کی ہیں کہ مقلدین حنفیہ اونکو نہیں مانتے حالانکہ قرآن حدیث کے بھی موافق ہیں اور اہل
حدیث جو عبداللہ بن مسعود کا قعدہ کرنا بیچ میں وتروں کے نہیں مانتے تو اسوجہ سے کہ یہ فعل اونکا حدیث نبوی
کے خلاف ہے مگر مقلدین حنفیہ تو جو بات مسئلہ اونکا امام ابوحنیفہ رح کے مخالف ہو اگرچہ قرآن حدیث کے موافق
بھی ہو تو بھی نہیں مانتے جیسا کہ یہی مسئلہ مذکور ہے اور نیز وہ کہتے ہیں کہ گاؤں میں جمعہ فرض و واجب ہے اگرچہ چار
آدمی ہی ہوں مگر یہ بات اونکی مقلدین حنفیہ بسبب مخالف ہونے مذہب امام ابوحنیفہ کے نہیں مانتے ہیں اگرچہ یہ بات
اُنکے موافق بھی ہے حدیث نبوی کے جیسا کہ وہ حدیث کشف الغمہ مطبوعہ کے صفحہ ۲۰۳ اور حجۃ اللہ مطبوعہ بریلی کے
صفحہ ۲۵۱ میں موجود ہے پس جو جواب مقلدین حنفیہ کا اسبارے میں ہے وہی جواب اہلحدیث کی طرف سے سمجھنا چاہیے
غرضکہ تین وتر اگر پڑھے جاویں تو بیچ کا قعدہ ہرگز ہرگز روا ہے کیونکہ مخالف ہے نبی کے فعل کے بلکہ نبی صلعم نے
ایسے تین رکعت وتر پڑھنے سے بہت سخت ممانعت کی ہے جیسا کہ ماہر فن حدیث پر مخفی نہیں ہے اور نیز پانچ رکعت وتر
پڑھنے بھی ایک ہی قعدہ سے مسنون ہیں جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ میں ثابت ہے یعنی اکٹھی پانچ ہی رکعت کی تحریمہ
کرے اور نہ بیچ میں یعنی دو پر نہ چار پر بیٹھے بلکہ ایک ہی بار پانچ رکعت پڑھکر سلام پھیرے اور نیز سات وتر اور
نو وتر بھی ہیں کہ چھٹی اور ساتویں اور آٹھویں اور نویں کے درمیان قعدہ کرے مگر تین پانچ سات نو وتر تہجد وغیرہ
نفل سمیت ہیں اور اصل وتر ایک ہی رکعت ہے اکثر آنحضرت صلعم ایک ہی رکعت وتر پڑھتے تھے اور صحابہ کرام اور
تابعین میں سے جو وتر ایک ہی رکعت پڑھتے تھے ابوبکر صدیق عمر فاروق عثمان غنی علی کرم اللہ وجہہ سعد بن ابی
وقاص معاذ بن جبل ابی بن کعب ابوموسیٰ اشعری ابوالدرداء حذیفہ ابن مسعود ابن عمر ابن عباس معاویہ تمیم الداری
ابوایوب الانصاری ابوہریرہ فضالہ بن عبید عبداللہ بن زبیر سالم بن عبداللہ عبداللہ بن عباس حسن بصری محمد بن
سیرین عطاء بن ابی رباح عقبہ بن عبدالغافر سعید بن جبیر نافع بن جبیر جابر بن زید زہری ربیعہ بن ابی عبدالرحمن وغیرہ
صحابہ تابعین اور ائمہ میں سے امام مالک امام شافعی امام احمد وغیرہ ائمہ معتبرین ہیں سبحان اللہ تقلید
شخصی نے کیا ہی ستی ویران کی ہے کہ خلفاء اربعہ اور عبادلہ خاصکر عبداللہ بن مسعود ہی کو بالائی طاق
رکھا ہے اونکے مسئلہ فتوی کو تو انکار ہی مگر امام کے قول پر جان فدا ہے وہی مثل ہے کہ دین جائے پر مذہب
نہ جائے افسوس صد افسوس انا للہ وانا الیہ راجعون یا اللہ شرک بدعت حق کے چھپانے توحید الوہیت
کے چھوڑنے کو دور کر علم آسمانی کتاب اللہ سنت رسول اللہ یعنی قرآن فرقان اور صحاح ستہ ہی پڑھنے پڑھانے

وظائف یا رسول اللہ وغیرہ کی پڑہنیکا بیان	۴۱
جو چاہے اللہ اور اسکا حبیب کہنا شرک ہے	″
سترہویں فصل میں اخیر قعدہ کی بیٹھنے کا بیان	۴۳
اونگلی سبابہ اوٹھانے کا بیان	″
اٹھارہویں فصل میں درود اور اسکے معنی کا بیان	″
درود تاج وغیرہ گھڑے گھڑاے کی ممانعت کے بیان میں	۴۵
درود پڑہنے والوں کی فضیلت	″
زیادہ درود پڑہنے والی کون لوگ ہیں	″
آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام اور ائمہ عظام وغیرہ کی تعظیم و تکریم کس امر میں ہے	۴۶
انیسویں فصل میں اون دعاؤں اور انکے معنی کا بیان جو درود کے بعد پڑہی جاتی ہیں	۴۸
فتنۂ حیات کا بیان	۴۹
فتنۂ موت کا بیان	″
میت کے لئے بعد دفن کرنے کے کیا کرنا چاہیے	″
وسیلے کا بیان	″
بڑی نعمت اللہ تعالی کی ایمان والونپر کونسی ہے	۵۲
طفیل یا بحق فلان وغیرہ کا بیان	۵۵
سچے امام محمد صلعم کا مذہب کونسی کتابوں میں ہے	۵۶
وہ کونسی دعا ہے جسمیں تمام وہ دعائیں داخل ہیں جنکو کسی نبی ولی نے دین دنیا کیلئے پڑہا ہے	″
پڑہنے پڑہانے کا بیان	۵۸
علماء متقدمین کے علم کا بیان	۵۹
آنحضرت صلعم اکثر کونسی دعا کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے	″
بیماری میں کونسی دعا پڑہنی پڑہانی چاہیے	″
بیت اللہ میں حجر اسود کے پاس کونسی دعا پڑہنی پڑھانی چاہیے	۶۰
اون لوگونکی حال کا بیان جو دنیا کے لئے دعا کرتے کراتے ہیں	″
صحابہ سے لوگ جب دعا کراتے تو کیسی دعائیں پڑہتے	۶۱
بیسویں فصل میں سلام پہیرنے کی کیفیت اور اوس کے معنی کا بیان	″
تین مرتبہ سلام کرنا جیسا کہ مالکیوں کا مذہب ہے خلاف سنت نبوی ہے	۶۲
اکیسویں فصل میں اس وظیفہ کا بیان ہے جو بعد نماز فرض کے مسنون ہے	″
یہ کہنا کہ ذکر جہر بعد نماز مسنون نہیں ہے مردود ہے۔	۶۳
توحید الوہیت کا بیان	″
کلمہ طیبہ کے معنی کا بیان	۶۴
قبر پرستوں پیر پرستوں کا بیان	۶۵
توحید الوہیت کا بیان	″
سنتوں کے بعد نہ فرائض کے بعد ذکر مسنون پڑہنا خلاف سنت نبوی ہے	″
دین اسلام کا بیان	۶۶
جہاد لسانی جہاد مالی کا بیان	″
بخل کا بیان	″
بڑھاپے میں ہوش حواس کے قائم رہنے کا بیان	۶۸
وہ کونسا وظیفہ ہے جس کے پڑہنے سے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے	″
غیر اللہ کی مدح کرنے کرانے والونکے مونہہ میں خاک ڈالنے کا حکم	
توحید الوہیت اور نماز کی برکت کا بیان	۶۹
وہ کونسا وظیفہ ہے کہ اوسکے پڑہنے سے خسارہ نہیں ہوتا	۶۹
وہ کونسا وظیفہ ہے کہ اوسکے پڑہنے سے مرنے کی بعد ہی جنت میں جائے گا	۷۰
وہ کونسا وظیفہ ہے کہ اسکے پڑہنے سے دوسری نماز تک حفاظت خدا میں رہنا ہوتا ہے	″
بائیسویں فصل میں ان بدعات کا بیان جو سلام پہیرنے کے بعد لوگ کرتے ہیں	″
فرض پڑہتے ہی سنت نفل پڑہنی کی ممانعت کا بیان	″
نماز کے بعد ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنیکا بیان	۷۱
وہ کونسا وظیفہ ہے کہ جسکے پڑہنے سے پورے ناپ تول سے ثواب ملیگا۔	۷۲
تیئیسویں فصل میں سر پر ہاتھ پہیر کر دعا پڑہنے کے بیان میں۔	″
کلمہ طیبہ اور بسم اللہ کے معنی کا بیان	۷۳
چوبیسویں فصل میں اون دعاؤں کا بیان جو صبح اور مغرب کی نماز کے بعد پڑہی جاتی ہیں	″
وہ کونسا وظیفہ ہے کہ اسکے پڑہنے سے دس درجے بلند ہوتے ہیں دس گناہ دور ہوتے ہیں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور چار غلام آزاد کرنیکا ثواب ملتا ہے اور شیطان سے حفاظت میں رہنا ہوتا ہے	۷۴
کلمہ طیبہ کے معنی کا بیان	″
اعتقاد کا بیان	″
وہ کونسا وظیفہ ہے کہ اوسکے پڑہنے والا اگر اس رات باون میں مرگیا تو اس کے لئے آگ جہنم سے نجات لکھی جاتی ہے	۷۵
عالم کو نماز صبح کے بعد سونا منع ہے	″
اہل علم کو مولف رسالہ ہذا کی طرف سے ایک	

فہرست مضامین رسالہ ہذا

مضمون	صفحہ
اللہ تعالیٰ کی توحید ربوبیت کا بیان	۲
کیا یہ توحید ربوبیت مفید مطلب ہے یا نہ	ایضاً
مکہ معظمہ کے رہنے والے جنکی طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہوکر آئے تھے کون لوگ تھے اور کیسے تھے اور کیا کرتے تھے	۳
اب جو وہ کام کرے جو مکہ والے کرتے تھے تو کیا وہ لقب جو مکہ والوں نے پایا پائیگا یا نہ	″
توحید الوہیت کا بیان	″
درود اور سلام کا بیان	″
ہر مرد عورت پر بعد بلوغت کے کیا فرض ہے	″
اہل اسلام بغیر عمل عقیدہ درست کئے یہود و نصاریٰ پر کچھ فوقیت نہیں رکھتے ہیں	۴
پہلی فصل ہر مرد عورت کے لئے ایک امر ضروری دریافت کرنیکے بیان میں۔	″
دوسری فصل میں اس سوال کا مذکور ہے جو عوام کہتے ہیں کہ ہم کیا کریں کوئی کچھ کہنا ہی کوئی کچھ	۵
تیسری فصل میں اس سوال کا جواب شافی	″
وہ کون سی کتابیں ہیں جنپر دین اسلام کا دارمدار ہے	۶
چوتھی فصل میں اوس نصیحت کا بیان ہے جو مؤلف نے ہر مرد عورت مدعی ایمان کو بطور خیر خواہی کے کی ہے	″
پانچویں فصل میں اوس عبادت کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی بے مرضی کا بڑا ذریعہ ہے	″
جو عمل موافق سنت نبوی کے نہو وہ برابر جہنم رسید کریگا	″

مضمون	صفحہ
چھٹی فصل میں اسکا بیان ہے کہ ہر مرد عورت نمازی کو نماز کے معنے دریافت کرنا ضروریات سے ہے	۷
ساتویں فصل میں سبب تالیف کا بیان	۹
آٹھویں فصل میں بے نماز کا بیان	۱۰
بے نماز مرد عورت کے لئے مولف کیطرف سے نصیحت	″
نویں فصل میں اوس ثواب کا بیان جو موافق تعلیم خدا و رسول کے نماز پڑھنے میں ملتا ہے	۱۱
دسویں فصل اس بیان میں کہ تحریمہ کے وقت کونسا لفظ کہنا شرعاً مطلوب ہے	۱۲
گیارہویں فصل اس بیان میں کہ نیت زبان سے کرنی بدعت ہے	۱۳
کثرت رای اور رواج کا بیان ..	۱۵
قرآن حدیث کے اتباع کا کیا طریق ہے	۱۶
ہاتھ اوٹھانے کی کیفیت کا بیان	۱۷
ہاتھ رکھنے کی جگہہ کا بیان	″
سینے پر ہاتھ رکھنے کی حکمت کا بیان	″
بارہویں فصل میں اون دعاؤنکا بیان ہے جو استفتاح یعنے اللہ اکبر کے بعد پڑھی جاتی ہیں	۱۷
مضمون دعا کا بیان	۱۸
حضرت ابراہیم کے عقیدہ کا بیان	۱۹
دعا انی وجہت وجہی الخ تکبیر تحریمہ سے پہلے پڑھنا بدعت ہے	۲۱
وہ کونسی دعا ہے جس کے ثواب لکھنے کیلئے بارہ فرشتے اوترے تھے	″
اعوذ کا بیان۔	″
بسم اللہ الخ کا بیان۔	۲۴
سورہ فاتحہ کا بیان	″

مضمون	صفحہ
آمین کہنے کا بیان	۲۶
ہر آیت پر ٹھہرنے کا بیان	″
رفع الیدین کرنے کا بیان	۲۷
عبداللہ بن مسعود رض پر رفع یدین کا پوشیدہ رہنا	۲۸
تیرہویں فصل میں کیفیت اور دعاؤں رکوع کا بیان	″
چودہویں فصل میں کیفیت اور دعائی قومہ کا بیان	۳۱
نام میں شرک کرنیکا بیان	۳۲
وہ کونسا کلمہ ہے جس کے ثواب لکھنے کے لئے کچھ اوپر تیس فرشتے آتے ہیں۔	″
قومہ میں دیر نہ لگانا بدعت بنی امیہ کی نکالی ہوئی ہے	″
پندرہویں فصل میں کیفیت اور دعائے سجدہ کا بیان	۳۳
اللہ تعالیٰ عرش پر ہے	″
جو شخص سجدہ اور رکوع میں جلدی کرتا ہے اور وہ اسی حالت میں مرجائے تو دین اسلام پر نہ مرا	۳۴
اللہ تعالیٰ کی طرف سے کون امام مقرر ہے	۳۵
سجدہ میں دعا قرآنی پڑھنا جائز ہے	″
ایصال ثواب کا بیان	۳۶
ہر دو سجدہ کے درمیان بیٹھنے کی کیفیت اور دعاؤنکا بیان	۳۷
دوسری تیسری چوتھی رکعت شروع کرنے کی کیفیت کا بیان۔	۳۹
سولہویں فصل میں التحیات اور اسکے معنی کا بیان	″
شب معراج میں آنحضرت صلعم اپنے مالک کے لئے کیا تحفہ لیگئے تھے۔	″
شب مذکور میں آنحضرت صلعم کو اپنے مالک کے یہاں سے کیا خلعت و انعام ملا۔	۴۰
خطاب ایہا النبی کا بیان	″

نصیحت بطور خیرخواہی کے نہ بطور علو کے۔	۷۵	حضرت انس رض کی حدیثوں میں کچھ تعارض نہیں ہے	،	حنفیہ واللہ اعلم غیر مقلدی کی طرف کیوں جھکے ہیں	۹۱
پچیسویں فصل میں دعای قنوت کا بیان	۷۷	اُس شبہہ کا جواب کہ نماز فجر کو قنوت کے ساتھ کیوں مخصوص کیا ہے	″	دعائے قنوت وتر میں نہ تکبیر نہ رفع الیدین نہ وجوب ثابت ہے	۹۲
قنوت کے بارہ میں دو فریق نے بہت دھوکہ کھایا ہے	″	قنوت کا اطلاق کن کن معنی پر آتا ہے	۸۲	دعائے قنوت میں ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنا	″
اہل سنت بننے کے لئے کیا شرط ہے	۷۸	دعائے قنوت کے معنی کا بیان	۸۳	درود پڑھنے سے کیا مقصود ہے	۹۴
ہمیشہ قنوت کا پڑھنا نماز فجر میں بدعت ہے		تمام بنی آدم سے کیا عہد لیا گیا ہے	۸۵	وتروں کے بعد سلام پھیر کر کیا پڑھنا چاہیے	″
قنوت حادثہ وغیرہ میں پڑھنے کا بیان	۷۹	انبیاء اور علماء سے کیا عہد لیا گیا ہے	″	تین وتر کا بیان	″
حال اوس حدیث کا جسمیں کہ دوام قنوت پایا گیا ہے	۸۰	عام خاص سے کیا عہد لیا گیا ہے	″	بہت مسئلے عبداللہ بن مسعود کے حنفی نہیں مانتے	۹۵
		چھبیسویں فصل میں دعائے قنوت وتر اور اسکے معنے	۹۱	ایک رکعت وتر کے بیان میں	″

تمت

تازہ بشارت

ای نمازی بیا طہارت کن خانۂ دین را عمارت کن ۔ میرے پیارے بھائی مسلمانو! میں نہیں مدت سے دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنی بیش بہا نمازوں کو جو خدا اور سچے نبی کی خوشنودی کا پکا سبب اور دین محمدی کا بڑا بھاری رکن ہے ارکان خمسہ اسلامیہ میں سے جس کے بغیر کسی طرح انسان کا چھٹکارا اور نستارا ہی نہیں ۔ روز محشر کہ جان گداز بود ۔ اولین پرسش نماز بود ۔ جو نکاتوں ادا نہیں کرتے میرے خیال میں اس کے دو سبب آتے ہیں اول عدم خشوع اور خضوع جو موقوف ہے ترجمہ دانی پر دوم ناواقفیت آداب بہر وجہ نظر بخیر خواہی اسلام و مسلمانان ایک کتاب نماز با معنی مسمی بہ ہدایت النبی ٹھیٹھ اردو زبان میں مرادف لفظوں کے ساتھ ترجمہ کر کے مع ادعیہ ماثورہ ضروریہ کے تیار کی گئی ۔ اور مطبع انصاری دہلی میں بحسن اہتمام جناب منشی کفایت اللہ صاحب دامت برکاتہم و عمت عنایاتہم نہایت خوشخط و بغایت واضح ہو کر مسرت بخش شائقین ہوئی ہر مومن مسلمان کو چاہیے کہ اس نعمت غیر مترقبہ کو غنیمت سمجھکر حرز جان بنا لے اور اس سے سعادت دارین حاصل کرے اور چونکہ اصل کتاب کا مسودہ صاف نہیں کیا گیا تھا لہذا اگر کوئی غلطی ہو یا محاورے کے خلاف ہو تو معاف رکھیں اور اصل مقصود کو مقدم سمجھیں اور اسمیں الفاظ مکرر سہ کرر ہم معنی یکدیگر لکھے گئے ہیں تاکہ عوام خوب سمجھیں و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

المشتہر

مؤلف رسالہ ہذا